SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست
Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com
نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمٰن
ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 | Vol:08 / Issue : 323 Saturday 6th Dec 2025 / Rs.2 / Pages: 4 | www.dailytameer.com | جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۳۲۳، مورخہ ۶ دسمبر ۲۰۲۵ء، بروز سنیچر، ۱۴ جمادی الثانی ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات ۴

وقف جائیدادوں کی امید پورٹل پر رجسٹریشن میں کوئی توسیع نہیں، صرف چیکرس کے لئے ۳ ماہ کی ریلیف۔ بجرنگ سونونے کی کوششیں ثمر آور، اگلے تین ماہ تک کوئی جرمانہ یا سخت کارروائی نہیں

نئی دہلی، 5 دسمبر 2025 (نمائندہ تعمیر) مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور و پارلیمانی امور جناب کرن رجیجو نے آج وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے تحت شروع کیے گئے 'امید پورٹل' پر وقف جائیدادوں کی رجسٹریشن کی چھ ماہ کی اصل مدت ختم ہونے کے فوراً بعد ایک بڑا ریلیف اعلان کیا ہے۔

۳ماہ کی توسیع صرف چیکرس کے لئے

وزیر موصوف نے واضح کیا: "اگلے تین ماہ یعنی مارچ 2026 تک جو بھی متولی یا وقف ادارہ امید پورٹل پر اپنی جائیداد رجسٹر کرائے گا، اس پر کوئی جرمانہ، کوئی پینلٹی اور کوئی سخت قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔" یعنی کہ امید پورٹل پر ٦ دسمبر تک اپلوڈ ہوچکی املاک کو چیک کرنے کے لئے اور جانچ کر فائل داخل کرنے کے لئے ۳ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ یہاں یہ سمجھنے کی غلطی نہ کریں کہ امید پورٹل پر رجسٹریشن کرنے کے لئے ۳ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں وقف بورڈ مہاراشٹر اور دیگر ہندوستان کے وقف بورڈ ذمہ داران مسلسل حکومت اور وقف ٹریبونل سے تحریری طور پر گذارش کررہے ہیں کہ رجسٹریشن کی تاریخ میں اضافہ کیا جائے۔

وقف ٹریبونل سے مزید چھ ماہ کی مہلت ممکن

ہر صوبے کا وقف ٹریبونل انفرادی درخواست پر چھ ماہ تک مزید مہلت دینے کا مکمل اختیار رکھتا ہے۔

بیڑ کے ممبر پارلیمنٹ بجرنگ سونوانے سمیت کئی اراکینِ پارلیمنٹ اور اداروں کی کوششیں رنگ لائیں

مہاراشٹر کے بیڑ لوک سبھا حلقہ سے ممبر پارلیمنٹ جناب بجرنگ سونوانے نے دیگر اراکینِ پارلیمنٹ، وقف بورڈ ممبران اور سماجی تنظیموں کے ساتھ مل کر مسلسل وزیر رجیجو سے ملاقاتیں کیں اور ڈیڈ لائن میں نرمی یا ریلیف کی زور دار آواز اٹھائی۔ انہی اجتماعی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج مرکزی حکومت نے تین ماہ کی خصوصی چھوٹ کا اعلان کیا۔ ممبر پارلیمنٹ بجرنگ سونوانے نے اسے لاکھوں متولیوں کے لیے بہت بڑی راحت قرار دیا اور حکومت کا شکریہ ادا کیا۔

اب تک کا ریکارڈ: ملک میں کل تقریباً 9 لاکھ وقف جائیدادیں ہیں، جن میں سے 51.1 لاکھ سے زائد کامیابی کے ساتھ امید پورٹل پر رجسٹر ہوچکی ہیں۔

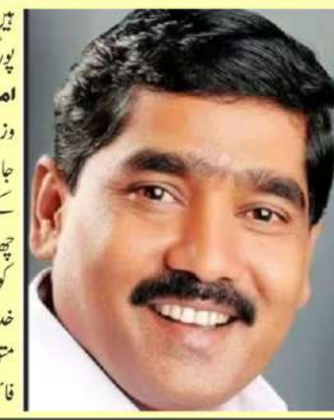

امید پورٹل کیا ہے؟: امید (UMEED) پورٹل وزارتِ اقلیتی امور کا سرکاری ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے جو وقف جائیدادوں کی جیوٹیگنگ، دستاویزی تصدیق اور شفاف مینجمنٹ کے لیے بنایا گیا ہے۔ وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے تحت چھ ماہ کی مدت 6 جون سے 5 دسمبر 2025 تک تھی۔ سپریم کورٹ نے مرکزی توسیع سے انکار کردیا تھا۔ آج کا اعلان تمام خدشات دور کرتا نظر آ رہا ہے۔ وزارتِ اقلیتی امور نے تمام متولیوں سے اپیل کی کہ وہ اس تین ماہ کی چھوٹ سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

تاریخ میں توسیع کو لے کر مہاراشٹر وقف بورڈ ٹربیونل سے رجوع

فکر نہ کریں، تعاون کریں، صد فیصد رجسٹریشن یقینی ہے: چیئرمین سمیر قاضی

اورنگ آباد (ف۔الف) مہاراشٹر کی تمام رجسٹرڈ وقف تنظیموں بشمول مساجد، درگاہوں اور قبرستانوں کے لیے امید پورٹل پر رجسٹریشن کی آخری تاریخ آج، 5 دسمبر 2025 تھی، جواب ختم ہوچکی ہے۔ اگرچہ مہاراشٹر کی بیشتر وقف تنظیموں کا رجسٹریشن پورٹل پر ہو چکا ہے، لیکن ریکارڈ کی عدم دستیابی یا دیگر کاغذی خامیوں کی وجہ سے کچھ تنظیمیں اب بھی اندراج سے محروم ہیں۔ اس صورتحال کے پیش نظر مہاراشٹر ریاستی وقف بورڈ کے صدر سمیر قاضی نے متعلقہ متولیوں، ٹرسٹیز اور مسلم سماج سے گھبرانے یا کسی بھی افواہ پر یقین نہ کرنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے پُراعتماد انداز میں کہا ہے کہ: وقف بورڈ ہر ادارے کا رجسٹریشن مکمل کرائے گا۔ اگرچہ سپریم کورٹ نے تاریخ میں توسیع دینے سے انکار کر دیا ہے، لیکن اس نے وقف ٹربیونل (وقف عدالت) سے رجوع کرنے کی اجازت دی ہے۔ ریاستی وقف بورڈ نے ٹربیونل سے رجوع کر لیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وہاں انصاف ملے گا اور امید پورٹل پر رجسٹریشن کے لیے مہلت میں ضرور توسیع ہوگی۔ چیئرمین قاضی نے پختہ عزم کا اظہار کرتے ہوئے مزید کہا کہ ریاست میں ہر وقف ادارے کا اندراج مکمل ہوئے بغیر بورڈ چین سے نہیں بیٹھے گا۔

ملک بھر میں مہاراشٹر دوسرے مقام پر: 80فیصد رجسٹریشن مکمل

وقف بورڈ سے متعلقہ تمام تنظیموں کے رجسٹریشن کا کام امید پورٹل پر تیز رفتاری سے مکمل ہوا ہے۔ وقف اداروں کے رجسٹریشن کے معاملے میں مہاراشٹر ریاست ملک بھر میں دوسرے مقام پر فائز ہے۔ مہاراشٹر میں وقف کی کل 36 ہزار رجسٹرڈ پراپرٹیز ہیں، جن میں سے تقریباً 30 ہزار (80 فیصد) تنظیموں کی جائیدادوں کو امید پورٹل پر کامیابی کے ساتھ درج کر لیا گیا ہے۔ وقف بورڈ کے تمام افسران اور عملے نے اضافی انتظامات کر کے رجسٹریشن کا عمل مکمل کرایا۔ نہ صرف یہ، بلکہ چھترپتی سمبھاجی نگر کے حج ہاؤس میں 300 نوجوان ٹیکنیشنز کی خدمات حاصل کی گئیں تاکہ امید پورٹل پر اندراج کو مزید تیزی سے کیا جا سکے، جو بورڈ کی جانب سے ایک قابلِ ستائش کوشش ہے۔

وقف ٹربیونل کا مرکزی حکومت کو فوری نوٹس، 10 دسمبر تک جواب طلب

سپریم کورٹ کی ہدایت کے فوراً بعد مہاراشٹر وقف بورڈ نے وقف ٹربیونل سے رجوع کیا۔ ٹربیونل نے اس معاملے پر فوری سماعت کرتے ہوئے مرکزی حکومت کو نوٹس جاری کر دی ہے۔ نوٹس میں مرکز سے سوال کیا گیا ہے کہ: "مہلت میں توسیع کیوں نہیں دی جانی چاہیے؟" اور اس کا جواب 10 دسمبر تک داخل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ٹربیونل کی اس فوری کارروائی اور نوٹس کی وجہ سے مہلت میں توسیع ملنے کا قوی امکان ہے، جس سے وقف اداروں کو ایک بڑا ریلیف حاصل ہوا ہے۔

افواہوں پر دھیان نہ دیں' وقت میں توسیع نہیں ہوئی ہے

آج دن بھر ٹی وی اور سوشل میڈیا پر مرکزی اقلیتی امور کے وزیر کرن رجیجو کا ایک بیان زیر گردش رہا، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اگرچہ متولیوں کو سرسری ریلیف نہیں ملا ہے، لیکن ٹربیونل سے وقت میں توسیع ملنے کی امید ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو ادارے ٹربیونل سے رجوع کریں گے ان پر کوئی جرمانہ (Penality) نہیں لگایا جائے گا۔ صدر سمیر قاضی نے اس بیان کی وضاحت کرتے ہوئے کہا: وزیر موصوف نے پورٹل پر اپ لوڈنگ کے لیے وقت میں توسیع نہیں دی ہے، بلکہ صرف ان اداروں کے لیے چیکر اور اپروول کے لیے اگلے تین ماہ کا وقت مقرر کیا ہے جن کا اندراج پہلے ہی ہو چکا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ سوشل میڈیا پر وقت میں توسیع کی غلط خبریں پھیلائی جارہی ہیں، اس لیے کسی بھی قسم کے تذبذب کا شکار نہ ہوں اور جب تک باضابطہ توسیع نہیں ہوجاتی، ادارے اپ لوڈنگ کے عمل کو لازمی طور پر مکمل کریں۔

کیا سچ مچ میونسپل الیکشن کے بعد مہایوتی میں پھوٹ پڑ جائے گی یا یہ دکھاوا ہے؟

ممبئی: مہاراشٹر کے میونسپل الیکشن میں یوں تو تمام پارٹیاں بیک وقت ایک دوسرے کے خلاف اور ایک دوسرے کے ساتھ ہیں لیکن مہایوتی میں جس قدر تلخی یا کڑواہٹ نظر آ رہی ہے اتنی مہاوکاس اگھاڑی کی پارٹیوں میں نظر نہیں آرہی ہے۔ بلکہ مہایوتی کے کچھ لیڈران تو اتحاد ختم کردینے کی بات بھی کر چکے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ سب کچھ صرف میونسپل الیکشن میں ایکدوسرے کے خلاف عوام کا ووٹ حاصل کرنے کیلئے ہے یا پھر الیکشن بعد بھی یہ مخاصمت برقرار رہے گی؟ کیا مہایوتی واقعی میونسپل الیکشن کے بعد (جیسا کہ کہا جارہا ہے) ختم ہوجائے گی؟ یاد رہے کہ میونسپل الیکشن میں کئی مقامات پر مہایوتی اور مہاوکاس اگھاڑی میں شامل پارٹیوں نے اتحاد کی حدود سے باہر نکل کر اپنی مخالف پاٹیوں سے ہاتھ ملایا۔ جیسے کئی مقامات پر شرد پوار کی این سی پی اور اجیت پوار کی این سی پی نے مل کر الیکشن لڑا۔ بعض مقامات پر ایک دوسرے کے کٹر دشمن شیوسینا (ادھو) ور شیوسینا (شندے) ایک ہو گئے۔ جبکہ بعض حلقوں میں شندے کی شیوسینا نے کانگریس سے ہاتھ ملالیا۔ حتیٰ کہ کولہاپور کی ایک میونسپل کونسل میں کانگریس اور بی جے پی بھی ایک ہو گئے لیکن اگر آپ انتخابی مہم کے دوران میڈیا رپورٹ پر دھیان دیں تو معلوم ہوگا کہ مہاوکاس اگھاڑی کی پارٹیوں یعنی کانگریس، این سی پی (شرد) ور شیوسینا (ادھو) نے ایک دوسرے کے خلاف کوئی بیان بیازی نہیں کی۔ بلکہ انہوں نے مہایوتی والوں کے خلاف بھی بہت کم زبان کھولی۔

صرف شیوسینا (ادھو) نے ایکناتھ شندے کی پارٹی کو وقتاً فوقتاً نشانہ بنانے کی کوشش کی۔ لیکن مہایوتی میں شامل تینوں ہی پارٹیوں نے ایک دوسرے کو نشانہ بنانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ شیوسینا (شندے) کے وزراء کا کابینہ میٹنگ کا بائیکاٹ کرنا، پھر نیلیش رانے کا سندھودرگ میں بی جے پی کارکن کے گھر اسٹنگ آپریشن اور گاڑی سے نقدی برآمد کروانا، اسی طرح کا ایکناتھ شندے ڈھانو میں یہ کہنا کہ "ہم سب تکبر کے خلاف متحد ہوئے ہیں، راون کی لنکا بھی تکبر ہی کے سبب جل کر خاک ہوئی تھی۔"

عبداللہ اعظم کی مشکلات میں اضافہ، ایک نئے معاملہ میں عدالت نے سنائی 7 سال قید کی سزا، 50 ہزار روپے جرمانہ بھی

2 پین کارڈ معاملے میں 7 سال قید کی سزا کاٹ رہے سابق رکن اسمبلی عبداللہ اعظم کو 2 پاسپورٹ کیس میں بھی عدالت نے 7 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ اس کے علاوہ ان پر 50 ہزار روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا گیا ہے۔ اعظم خان کے بیٹے و سابق رکن اسمبلی عبداللہ اعظم کے لیے مشکلات میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ وہ 2 پین کارڈ معاملے میں پہلے ہی 7 سال قید کی سزا کاٹ رہے ہیں، اور اب انہیں 2 پاسپورٹ رکھنے کے لیے بھی عدالت نے 7 سال قید کی سزا سنا دی ہے۔ اس کے علاوہ ان پر 50 ہزار روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا گیا ہے۔ آج سماعت کے دوران عبداللہ اعظم ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ عدالت میں پیش ہوئے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ عبداللہ اعظم کے خلاف 2 پاسپورٹ کا معاملہ رکن اسمبلی آکاش سکسینہ نے سول لائنس تھانہ میں 2019 میں ہی درج کرایا تھا۔ ان کا الزام تھا کہ عبداللہ اعظم کے پاس 2 پاسپورٹ ہیں۔ ان میں سے ایک پاسپورٹ کا استعمال وہ بیرون ملک سفر میں بھی کر چکے ہیں۔ یہ معاملہ ایم پی-ایم ایل اے مجسٹریٹ کورٹ میں زیر غور تھا۔ اس کیس میں درج مقدمہ کو منسوخ کرنے کے لیے عبداللہ اعظم نے سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا، لیکن وہاں سے انھیں راحت نہیں ملی۔ سپریم کورٹ کے حکم کے بعد اس معاملے کی سماعت ازسرنو شروع ہوئی۔ 5 دسمبر کو رامپور کورٹ نے 2 پاسپورٹ معاملے میں اپنا فیصلہ سنایا۔ سماعت کے لیے سابق رکن اسمبلی عبداللہ اعظم کو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ عدالت میں پیش کیا گیا۔ عدالت نے انھیں قصوروار قرار دیتے ہوئے 7 سال جیل کی سزا سنائی اور 50 ہزار روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا۔

کرناٹک: نفرت انگیز بیانات کیخلاف قانون بنانے کی تیاری

کرناٹک میں نفرت انگیز تقریر اور اس کی ترسیل پر سخت کریک ڈاؤن کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ کرناٹک کی کانگریس حکومت نے نفرت انگیز تقاریر اور نفرت پر مبنی جرائم کو روکنے کے لیے ایک سخت بل کا مسودہ تیار کرلیا ہے، جس کے تحت ایسی تقریر کرنا یا اسے نشر کرنا اب نہایت سنگین جرم مانا جائے گا۔ کابینہ نے جمعرات کو "کرناٹک ہیٹ اسپیچ اینڈ ہیٹ کرائم پریوینشن بل" کو منظوری دے دی۔ امکان ہے کہ یہ بل ۸/دسمبر سے شروع ہونے والے اسمبلی کے سرمائی اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ اس بل میں نفرت انگیز تقریر کی واضح تعریف بیان کی گئی ہے۔ بل کے مطابق ایسا کسی بھی طرح کا اظہارِ رائے جو بول کر، لکھ کر، اشاروں، تصویری مواد یا الیکٹرانک ذرائع سے عوام میں پھیلایا جایا اور جس کا مقصد کسی فرد یا گروہ کے خلاف عداوت، نفرت یا دشمنی پیدا کرنا ہو۔ ایسے تمام جرائم ناقابل ضمانت اور فوری قابل گرفتاری ہوں گے۔ نفرت انگیز تقریر یا اس کی ترسیل پر کم از کم ایک سال قید کی سزا کا التزام ہے جو بڑھ کر سات سال تک ہوسکتی ہے، ساتھ میں ۵۰/ہزار روپے روپے جرمانہ بھی عائد کیا جاسکتا ہے۔ بار بار جرم کرنے والے افراد کو دو سے دس سال قید اور ایک لاکھ روپے تک جرمانہ ادا کرنا پڑسکتا ہے۔ بل کے مطابق نفرت پر مبنی جرم میں شامل ہوں گے نفرت انگیز تقریر کی اشاعت، اس کی نشریات، ایسی تقریر کو بڑھاوا دینا، اکسانا یا اس کی کوشش جس سے کسی گروہ کے خلاف دشمنی، نفرت، بدنظمی یا امن میں خلل پیدا ہو۔ واضح رہے کہ اس قانون کا اطلاق ان کتابوں، تحریروں، آرٹ، ڈرائنگ، علمی یا ادبی مواد پر نہیں ہوگا۔

سہراب الدین کا انکاؤنٹر نہیں، قتل: کوثر بی کی لاش کے ٹکڑے سابرمتی میں پھینکے گئے

ہائی کورٹ میں آخری دلائل کے دوران دعویٰ

ضمیر قاضی

ممبئی: (نمائندہ خصوصی) ریاست ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں شہرت رکھنے والا سہراب الدین شیخ کا پولیس کے ہاتھوں انکاؤنٹر جعلی تھا۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی کوثر بی کا بھی قتل کر دیا گیا اور لاش کے ٹکڑے سابرمتی ندی میں پھینک دیے گئے تھے۔ یہ دعویٰ دفاع کے وکیل نے جمعہ کو ہائی کورٹ میں کیا۔

سہراب الدین کے بھائی رباب الدین نے سی بی آئی کورٹ کے دسمبر 2018 کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے جو درخواست دائر کی تھی، اس پر آج سے آخری دلائل شروع ہوئے۔ چیف جسٹس چندر شیکھر اور جسٹس گوتم انکھڑ کی بنچ کے سامنے ہونے والی سماعت میں دفاع نے تفصیل سے بتایا کہ سہراب الدین کے قتل کے بعد ان کے ساتھی تلسی رام پرجاپتی اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ پولیس نے کس طرح چھیڑ چھاڑ کی۔ رباب الدین کی درخواست پر ایڈووکیٹ گوتم تیواری نے دلائل دیے۔ انہوں نے کہا کہ گجرات پولیس نے سہراب الدین کو ایک جگہ حراست میں لیا اور دوسری جگہ گرفتاری دکھائی، پھر جعلی انکاؤنٹر میں قتل کر دیا۔ ان کی بیوی کوثر بی کی لاش کو جلا کر راکھ سابرمتی ندی میں ڈال دی گئی۔ اس واقعے کا واحد گواہ تلسی رام پرجاپتی نے اپنے بھائی کندن پرجاپتی کو کچھ باتیں بتائی تھیں۔ جب یہ بات پتہ چلی تو کندن کو بھی منشیات کے جھوٹے کیس میں پھنسا کر گرفتار کرلیا گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی سماعت کے بعد پہلے سے طے شدہ پروگرام کی وجہ سے جمعہ کی سماعت ملتوی کر دی گئی۔ اگلی تاریخ جلد اعلان کی جائے گی۔ سہراب الدین شیخ جعلی انکاؤنٹر کیس میں ممبئی سیشن کورٹ کا فیصلہ ہمیں منظور ہے اور اس کے خلاف سی بی آئی کی طرف سے کوئی اپیل نہیں کی جائے گی۔ یہ بات ایڈیشنل سالیسٹر جنرل انیل سنگھ پہلے ہی ہائی کورٹ کو بتا چکے ہیں۔

معاملہ کیا ہے؟

26 نومبر 2005 کو سہراب الدین شیخ اور ان کی بیوی کوثر بی کو مبینہ جعلی انکاؤنٹر میں مار دیا گیا۔ اس واقعے کے چشم دید گواہ اور سہراب الدین کے ساتھی تلسی رام پرجاپتی کو بھی دسمبر 2006 میں ایک اور مبینہ جعلی انکاؤنٹر میں قتل کر دیا گیا۔ گجرات اے ٹی ایس پر سیاسی دباؤ میں قتل کرنے کا الزام لگا۔ اس کے بعد گجرات سی آئی ڈی نے 2012 میں تفتیش سی بی آئی کے حوالے کر دی۔ منصفانہ سماعت کے لیے سپریم کورٹ نے گجرات کا یہ کیس مہاراشٹر کی عدالت میں منتقل کر دیا۔ سی بی آئی نے کل 38 ملزموں کے خلاف چارج شیٹ داخل کی تھی، جن میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، گجرات اے ٹی ایس کے اس وقت کے سربراہ ڈی جی ونجارا سمیت کئی بڑے نام اور افسران شامل تھے۔ البتہ مقدمے کے دوران امت شاہ، ونجارا سمیت کل 16 ملزموں کے خلاف کوئی ثبوت نہ ہونے پر عدالت نے انہیں بری کر دیا۔ سی بی آئی نے اس کی کوئی مخالفت نہیں کی۔ باقی 22 ملزموں کے خلاف مقدمہ چلا۔ سی بی آئی نے ان کے خلاف کل 210 گواہ کھڑے کیے، مگر ان میں سے 92 گواہوں نے اپنا بیان پلٹ دیا، جنہیں عدالت نے بھگوڑا قرار دے دیا۔

سہراب الدین شیخ کون تھا؟

سہراب الدین شیخ ایک بدنام زمانہ مجرم تھا۔ اصل میں مدھیہ پردیش کے گاؤں جھرینہ کا رہنے والا تھا۔ نوے کی دہائی میں اس کا گروہ ادے پور، احمد آباد اور اجین کے علاقوں میں سرگرم تھا۔ بھتہ خوری، اغوا، اسلحہ کی سمگلنگ جیسے کئی سنگین جرائم اس کے خلاف درج تھے۔ 2004 میں اس نے راجستھان کی سنگ مرمر کی کانوں کے مالک پٹنی برادران کو بھتہ خوری کے لیے دھمکی دی تھی۔ اس معاملے میں تاجروں نے اس وقت کے گجرات کے وزیر داخلہ امت شاہ سے شکایت کی۔ اس کے بعد گجرات پولیس کے انکاؤنٹر مشہور افسر ڈی جی ونجارا کو سہراب الدین کا خاتمہ کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ 13 سال کی عدالتی کارروائی کے بعد ثبوتوں کے فقدان کی وجہ سے اس کیس کے تمام 22 ملزم بری ہو گئے۔ سرکاری فریق کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کر سکا۔ اس لیے عائد الزامات ثابت نہ ہو سکے۔ ممبئی سی بی آئی خصوصی عدالت کے جج ایس جے شرما نے فیصلہ سنایا۔ انہوں نے کہا کہ تلسی رام پرجاپتی کا انکاؤنٹر واقعی بھاگنے کی کوشش کے باعث ہوا، یہ ثبوتوں سے ثابت ہوا۔ لیکن سہراب الدین اور کوثر بی کا انکاؤنٹر جعلی تھا، یہ سرکاری فریق ثابت نہ کر سکا۔ عدالت کے سامنے کافی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے ملزموں کو بری کرنا ضروری تھا۔ یہ اہم تبصرہ سی بی آئی کورٹ نے فیصلے میں درج کیا۔

فیصلے کے بعد جج کا اقبال جرم اور رضاکارانہ ریٹائرمنٹ

فیصلہ سناتے ہی جسٹس شرما نے شیخ خاندان سے عوامی طور پر معافی مانگی۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ ثبوتوں کے فقدان میں یہ فیصلہ دیا۔ ساتھ ہی اعلان کیا کہ سی بی آئی کورٹ کے جج کے طور پر یہ ان کا آخری فیصلہ ہے اور وہ ریٹائر ہو رہے ہیں۔ فیصلے کے بعد تمام 22 ملزموں نے میڈیا کو بتایا کہ عدالتی نظام پر ان کا بھروسہ برقرار رہا۔ دوسری طرف سہراب الدین کے بھائی رباب الدین شیخ نے اسے ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے کا اعلان کیا۔ اس دوران بدلتی تفتیشی ایجنسیاں، بدلتے جج، ایک کے بعد ایک ہائی پروفائل ملزموں کی بریت اور ایک کے بعد ایک سرکاری گواہوں کا بھگوڑا ہو جانا؛ ان تمام وجوہات کی بنا پر یہ مقدمہ پورے ملک میں مسلسل زیر بحث رہا۔ سی بی آئی نے اپنے آخری دلائل میں تسلیم کیا کہ تفتیش اور مقدمے میں کئی کمزور کڑیاں رہ گئیں کیونکہ واقعہ کے 5 سال بعد یہ تفتیش سی بی آئی کو ملی اور واقعہ کے پورے 12 سال بعد گواہوں کے بیانات ریکارڈ کیے گئے۔

عدالت نے گرفتاری کو مشکوک قرار دیتے ہوئے پولیس پر اٹھائے سوال

تین روز قبل پولیس نے متعدد مقامات پر چوری کی وارداتوں میں ملوث تین افراد کو کیا تھا گرفتار

دیوبند (عارف عثمانی) عدالت نے پولیس کے اس معاملے کو سنبھالنے پر سوال اٹھایا، جس میں تین دن پہلے مختلف مقامات پر چوری کے الزام میں تین لوگوں کی گرفتاری اور قید کی سزا شامل تھی۔ عدالت نے گرفتاریوں کو مشکوک قرار دیتے ہوئے دو کو ذاتی مچلکوں پر رہا کر دیا جبکہ ایک کی پہلے ہی ضمانت ہو چکی تھی۔ عدالت نے ایس ایس پی کو معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے مزید کارروائی کا حکم دیا۔ یکم دسمبر کو پولیس نے ناگل تھانے کے علاقے میں اوماہی کے رہائشی سرفراز، شاہ رخ اور رفیق کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔ ان پر 30 جولائی کو علاقے کے مختلف مقامات سے چوری کرنے کا الزام تھا۔ پولیس نے ان سے بڑی مقدار میں اشیاء برآمد کرنے کا دعویٰ کیا ہے جس میں ایک بائک، ایک انورٹر اور تین بیٹریاں شامل ہیں۔ شاہ رخ نے اپنی گرفتاری کو جھوٹا اور فراڈ قرار دیتے ہوئے عدالت میں اعتراض دائر کیا تھا۔ اس کی بیوی نے ایس ایس پی کو واقعہ کی اطلاع دی۔ عدالت میں ایک ویڈیو ریکارڈنگ بھی پیش کی گئی جو پولیس کی جانب سے دکھائی گئی گرفتاری کی تاریخ اور وقت سے مختلف تھی۔ جمعرات کو کیس کی سماعت کرتے ہوئے، ACJM پروبندر سنگھ نے پولیس کے معاملے پر سوال اٹھایا اور کہا کہ تفتیشی افسر، سب انسپکٹر راج کمل نے اپنے عہدے کا غلط استعمال کیا ہے۔ پیش کردہ تفتیش سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گرفتاری مشکوک تھی۔ ACJM پروبندر سنگھ نے شاہ رخ اور سرفراز کو 25,000 روپے کے ذاتی بانڈ اور اتنی ہی رقم کی دو ضمانتیں پیش کرنے پر رہا کیا۔ جبکہ تیسرے ملزم رفیق کی پہلے ہی ضمانت ہو چکی ہے، عدالت نے ایس ایس پی کو حکم دیا کہ وہ اس کی منصفانہ تحقیقات اور مزید غیر جانبدارانہ کارروائی کریں، اور کیس کی تفتیش کسی اور اہل افسر سے کرائی جائے۔

وقف املاک کو اپ لوڈ کرنے کی آخری تاریخ میں دو ماہ کی توسیع کی جائے

اے آئی ایم آئی ایم احتجاج کے دوران کیا مطالبہ

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) نے امید پورٹل پر وقف املاک کو اپ لوڈ کرنے کی آخری تاریخ میں توسیع کا مطالبہ کیا ہے۔ مجلس کے عہدیداران نے کلکٹریٹ پر احتجاج کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ مرادآباد کے ذریعے اقلیتی امور کی وزارت، حکومت ہند کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔

میمورنڈم میں کہا گیا کہ نئے وقف ایکٹ کے تحت پہلے سے رجسٹرڈ وقف املاک کو امید پورٹل پر 5 دسمبر 2025 تک اپ لوڈ کرنا لازمی ہے۔ تاہم وقف ایکٹ کے مطابق اس کے لیے کم از کم چھ ماہ کا وقت دیا جانا چاہیے تھا۔ مجلس نے الزام لگایا کہ امید پورٹل دو ماہ کی تاخیر سے شروع ہوا اور تکنیکی خرابیوں کی وجہ سے اپنے آغاز سے ہی خراب ہے۔ شہر صدر ایڈوکیٹ حاجی وکیع رشید نے بتایا کہ پورٹل میں لاگ ان کرنا پچھلے ایک ہفتے سے مشکل ہو رہا ہے، جس سے وقف تنظیموں اور عہدیداروں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ تنظیم کے مطابق ضلع اقلیتی دفتر پر کام کا بہت زیادہ بوجھ ہے، جس کی وجہ سے دفعہ 37 کے تحت رجسٹرڈ وقف املاک کی رجسٹرڈ کاپیاں فراہم کرنے میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔ مزید یہ کہ انٹرنیٹ کی سہولت کی کمی اور نامکمل معلومات بھی اپ لوڈ کرنے کے عمل میں رکاوٹ ہیں۔ ان مسائل کی روشنی میں انہوں نے امید پورٹل پر اپ لوڈ کرنے کی آخری تاریخ کو دو ماہ بڑھا کر 8 فروری 2026 تک کرنے کی درخواست کی ہے۔ اس دوران ضلع صدر موحد فرغانی، زکی رائینی وغیرہ شامل رہے۔

سہارنپور میں 6 /دسمبر کے پیش نظر الرٹ جاری

افسران اور پولیس محکمہ شرپسند عناصر پر نظر رکھنے اور امن وقانون کو قائم رکھنے کو ترجیح دے: ڈی آئی جی ابھیشیک سنگھ

دیوبند (عارف عثمانی) آنے والی 6 دسمبر کو ممکنہ حساس حالات کے مدنظر سہارنپور اور آس پاس کے شہروں وقصبات علاقوں میں امن اور شانتی قائم رکھنے کے مدنظر ڈی آئی جی ابھیشیک سنگھ نے سہارنپور، شاملی اور مظفرنگر کے گزیٹڈ افسران کے ساتھ آن لائن میٹنگ کر کے قانونی نظم ونسق کی بہتر تیاریوں کا جائزہ لیا۔ افسران کو ہدایات دی گئیں کہ وہ تمام حساس مقامات کی پہلے ہی نشان دہی کر کے وہاں پولیس فورس کو تعینات کریں، مسلسل گشت کئے جائیں اور ڈرون وہ سرولانس کی مدد سے پورے نظام کو مزید بہتر اور مضبوط بنایا جائے۔ ڈی آئی جی نے تمام شرپسند عناصر پر خصوصی نظر رکھنے اور ان کے خلاف سخت کارروائی کرنے کے علاوہ مقامی مذہبی شخصیات اور عوامی نمائندوں کے ساتھ رابطہ قائم کر کے آپسی بھائی چارہ اور امن وسکون قائم رکھنے پر زور دیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر افواہیں پھیلانے والی، اکسانے والی تحریریں پوسٹ کرنے اور غلط اطلاعات کی تشہیر پر خصوصی نظر رکھنی کی ہدایات دیتے ہوئے فوری طور پر اس طرح کی افواہوں اور غلط خبروں کی تردید کرنے اور اس کام میں ملوث شرپسند عناصر کے خلاف قانونی کارروائی کو یقینی بنانے کے احکامات دیے۔ اس میٹنگ کے دوران تمام افسران کو واضح پیغام دیا گیا کہ کسی بھی طرح کی لاپرواہی کی کوئی گنجائش نہیں ہے، انہیں کہا گیا کہ تمام افسران امن اور لوگوں کی حفاظت کو ترجیح دیتے ہوئے تمام انتظامات کریں۔

ریاستی وزیر نے کیا 26.11 کروڑ روپے کے مختلف پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا

ایم ایل اے ٹھاکر راموِیر سنگھ نے خواتین اور بزرگوں میں 3000 کمبل تقسیم کیے اور پارٹی کارکنوں کی حوصلہ افزائی کے لیے اعزاز سے نوازا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) اتر پردیش ریاستی سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے جمعرات کو مراد آباد، امروہہ اور رام پور اضلاع میں 26.11 کروڑ روپے کے مختلف پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ کندرکی اسمبلی حلقہ میں قدیم شیو مندر کندرکی پروجیکٹ اور مہادیو مندر رایڈھن پورنا گلا پروجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

وزیر سیاحت اور دیگر عوامی نمائندوں نے دیوی سرسوتی کی مورتی پر پھول چڑھا کر اور شمع روشن کر کے پروگرام کا افتتاح کیا۔ وگرام کی صدارت بی جے پی ضلع صدر آکاش پال نے کی۔ ایم ایل اے ٹھاکر راموِیر سنگھ نے وزیر سیاحت اور ثقافت سے منڈا پانڈے بلاک میں مہادیو مندر گوٹ اور بھگت پور ٹانڈا بلاک میں مہادیو مندر جیت پور کے ساتھ ساتھ منڈا پانڈے بلاک میں عیدگاہ کندرکی اور عیدگاہ دولرا کی تزئین کاری کو منظوری دینے کی درخواست کی۔ ایم ایل اے ٹھاکر راموِیر سنگھ نے خواتین اور بزرگوں میں 3000 کمبل تقسیم کیے اور پارٹی کارکنوں کو شالیں اور روم ہیٹر پیش کیے جنہوں نے ایس آئی آر مہم میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ تقریب میں، ثقافت اور سیاحت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ حکومت مذہبی عقیدے کے مراکز اور اساطیری مقامات کے تحفظ اور ترقی کے لیے کام کر رہی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اتر پردیش کی حکومت ہر اسمبلی حلقہ میں مندر کی بحالی اور سیاحت کے ترقیاتی کاموں کو لگاتار کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت میں قانون کی حکمرانی قائم ہے، اور اس کے دور میں خواتین اور عام عوام سب محفوظ ہیں۔ یہاں جمع ہونے والے ہزاروں لوگوں کو دیکھ کر میں کہہ سکتا ہوں کہ عوام کی خدمت کرنے والے دلوں پر راج کرتے ہیں اور آپ کے ایم ایل اے راموِیر سنگھ ایسے ہیں۔ وہ عوامی نمائندے ہیں جو لکھنؤ جاتے ہیں، کبھی لڑتے ہیں اور کبھی التجا کرتے ہیں، آپ تک اسکیمیں لانے کے لیے۔ کروڑوں روپے کے منصوبے فراہم کر رہے ہیں اور ورثے اور یادگاروں کا احترام کر رہے ہیں۔ وزیر جیویر سنگھ نے اسٹیج سے ایم ایل اے کندرکی کے چاروں مطالبات کو قبول کیا اور انہیں رواں مالی سال میں لاگو کرنے کا یقین دلایا۔ اس موقع پر، ایم ایل سی ڈاکٹر جئے پال ویست، ایم ایل سی گوپال انجن، ضلع انچارج راجیش یادو، ضلع پنچایت صدر ڈاکٹر شیفالی سنگھ، دھنورا ایم ایل اے راجیو تارارا، رمنوج گپتا ایڈوکیٹ، پرمیشور لال سینی، بلاک سربراہ ڈاکٹر نودیپ یادو، ریاستی صدر کشتریہ سنگھ، ایکسپورٹر راہل سنگھ، منڈل صدر نیرج چندر، مہندر سینی، ببلو جاٹو، سنجے کشیپ، دولہا نمبردار، درگپال سنگھ، پپو شنکدھر، ڈاکٹر سبھاش سنگھ، بالچرن بالمیکی، چراغ علی، نونیت دھاریوال، جیوتی بالمیکی، رنجیت سنگھ، مولانا نوری، میانک اگروال، رام کشور لودھی، سونو رستوگی، روہت سنگھ، ستیش سینی، میڈیا انچارج رچیت گپتا وغیرہ سمیت کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

کانگریس ناانصافی کا سامنا کرنے والے ہر خاندان کے ساتھ کھڑی ہے: اجے رائے

اتر پردیش کانگریس کے ریاستی صدر ا بی ایل او آبھا سولومن اور سرویش سنگھ کے اہل خانہ سے ملے

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) اتر پردیش کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے نے بی ایل اوز کے درمیان پیش آنے والے حادثات کے لیے ووٹر فہرستوں کے لیے خصوصی جامع نظر ثانی پروگرام (SIR) کے کام میں BLOs پر انتظامی دباؤ کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ کانگریس لیڈر نے یہ بات آج برین ہیمرج متاثرہ بی ایل او آبھا سولومن کے خاندان سے ملنے کے دوران کہی۔ جمعرات کو کانگریس کے یوپی ریاستی صدر اجے رائے دہلی سے سیدھے مرادآباد پہنچے۔ یہاں وہ پارکر انٹر کالج کے قریب ہاؤسنگ پیڈ پر بی ایل او آبھا سولومن کے گھر پہنچیں اور آنے والے حادثے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان کے اہل خانہ سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت متاثرہ کے علاج کے اخراجات خود اٹھائے کیونکہ یہ حادثہ انتظامی دباؤ کی وجہ سے پیش آیا۔ حکومت پر حملہ آور ہوتے ہوئے انہوں نے کہا، "BLOs" کو زبردست دباؤ میں کام کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ حکومت اور الیکشن کمیشن مشترکہ طور پر ملازمین کو ہراساں کر رہے ہیں۔ انہیں جلد بازی اور من مانی احکامات جاری کر کے ٹوٹنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ الیکشن کمیشن اور یوپی حکومت BLO کی موت کے لیے ذمہ دار ہے۔ انہوں نے کھانسی کے سیرپ اسکینڈل، بے روزگاری اور کرپشن پر بھی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس ناانصافی کا سامنا کرنے والے ہر خاندان کے ساتھ کھڑی ہے۔

ریاستی صدر اجے رائے یہاں سے سیدھے بھگت پور کے بہیڑی برہمن میں مرحوم بی ایل او سرویش سنگھ کے گھر گئے جنہوں نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی تھی۔ اہل خانہ سے افسوس ظاہر کرنے اور ان سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ متوفی کی اہلیہ کو اس کی اہلیت کے مطابق تدریسی عہدے پر تعینات کیا جائے اور بچوں کی پرورش کے لیے ایک کروڑ روپے کا معاضہ دیا جائے۔ انہوں نے سرویش کی خودکشی کو قتل قرار دیا اور اس واقعہ کے لئے سرکاری مشینری کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ بعد میں وہ سنبھل روانہ ہوگئے۔ انہوں نے دوسرے متوفی بی ایل او اروند کے اہل خانہ سے بھی ملاقات کی اور دہلی واپس لوٹ گئے۔ اس دوران سابق وزیر حاجی اکرام قریشی، ضلع صدر ونود گمبر، شہر صدر حاجی جنید اکرام، دیش راج شرما، اسلم خورشید، آنند موہن گپتا، اشرف علی، شمیم چودھری، سنجیو سنگھل، یعقوب قریشی، انور علی، علی حسنین، وویک، سدھیر گپتا وغیرہ ان کے ساتھ رہے۔

میپلس اکیڈمی میں ایچ ڈی ایف سی کے تعاون سے خون عطیہ کیمپ کا انعقاد

دیوبند (عارف عثمانی) میپلس اکیڈمی میں ایچ ڈی ایف سی بینک کے تعاون سے ایک خون عطیہ کیمپ منعقد کیا گیا۔ اس خون عطیہ کیمپ میں اسکول کے اسٹاف سمیت 52 /لوگوں نے خون کا عطیہ دیا۔ اس موقع پر اسکول کی پرنسپل ڈاکٹر چترا جوشی نے کہا کہ آپ کی جانب سے عطیہ کے طور پر دیا گیا یہ خون کسی کی زندگی بچا سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ خون کا عطیہ دینا سماجی خدمت کے علاوہ مذہبی طور پر کار عظیم ہے اس لئے ہمیں جب ضرورت محسوس ہو اپنے خون کو عطیہ کے طور پر دیتے رہنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اس خون عطیہ کیمپ کو منعقد کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ایسے ضرورت مند مریضوں کے لئے بہتر اور صاف ستھرا خون مہیا کرا سکیں جنہیں علاج اور دواؤں کے ساتھ ساتھ خون کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر چترا جوشی نے کہا کہ ہم سب کو خون کا عطیہ دینے کے لئے دوسرے لوگوں کو بھی راغب کرنا چاہئے۔ انہوں نے تمام صحت مند افراد کے نام ایک پیغام جاری کرتے ہوئے کہا کہ سال میں کم از کم ایک مرتبہ لازمی طور پر خون کا عطیہ دینا چاہئے۔

ممبئی کے معروف حکیم ارشاد نے سنگین بیماریوں میں مبتلا افراد کا طبی معائنہ کیا

دیوبند: (عارف عثمانی) شہر کے ریلوے روڈ پر واقع سٹی سنٹر مارکیٹ میں طب یونانی پر مبنی فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ ممبئی کے معروف حکیم ارشاد احمد نے مختلف بیماریوں میں مبتلا درجنوں افراد کا معائنہ اور علاج کیا۔

آج منعقد ہوئے اس کیمپ کا افتتاح سینئر سماجی کارکن اور سابق چیئرمین محمد مظہر نے کیا۔ حکیم ارشاد احمد، جو ممبئی، مہاراشٹر سے آئے تھے، انہوں نے بتایا کہ یونانی نظام طب کا دنیا کا قدیم ترین نظام ہے۔

یہ ہر قسم کی بیماری کا علاج کر سکتا ہے اور ایلوپیتھی سے بھی بہت سستا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کل ذیابیطس، دل کی بیماری، تھائرائیڈ اور مائیگرین جیسی بیماریاں بہت عام ہو چکی ہیں اور ان میں مبتلا افراد کو زندگی بھر دوائیں لینا پڑتی ہیں۔

تاہم ان کا کہنا ہے کہ یونانی نظام ان بیماریوں کو کم وقت میں ختم کر سکتا ہے۔ انہوں نے سبھی سے زور دیا کہ وہ بے ضرر یونانی نظام کو اپنائے۔

حکیم ارشاد اور ان کے صاحبزادے حکیم اظہار الحسن نے درجنوں مریضوں کی نبض چیک کیں اور ان کا علاج کیا۔ کیمپ میں مفتی ولی اللہ، مولانا نسیم احمد، حافظ علی حسن، قاری یوسف، مولانا حذیفہ، مولانا اشرف، اور ندیم احمد موجود تھے۔

قومی جمبوری میں حصہ لینے والے اسکاؤٹس کو اعزاز سے نوازا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) چتر گپتا انٹر کالج، مرادآباد نے 23 سے 29 نومبر تک لکھنؤ میں 19ویں سالانہ اسکاؤٹ گائیڈ نیشنل جمبوری کی میزبانی کی۔ پرنسپل میجر سدیش کمار بھٹناگر نے جمبوری میں حصہ لینے والے 22 اسکاؤٹس کو اعزاز سے نوازا۔

اس موقع پر اسکاؤٹ انچارج راجیو کمار پاٹھک نے کہا کہ جمبوری میں حصہ لینا اسکاؤٹ گائیڈ کے شعبے میں اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے۔

جمبوری میں شرکت اسکاؤٹس کو مختلف ملازمتوں کے ساتھ ساتھ ریلوے کے اسکاؤٹ کوٹہ کی بھرتی مہم کے لیے اضافی وزن فراہم کرتی ہے۔ جمبوری میں ملک بھر کی تمام ریاستوں کے ساتھ ساتھ سری لنکا اور نیپال سمیت سات دیگر ممالک سے اسکاؤٹس اور گائیڈز نے شرکت کی۔

اسلامیہ ڈگری کالج دیوبند میں عمومی طور پر بحث ومباحثے کا انعقاد

اس طرح کے پروگرام میں شرکت کر کے طالب علموں می بہتر بولنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے: ڈاکٹر وکیل احمد

دیوبند: (عارف عثمانی)

اسلامیہ ڈگری کالج دیوبند میں مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے اوپن مائک سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ ایم بی اے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ڈاکٹر محمد دانش نے بتایا کہ اس طرح کے پروگرام منعقد کرنے کا مقصد طلبہ وطالبات کو اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے اور ہنر مندی کو سیکھنے اور سمجھنے میں مدد حاصل کرنا ہوتا ہے۔

اس اوپن مائک پروگرام میں طلبہ وطالبات نے کویتائیں، غزلیں اور خود نوشت نغمات وگیت سنا کر خوب داد وتحسین حاصل کی۔ وہیں کچھ طالبات نے اسٹینڈ اپ کامیڈی پیش کر کے پروگرام میں موجود لوگوں کو قہقہے لگانے پر مجبور کر دیا۔ پروگرام کے دوران طالب علموں کا ذوق اور جذبہ کا قابل دید تھا۔ اس پروگرام میں جج کے طور پر خالدہ زویا۔ ڈاکٹر بشریٰ شفیق اور روبینہ شریک رہیں۔ ادارہ کے پرنسپل ڈاکٹر وکیل احمد نے کہا کہ اوپن مائک سیشن میں طلبہ وطالبات زیادہ سے زیادہ شامل رہیں تاکہ مستقبل میں انہیں کسی بھی موضوع یا مقام پر بولنے میں جھجک محسوس نہ ہو۔ اس پروگرام میں ایم بی اے ہندی زبان میں پریانشی کوہلی پہلے مقام پر، عاتکہ دوسرے اور سامیہ تیسرے مقام پر رہیں جبکہ انگریزی زبان میں ایم بی اے کی ہی لبنیٰ پہلے مقام پر، ایانہ روز خان دوسرے مقام پر اور زینب تیسرے مقام پر رہیں۔ پروگرام کے اختتام پر کامیاب ہونے والے طلبہ وطالبات کو نشان اعزاز دیکر حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس موقع پر طلبہ وطالبات کے علاوہ پروفیسرز اور دیگر اسٹاف موجود رہا۔

Daily Tameer-e-Siyasat Newspaper Owner Printer Publisher Editor Quazi Makhdoom Shafiuddin has Printed at RM Printers Barshi Road Beed 431122 Maharashtra at published at office Daily Tameer Nagar Parishad Complex Bashir Gunj Beed Maharashtra. Mobie: 9270574444 Email: Hinditameer@gmail.com, Website:WWW.dailyTameer.com

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی میں فلسطین سے اسرائیلی افواج کے انخلا کی قرارداد بھاری اکثریت سے منظور

فلسطین کے پرامن حل کے عنوان سے پیش قرارداد کے حق میں 151 ممالک نے ووٹ دیا، 11 نے مخالفت کی، جب کہ 11 ممالک ووٹنگ سے غیر حاضر

نیویارک، (ایجنسیاں): اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے گزشتہ روز ایک تاریخی قدم اٹھاتے ہوئے فلسطین کے مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی افواج کے انخلا کی قرارداد بھاری اکثریت سے منظور کر لی۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی ہے، جس میں مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے اسرائیلی افواج کے انخلا کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

قرارداد فلسطین کے سوال کے پرامن حل کے عنوان سے پیش کی گئی، جس کے حق میں 151 ممالک نے ووٹ دیا، 11 نے مخالفت کی، جب کہ 11 ممالک ووٹنگ سے غیر حاضر رہے۔ قرارداد میں مشرق وسطیٰ امن عمل کے تمام اہم معاملات پر قابل اعتماد مذاکرات فوری طور پر شروع کرنے اور ماسکو میں ایک بین الاقوامی امن کانفرنس بلانے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ جنرل اسمبلی نے اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ بین الاقوامی قوانین کی مکمل پاسداری کرے، غیر قانونی قبضہ ختم کرے، نئی آبادکاری روکے اور مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے تمام یہودی آبادکاروں کو نکالے۔ قرارداد میں واضح کیا گیا کہ غزہ میں کسی بھی قسم کی آبادیاتی یا جغرافیائی تبدیلی کو مسترد کیا جاتا ہے اور غزہ و مغربی کنارے کو فلسطینی اتھارٹی کے تحت متحد کیا جانا چاہیے۔ قرارداد میں مزید کہا گیا کہ اسرائیل کو 1967 سے قبضے میں لیے گئے تمام فلسطینی علاقوں سے انخلا کرنا ہوگا تاکہ فلسطینی عوام اپنے بنیادی حق یعنی حق خود ارادیت کا استعمال کرسکیں۔ بحث کے دوران پاکستان کے مستقل مندوب برائے اقوام متحدہ اسامہ افتخار احمد نے کہا کہ دنیا کو اپنے وعدوں کو عمل میں تبدیل کرنا ہوگا۔

اسامہ افتخار نے زور دیا کہ غزہ میں سیز فائر کا مکمل نفاذ، اسرائیلی فوج کا انخلا، انسانی امداد کی بلا تعطل فراہمی اور غزہ کی فوری تعمیر نو ناگزیر ہیں۔ پاکستانی مندوب نے کہا کہ مقبوضہ علاقوں کی کوئی جبری تبدیلی، تقسیم، الحاق یا جبری بے دخلی قابل قبول نہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ صرف ایک سیاسی راستہ ہی پائیدار امن لاسکتا ہے، یعنی 1967 کی سرحدوں پر ایک خودمختار، مکمل، آزاد اور جغرافیائی طور پر متصل فلسطینی ریاست کا قیام، جس کی راجدھانی مشرقی یروشلم (القدس الشریف) ہو۔

'امریکی نیشنل گارڈز پر فائرنگ کرنیوالے ملزم کا طالبان حکومت یا عوام سے کوئی تعلق نہیں'

کابل، (ایجنسی): افغان طالبان کے وزیر خارجہ امیر خان متقی نے کہا ہے کہ واشنگٹن ڈی سی میں افغان تارک کی جانب سے نیشنل

گارڈ کے اہلکاروں پر فائرنگ کے واقعے سے افغانستان کی عوام یا حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق یہ واقعہ گزشتہ ہفتے واشنگٹن میں پیش آیا تھا، جہاں مشتبہ شخص رحمن اللہ لکانوال پر نیشنل گارڈ کے اہلکاروں پر فائرنگ کرنے کا الزام ہے، جس کے نتیجے میں ایک اہلکار ہلاک اور دوسرا شدید زخمی ہوا تھا۔ 2 دسمبر کو رحمن اللہ لکانوال پر قتل سمیت دیگر الزامات عائد کیے گئے، اس دوران ملزم رحمن اللہ اسپتال کے بستر سے ویڈیو لنک کے ذریعے عدالت میں پیش ہوئے۔ امیر خان متقی نے کہا کہ اس واقعہ کا افغان عوام یا افغان حکومت سے کوئی تعلق نہیں، یہ ایک فرد کا مجرمانہ عمل ہے اور جس شخص نے یہ جرم کیا اسے خود امریکیوں نے تربیت دی تھی۔ امریکی حکام کے مطابق رحمن اللہ افغانستان میں سی آئی اے کے حمایت یافتہ یونٹ کا حصہ تھا، وہ 2021 میں صدر جو بائیڈن کے آپریشن الائیز ویلکم اسکیم کے تحت امریکہ میں داخل ہوا تھا۔

ٹرمپ نے ہائی اسکلڈ ورکرز کیلئے ویزا شرائط مزید سخت کرنے کا حکم دے دیا

واشنگٹن، (ایجنسی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ہائی اسکلڈ

ورکرز کے لیے ویزا شرائط مزید سخت کرنے کا حکم دے دیا۔ نئی پالیسی کے تحت امریکی سفارتکار اب ایچ ون بی ویزا درخواست گزاروں کے پروفائلز کا تفصیلی جائزہ لیں گے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق درخواست گزاروں اور انکے ساتھ سفر کرنیوالے افراد کے ریزیومے اور لنکڈ ان پروفائلز کو لازمی چیک کیا جائے گا، جبکہ آن لائن سنسرشپ یا متعلقہ سرگرمیوں میں ملوث افراد کو ایچ ون بی ویزا کے لیے نااہل قرار دیا جائے گا۔ محکمہ خارجہ نے یہ ہدایات 2 دسمبر کو تمام امریکی مشنز کو جاری کیں۔ ایچ ون بی ویزے امریکی ٹیک کمپنیوں کے لیے نہایت اہم ہیں، اور ان کمپنیوں کی بڑی تعداد بیرون ملک خصوصاً بھارت اور چین سے ماہرین کی بھرتی کرتی ہے۔ ٹرمپ کے اس فیصلے کو امریکی امیگریشن پالیسی میں ایک اور سخت قدم قرار دیا جا رہا ہے، جس کا براہ راست اثر ہزاروں غیر ملکی پروفیشنلز پر پڑ سکتا ہے۔

اِنڈونیشیا، سری لنکا، تھائی لینڈ اور ملائیشیا میں طوفان اور سیلاب سے ہلاکتوں کی تعداد 1300 ہوگئی

کولمبو، (ایجنسیاں): جنوب مشرق ایشیائی ممالک میں سمندری طوفان، بارش اور سیلاب سے ہلاکتیں بڑھ کر 1300 ہوگئیں۔ رپورٹ کے مطابق جنوب مشرق ایشیائی ممالک میں سمندری طوفان، بارش اور سیلاب سے ہلاکتوں میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ انڈونیشیا، سری لنکا، تھائی لینڈ اور ملائیشیا میں طوفان اور سیلاب سے ہلاکتوں کی تعداد 1300 ہوگئی ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق سب سے زیادہ ہلاکتیں انڈونیشیا میں ہوئی ہیں جہاں 700 افراد ہلاک ہوئے۔ بارشوں سے متعدد علاقوں میں پانی

جمع ہوگیا۔ ایشیائی ممالک میں قدرتی آفات کے نتیجے میں لاکھوں افراد متاثر ہوئے جبکہ گھروں اور بنیادی ڈھانچوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ ہزاروں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں۔ سری لنکا میں بارشوں اور لینڈ سلائیڈنگ سے ہونے والی تباہی کے باعث 390 سے زائد ہلاکتیں رپورٹ ہوئیں۔ تھائی لینڈ میں سیلابی ریلوں نے درجنوں بستیوں کو ڈبو دیا جبکہ یہاں 176 افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ مذکورہ ممالک میں امدادی کارروائیاں جاری ہیں مگر خراب موسمی صورت حال کے باعث دشواریاں بھی مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ ماہرین موسمیاتی تبدیلی کو بارشوں، سمندری طوفانوں اور سیلاب کی شدت کا بڑا سبب قرار دے رہے ہیں۔

فلسطینی سول سوسائٹی پر اسرائیلی کریک ڈاؤن تشویشناک سطح پر پہنچ گیا: اقوام متحدہ

صہیونی سکیورٹی فورسز کے ذریعہ رام اللہ اور الخلیل (ہیبرون) میں تنظیم کے دفاتر پر چھاپے، املاک کو نقصان اور عملے کے ارکان کو حراست میں لینے کی مذمت

نیویارک، (ایجنسیاں): اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر (او ایچ سی ایچ آر) نے مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینی تنظیم یونین آف اگریکلچرل ورک کمیٹیز (یواے ڈبلیوسی) پر اسرائیلی چھاپوں کی مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ فلسطینی سول سوسائٹی پر دباؤ خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے۔ سرکاری خبر رساں ادارے اے پی پی کی رپورٹ کے مطابق کیم دسمبر کو اسرائیلی سکیورٹی فورسز نے رام اللہ اور الخلیل (ہیبرون) میں تنظیم کے دفاتر پر چھاپے مارے، املاک کو نقصان پہنچایا اور عملے کے ارکان کو حراست میں لیا۔

او ایچ سی ایچ آر کے مطابق عمارتوں میں موجود افراد کی آنکھوں پر پٹیاں باندھ دی گئیں، ہاتھ باندھ کر انہیں کئی گھنٹوں تک گھٹنوں کے بل یا زمین پر لیٹنے پر مجبور کیا گیا اور 8 افراد کو حراست میں لیا گیا۔ یہ یونین، جو فلسطینی قانون کے تحت رجسٹرڈ ہے، کئی دہائیوں سے کسانوں اور دیہی برادریوں خاص طور پر اُن لوگوں کی جو آبادکاروں کی تشدد آمیز سرگرمیوں یا جبری بے دخلی کے خطرے سے دوچار ہیں کی مدد کررہی ہے۔ یہ تنظیم اُن 6 فلسطینی این جی اوز میں شامل ہے جنہیں اسرائیلی حکام نے 2021 میں دہشت گرد قرار دیا تھا ایسے قانون کے تحت جسے اقوام متحدہ حد سے زیادہ وسیع اور سول سوسائٹی پر غیر ضروری و بلا جواز پابندیاں عائد کرنے کا ذریعہ قرار دیتی ہے۔ انسانی حقوق کے دفتر نے زور دیا کہ اسرائیل نے ان الزامات کے حق میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ چھاپہ ایسے وقت میں مارا گیا جب کئی ہفتوں سے اسرائیلی آبادکاروں اور اُن کے رہنماؤں کی جانب سے زیتون کی فصل کی تیاری کے موقع پر یونین آف اگریکلچرل ورک کمیٹیز کو نشانہ بناتے ہوئے ہراسانی اور عوامی اشتعال انگیزی جاری تھی۔ نومبر کے وسط تک او ایچ سی ایچ آر نے 167 آبادکار حملوں کے دستاویزی ثبوت مرتب کیے جو 87 فلسطینی کمیونٹیز کو متاثر کررہے تھے۔ کیم اکتوبر سے اقوام متحدہ کے دفتر نے آبادکاروں اور اسرائیلی سکیورٹی فورسز کی جانب سے انسانی حقوق کے محافظین، حفاظتی نگرانی فراہم کرنے والے رضاکاروں، اور اُن این جی اوز کے خلاف 81 خلاف ورزیوں کو ریکارڈ کیا ہے جو آبادکاروں کے تشدد یا آبادکاری میں توسیع سے متاثرہ کمیونٹیز کی مدد کرتی ہیں۔ ان میں گرفتاری کے 48 اور جسمانی تشدد کے 22 واقعات شامل ہیں۔ او ایچ سی ایچ آر کے مطابق غیر ضروری یا غیر متناسب طاقت کا استعمال، حراست اور بدسلوکی مغربی کنارے میں اسرائیلی سکیورٹی آپریشنز کا معمول بن چکا ہے۔

لبنان اور اسرائیل کے درمیان پہلی براہ راست سویلین بات چیت

خطے میں بڑی سفارتی پیش رفت، دونوں ممالک کے درمیان نومبر 2024 کے جنگ بندی معاہدے کی نگرانی کے تحت بات چیت

یروشلم، (ایجنسیاں): لبنان اور اسرائیل کے شہری نمائندوں نے کئی دہائیوں بعد پہلی بار براہ راست مذاکرات کیے ہیں، جس کی تصدیق اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو کے دفتر نے کی ہے۔ یہ ملاقات اقوام متحدہ کی امن فورس کے صدر دفتر "ناقورہ" میں ہوئی، جہاں دونوں ممالک کے درمیان نومبر 2024 کے جنگ بندی معاہدے کی نگرانی کے تحت بات چیت جاری ہے۔ اب تک لبنان اور اسرائیل کے درمیان رابطے صرف فوجی افسران کے ذریعے ہوتے تھے، لیکن اس بار دونوں ملکوں نے پہلی مرتبہ شہری نمائندے شامل کیے، جسے ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم کے دفتر کی ترجمان شوش بدرسیان نے کہا کہ یہ ملاقات "لبنان اور اسرائیل کے درمیان تعلقات اور اقتصادی تعاون کا راستہ ہموار کرنے کی ابتدائی کوشش" ہے اور یہ ایک تاریخی لمحہ ہے۔ امریکی سفارتخانے کے مطابق امریکہ کی خصوصی ایلچی مورگن اور

ٹاگس نے بھی مذاکرات میں شرکت کی، جبکہ واشنگٹن طویل عرصے سے لبنان پر حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کے لیے دباؤ ڈال رہا ہے۔ سفارتخانے نے شہری نمائندوں کی شمولیت کو اس میکانزم کے لیے مثبت قدم قرار دیا ہے، جس کا مقصد "سلامتی، استحکام اور دیرپا امن" قائم کرنا ہے۔ لبنان کے صدر جوزف عون کے دفتر نے بتایا کہ لبنان کی نمائندگی سابق سفیر سیمون کرم نے کی جبکہ اسرائیل نے بھی اپنی ٹیم میں ایک غیر فوجی رکن شامل کیا ہے۔ لبنان نے اعلان کیا ہے کہ وہ مذاکرات کے لیے تیار ہے۔ وزیراعظم نیتن یاہو کئی بار کہہ چکے ہیں کہ لبنان کو ابراہام معاہدوں میں شامل ہونا چاہیے، جن کے تحت کئی عرب ممالک اسرائیل سے تعلقات معمول پر لا چکے ہیں۔ 1983 میں بھی لبنان اور اسرائیل نے براہ راست مذاکرات کیے تھے، تاہم اُس وقت طے پانے والا معاہدہ کبھی نافذ نہ ہوسکا۔

امریکی جنگی طیارہ تھنڈر برڈز ایف-16 جنوبی کیلیفورنیا کے صحرا میں گر کر تباہ

کیلیفورنیا، (یو این آئی) امریکی فضائیہ کا تھنڈر برڈز ایف 16 گر کر تباہ ہوگیا۔ امریکی ایئر فورس کے ایلیٹ تھنڈر برڈز ڈیمونسٹریشن اسکواڈرن کا ایک لڑاکا طیارہ بدھ کے روز جنوبی کیلیفورنیا کے صحرا میں گر کر تباہ ہوگیا تاہم پائلٹ بروقت محفوظ طور پر باہر نکلنے میں کامیاب رہا۔ ایف 16 جنگی طیارہ تربیتی پرواز پر تھا، طیارہ گرنے اور پائلٹ کے نکلنے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی ہے، امریکی فضائیہ نے حادثے کی تحقیقات شروع کردی ہیں۔

جنگ بندی معاہدے کے حوالے سے انحراف کی کوشش

نیتن یاہو 'تنگ' آ گئے، اسرائیلی حکومت ٹرمپ کے دباؤ سے 'نکلنے' کی تلاش کررہی راہ

تل ابیب، (ایجنسیاں): غزہ کی پٹی میں تمام قیدیوں کی لاشوں کی منتقلی کے قریب پہنچنے کے بعد، اسرائیل کی دائیں بازو کی حکومت جس کی قیادت بنیامین نیتن یاہو کررہے ہیں، امریکی ثالثی سے طے پانے والے جنگ بندی معاہدہ کے حوالے سے اپنی ذمے داریوں سے انحراف کی کوشش کررہی ہے۔

معاہدے کے دوسرے مرحلے کی طرف پیش رفت کے بجائے، عدم یقینی کی کیفیت قائم ہے اور تل ابیب وقتاً فوقتاً جنگ دوبارہ شروع کرنے کی دھمکی دیتا رہا ہے۔ اس کے جواز میں حماس کی جانب سے معاہدے کی خلاف ورزی کے دعوے میں پیش کیے جاتے رہے ہیں۔ یہ بات جرمن خبرایجنسی (ڈی پی اے) نے بتائی۔ حالیہ دنوں میں اسرائیل کی جانب سے اعلان کیا گیا کہ رفح کراسنگ 'صرف غزہ کے باشندوں کے مصر جانے کے لیے' کھولی جائے گی۔ بعد ازاں مصر نے ان خبروں کی تردید کی اور کہا کہ اگر کراسنگ کھلی تو دونوں طرف سے آمد و رفت ممکن ہوگی، جیسا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے غزہ منصوبے میں درج ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اسرائیل کی یہ کوشش معاہدے سے بچنے اور فلسطینیوں کو رضاکارانہ طور پر منتقل کرنے کی حکمت عملی کی عکاسی کرتی ہے۔ اسرائیلی اہل کار نے مصر کو ذمے دار ٹھہراتے ہوئے کہا کہ اگر مصر انہیں قبول نہیں کرتا تو یہ اس کی ذمے داری ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت ہوئی جب نیتن یاہو کے متوقع دورہ امریکہ سے قبل واشنگٹن کی جانب سے ان پر دباؤ بڑھایا جا رہا ہے تاکہ وہ معاہدے کے دوسرے مرحلے اور غزہ کی دوبارہ تعمیر کی طرف بڑھیں۔ ذرائع کے مطابق امریکی حکومت اگلے ہفتے سکیورٹی کمیٹی اور امن کونسل تشکیل دے گی، جس کی نگرانی خود ٹرمپ کریں گے جب کہ اسرائیل اب بھی چاہتا ہے کہ پہلے تمام لاشیں واپس لے لی جائیں۔ اس دوران اسرائیلی اپوزیشن کے رہنما یائیر لیپڈ نے 20 نکاتی امریکی منصوبے کی حمایت میں تحریک پیش کی، جسے اسرائیلی پارلیمنٹ میں متفقہ طور پر منظور کرلیا گیا۔ تاہم اس میں حکومت کے اتحادی شامل نہیں ہوئے۔

چین نے نیا سستا ترین ہائپرسونک میزائل متعارف کرکے دفاعی مارکیٹ میں ہلچل مچادی

بیجنگ، (ایجنسی): چین کی ایرواسپیس کمپنی لنگ کانگ تیان شنگ نے نیا ہائپرسونک گائیڈڈ میزائل YKJ-1000 متعارف کر کے دفاعی مارکیٹ میں ہلچل مچادی ہے۔ 1300 کلومیٹر رینج اور آواز سے سات گنا زیادہ رفتار رکھنے والے اس میزائل کو "سیمنٹ کوٹڈ میزائل" بھی کہا جا رہا ہے کیونکہ اس کی بیرونی تہہ میں حرارت برداشت کرنے والا فوم کنکریٹ جیسا عام تعمیراتی مواد استعمال کیا گیا ہے۔ چینی میڈیا رپورٹس کے مطابق کامیاب جنگی آزمائشوں کے بعد یہ میزائل بڑے پیمانے پر تیار کیا جا رہا ہے، اور اس کی فی یونٹ ممکنہ قیمت صرف 99 ہزار ڈالر بتائی جا رہی ہے۔

میکرون نے چینی صدر شی جن پنگ سے یوکرین جنگ ختم کرانے کی اپیل کردی

پیرس، (ایجنسیاں): فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون نے چین کے صدر شی جن پنگ پر زور دیا ہے کہ وہ یوکرین جنگ کے خاتمے، عالمی تجارت کے توازن اور ماحولیات کے مسائل پر یورپ کیساتھ مزید مؤثر تعاون کریں۔ میکرون اپنے چوتھے سرکاری دورۂ چین پر ہیں، جہاں انکے ساتھ فرانسیسی کاروباری شخصیات کا بڑا وفد بھی موجود ہے۔ اس دورے کا مقصد چین کے ساتھ تجارتی مواقع بڑھانے اور عالمی تنازعات میں سفارتی تعاون کو فروغ دینا ہے۔ میکرون نے کہا کہ موجودہ عالمی صورتحال میں چین اور فرانس کے درمیان مضبوط مکالمے کی ضرورت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے تین نکاتی ایجنڈا پیش کیا، جس میں جغرافیائی استحکام، معاشی توازن اور ماحول دوست پالیسیوں کو اہداف قرار دیا۔

دوسری جانب چین کے صدر شی نے کہا کہ دونوں ممالک بڑے عالمی کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور انہیں بدلتے حالات میں اسٹریٹیجک خودمختاری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ چین یوکرین اور غزہ میں قیام امن کیلئے کوششیں جاری رکھے گا۔ دورے کے دوران دونوں ممالک نے نیوکلیئر انرجی، سرمایہ کاری، بڑھتی عمر کی آبادی، آرٹیفیشل انٹیلیجنس اور پانڈا کنزرویشن سمیت 12 معاہدوں پر دستخط کیے۔ اگرچہ فرانسیسی وفد اس دورے سے بڑے تجارتی معاہدوں کی امید رکھتا تھا، لیکن تجارتی کشیدگی، امریکی ٹیکس پالیسیوں اور یورپی یونین کے حفاظتی اقدامات کے باعث بڑے فیصلوں کے امکانات محدود نظر آرہے ہیں۔ ایئربس کی ممکنہ 500 طیاروں کی ڈیل پر بھی پیشرفت متوقع نہیں، جبکہ فرانسیسی الکوحل مصنوعات اور یورپی یونین کی مصنوعات پر چینی ڈیوٹیز بدستور برقرار رہنے کا امکان ہے۔ چین اور فرانس کے درمیان تجارتی عدم توازن میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

امریکی وزیر دفاع پر میسجنگ ایپ میں گفتگو سے فوجیوں کی جان خطرے میں ڈالنے کا الزام

چیٹ میں حملوں کے وقت کا انکشاف، استعمال ہونے والے طیاروں اور میزائلوں کی تفصیلات اور حملے کے فوری بعد کی صورتحال سے متعلق معلومات بھی شامل تھیں

واشنگٹن، (ایجنسیاں) پنٹاگون کے آزاد تحقیقاتی ادارے نے انکشاف کیا ہے کہ امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے یمن پر حملوں سے متعلق حساس معلومات میسجنگ ایپ 'سگنل' پر شیئر کیں جس سے امریکی فوجیوں کو خطرہ لاحق ہوسکتا تھا۔ امریکی میڈیا کے مطابق تحقیقات میں یہ نتیجہ سامنے آیا کہ اگرچہ ہیگسیتھ نے معلومات پرائیویٹ ایپ پر شیئر کیں، تاہم انہوں نے خفیہ معلومات کے افشا کے قواعد کی خلاف ورزی نہیں

کی کیونکہ انہیں معلومات کو 'ڈی کلاسیفائی' کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ رپورٹ کو امریکی کانگریس کو بھی بھجوا دیا گیا ہے، جس کے بعد وزیر دفاع کے طرز عمل پر ایک بار پھر سوالات اٹھنے کا امکان ہے۔ ہیگسیتھ پہلے ہی ان مبینہ حملوں کے باعث تنقید کی زد میں ہیں جن میں امریکی افواج نے یمن میں منشیات اسمگلنگ کے شبہ میں کشتیوں کو نشانہ بنایا تھا، جنہیں ماہرین اضافی عدالتی کارروائی کے بغیر قتل قرار دے رہے ہیں۔ تحقیقات اُس وقت شروع ہوئیں جب دی اٹلانٹک میگزین نے انکشاف کیا کہ مارچ میں ایک سگنل چیٹ میں وزیر دفاع ہیگسیتھ اور اس وقت کے قومی سلامتی مشیر مائیک والٹز نے یمن میں حوثیوں پر حملوں سے متعلق معلومات شیئر کیں، اور غلطی سے میگزین کے ایڈیٹر انچیف کو بھی اس چیٹ میں شامل کرلیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق چیٹ میں حملوں کے وقت کا انکشاف، استعمال ہونے والے طیاروں اور میزائلوں کی تفصیلات اور حملے کے فوری بعد کی صورتحال سے متعلق معلومات بھی شامل تھیں۔

امریکہ میں فوائد منجمد کیے جانے کے بعد تمام ممالک کے شہریوں کے پناہ کے کیسز مؤخر

سیکریٹری ہوم لینڈ سیکیورٹی کی جانب سے سفری پابندی کی فہرست کو 30 سے زائد ممالک تک بڑھانے کی تجویز

واشنگٹن، (ایجنسیاں) ٹرمپ انتظامیہ نے کئی دہائیوں میں امیگریشن فوائد پر سب سے بڑی اندرونی پابندی نافذ کرتے ہوئے امریکی شہریت و امیگریشن سروسز (یو ایس سی آئی ایس) کو حکم دیا ہے کہ وہ تمام پناہ گزین (اسائلم) درخواستوں کی کارروائی روک دے اور 19 'خطرناک' ممالک کے شہریوں کی مختلف اقسام کی درخواستوں کو معطل کردے جبکہ پہلے سے منظور شدہ ہزاروں کیسوں کو دوبارہ سکیورٹی اسکریننگ کے لیے کھولا جائے۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق یہ حکم نامہ اس ہفتے یو ایس سی آئی ایس کے فیلڈ دفاتر کو جاری کیا گیا ہے، جو افغان شہریوں سے متعلق چند پرتشدد واقعات کے بعد سامنے آیا [illegible]

2024 کے دوران تصدیقی عمل 'خطرناک حد تک ناکافی' رہا، جس کے باعث امیگریشن اسکریننگ کے نظام کی ہمہ گیر از سر نو ترتیب ضروری ہوگئی ہے۔ یہ اقدام صدارتی پروکلیمیشن 10949 کا داخلی ہم منصب ہے، جس نے جون میں 19 ممالک کے شہریوں کے امریکہ میں داخلے پر پابندی لگادی تھی، اب انہی قومیتوں کو امریکہ کے اندر وسیع پابندیوں کا سامنا ہے۔ ہوم لینڈ سکیورٹی کی سیکریٹری کرسٹی نوم پہلے ہی تجاویز دے چکی ہیں کہ سفری پابندی کی فہرست کو 30 سے زائد ممالک تک بڑھایا جائے۔ 'ایکس' پر اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ 'ہمارے آباؤ اجداد نے اس قوم کو خون، پسینے اور آزادی کی [illegible]

فوائد پر قبضہ کریں، ہم انہیں اپنے ملک میں نہیں چاہتے، ایک کو بھی نہیں۔ یہ بیان انہوں نے پیر کے روز صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کے بعد جاری کیا، جنہوں نے بھی امیگریشن قوانین سخت [illegible]

فوری طور پر روک دیں، خواہ درخواست گزار کسی بھی ملک سے ہو، اس میں وہ ممالک بھی شامل ہیں جنہیں عام طور پر سیکیورٹی خدشات سے وابستہ نہیں سمجھا جاتا۔ امیگریشن وکلا کا کہنا ہے کہ [illegible]

فائدے کی درخواستوں کو بھی معطل کرتا ہے، ان میں گرین کارڈ درخواستیں، متبادل گرین کارڈ، سفری دستاویزات، پیرول توسیعات اور نیشنلٹی کے لیے مستقل رہائش برقرار رکھنے کی درخواستیں شامل ہیں۔ حتیٰ کہ معمول کی خدمات (جیسے گم شدہ گرین کارڈ کی جگہ نیا کارڈ جاری کرنا) بھی روک دی گئی ہیں۔ یو ایس سی آئی ایس افسران کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ 20 جنوری 2021 یا اس کے بعد امریکہ آنے والے فہرست میں شامل ممالک کے شہریوں کو دی گئی تمام منظور شدہ امیگریشن سہولتوں کو دوبارہ کھولیں اور جانچ کریں۔ متعدد کیسوں میں لازمی انٹرویو (بغیر کسی استثنیٰ) درکار ہوگا، اور اگر کسی مرحلے پر تشویش سامنے آئی تو [illegible]

ایک ہی گھر کے 13 افراد قتل کرنیوالے مجرم کو 80 ہزار لوگوں کے سامنے سزائے موت دے دی گئی

کابل، (ایجنسیاں): افغانستان کے صوبہ خوست میں ایک ہی گھر کے 13 افراد قتل کرنے

والے مجرم کو اسٹیڈیم میں 80 ہزار لوگوں کے سامنے سزائے موت دے دی گئی۔ برطانوی میڈیا کے مطابق خوست کے اسٹیڈیم میں یہ سزا [illegible] کے باعث علاقے میں شدید غم و غصہ پایا جاتا تھا۔ طالبان انتظامیہ نے مقتولین کے لواحقین کی درخواست پر 13 سالہ لڑکے سے فائرنگ کروا کر قاتل کو انجام تک پہنچایا۔ طالبان کی سپریم کورٹ کا کہنا ہے کہ لواحقین نے قاتل کو معاف کرنے سے صاف انکار کردیا تھا جس کے بعد اسلامی قانون کے مطابق اسے سزائے موت دی گئی۔ اقوام متحدہ نے اس واقعے پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح سرعام سزائے موت دینا غیر انسانی، ظالمانہ اور عالمی قوانین کے منافی عمل ہے۔ رپورٹس کے مطابق [illegible]

مودی حکومت میں اپوزیشن لیڈر کو غیر ملکی مہمانوں سے ملنے کی اجازت نہیں: راہل

نئی دہلی، 4 دسمبر (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے جمعرات کے روز کہا کہ مودی حکومت میں اپوزیشن لیڈر کو غیر ملکی مہمان شخصیات سے ملنے کی اجازت نہیں ہے۔ مسٹر راہل گاندھی نے آج یہاں پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں نامہ نگاروں کو بتایا کہ اس سے قبل کسی بھی غیر ملکی

مہمان کو اپوزیشن لیڈر سے ملنے کی اجازت تھی۔ یہ روایت مودی حکومت کے اقتدار میں آنے سے پہلے تک جاری تھی، لیکن اب اس روایت کو ختم کرتے ہوئے انہیں غیر ملکی مہمانوں سے ملنے نہیں دیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر کا نقطہ نظر مختلف ہوتا ہے اور انہیں غیر ملکی معززین سے ملنے کی اجازت ہونی چاہئے، لیکن مودی حکومت اور وزارت خارجہ ان اصولوں پر عمل پیرا نہیں ہے۔ مسٹر راہل گاندھی نے روسی صدر ولادیمیر پوتن کے دورہ ہند کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا،" عام طور پر یہ روایت رہی ہے کہ جو بھی بیرون ملک سے آتے ہیں وہ قائد حزب اختلاف سے بھی ملتے ہیں، سابق وزرائے اعظم اٹل بہاری واجپائی اور ڈاکٹر منموہن سنگھ کی حکومتوں کے دوران بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ یہ پرانی روایت رہی ہے، لیکن اب جو بھی بیرونی مہمان ہندوستان کے دورے پر آتے ہیں، یا جب بھی میں بیرون ملک سفر کرتا ہوں، تو انہیں یہ حکومت مجھ سے ملنے سے منع کرتی ہے۔ یہ ان کی پالیسی ہے اور وہ ہر بار ایسا ہی کرتے ہیں۔ جب میں بیرون ملک جاتا ہوں تو مجھے بھی یہ کہا جاتا ہے کہ حکومت کسی سے ان کی ملاقات کے خلاف ہے۔ روسی صدر کے ساتھ تعلقات کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں، انہوں نے کہا،" ہر ایک کے ساتھ ہمارے تعلقات ہیں، ایل او پی ایک مختلف نقطہ نظر فراہم کرتے ہیں، ہم بھی ہندوستان کی نمائندگی کرتے ہیں، یہ صرف حکومت ہی نہیں جو ملک کی نمائندگی کرتی ہے۔ مودی حکومت نہیں چاہتی کہ اپوزیشن غیر ملکی مہمانوں سے ملاقات کرے، حالانکہ ایسی ملاقات کی روایت رہی ہے۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ششی تھرور نے مسٹر راہل گاندھی کے تبصرے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریت میں یہ اچھا ہے کہ ملک آنے والے معزز مہمانوں کو ان سے ملنے کی اجازت دی جائے۔

کرناٹک ہائی کورٹ نے راہل گاندھی کے خلاف ہتک عزت کیس میں کارروائی پر عبوری روک بڑھائی

بنگلورو، 4 دسمبر (یو این آئی) کرناٹک ہائی کورٹ نے جمعرات کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی طرف سے متنازعہ "کرپشن ریٹ کارڈ" کے اشتہار پر لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے خلاف دائر مجرمانہ ہتک عزت کے مقدمے میں مزید کارروائی پر عبوری روک لگا دی ہے۔ اب کیس کی سماعت 11 دسمبر کو ہوگی۔ جج ایس سنیل دت یادو نے 17 جنوری کو انہیں دی گئی عبوری تحفظ کو جاری رکھا۔ سماعت کے دوران مسٹر گاندھی کی نمائندگی کرنے والے سینئر ایڈوکیٹ ششی کرن شیٹی نے دلیل دی کہ شکایت میں یہ ظاہر کرنے کے لئے کوئی مواد نہیں ہے کہ مسٹر گاندھی نے متنازعہ مواد لکھا یا شائع کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ الزامات صرف مسٹر گاندھی کے ایکس پر مواد کو دوبارہ پوسٹ کرنے تک محدود تھے۔ انہوں نے دلیل دی کہ یہ انہیں ذمہ دار ٹھہرانے کے لیے کافی نہیں ہے۔ انہوں نے عدالت کو بتایا کہ ابتدائی اشاعت مسٹر گاندھی نے نہیں بلکہ کرناٹک پردیش کانگریس کمیٹی نے کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ شکایت میں مسٹر گاندھی کے خلاف تاریخوں، دستاویزات یا اشتہار جاری کرنے کے ذمہ دار افراد کا حوالہ دیئے بغیر الزامات لگائے گئے ہیں۔ مسٹر شیٹی نے کہا کہ مسٹر گاندھی مبینہ اشاعت کے وقت پارلیمنٹ کے رکن نہیں تھے۔ عدالت نے دونوں فریقین کو تفصیلی خلاصہ داخل کرنے کی ہدایت دی۔ یہ کیس 2023 کے اسمبلی انتخابات کے دوران کانگریس پارٹی کی "کرپشن ریٹ کارڈ" مہم سے متعلق ہے، جس میں اس وقت کی بی جے پی حکومت پر سرکاری عہدوں اور تبادلوں کے لیے شرحیں اور رشوت کی رقم طے کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔

بابری مسجد کی تعمیر کا منصوبہ بنانے والے ایم ایل اے ہمایوں کبیر ترنمول کانگریس سے معطل

کولکاتہ، 4 دسمبر (یو این آئی) مغربی بنگال میں حکمراں ترنمول کانگریس نے جمعرات کے روز ایم ایل اے ہمایوں کبیر کو پارٹی سے معطل کر دیا۔ یہ کارروائی بھرت پور کے ایم ایل اے مسٹر ہمایوں کبیر کے ذریعہ بیلڈانگا میں بابری مسجد کی تعمیر کا منصوبہ بنانے پر سیاسی ہنگامہ آرائی کے بعد ہوئی

ہے۔ بابری مسجد کی نقل تیار کرنے کی ان کی تجویز سے پورے مغربی بنگال میں تنازعہ کھڑا ہوا تھا، جس سے پارٹی کے اندر اور باہر دونوں طرف سے سخت ردعمل سامنے آنے لگا تھا۔ ایم ایل اے ہمایوں کبیر کی پارٹی سے معطلی کا اعلان ترنمول کانگریس کے سینئر لیڈر اور کولکاتہ کے میئر فرہاد حکیم نے کیا۔ مسٹر فرہاد حکیم نے کہا،" ہمارے ایک ایم ایل اے نے اچانک اعلان کیا کہ وہ بابری مسجد تعمیر کریں گے۔ انہیں اچانک بابری مسجد کیوں یاد آئی؟ ہم نے انہیں پہلے ہی خبردار کر دیا تھا۔ ہماری پارٹی کے فیصلے کے مطابق، ہم ایم ایل اے کبیر کو معطل کر رہے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ اس فیصلے کو پارٹی کی سربراہ ممتا بنرجی اور جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی کی منظوری حاصل ہے۔ مسٹر فرہاد حکیم نے کہا کہ مسٹر ہمایوں کبیر بیلڈانگا میں غیر ضروری فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کر رہے تھے اور اشتعال پیدا کر رہے تھے، جہاں حالیہ فرقہ وارانہ تشدد کی صورتحال پیدا ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ بابری مسجد جیسے مسائل کو اٹھانے سے آنے والے اسمبلی انتخابات میں اپوزیشن بھارتیہ جنتا پارٹی کو ہی فائدہ ہوگا۔ دوسری طرف، مسٹر ہمایوں کبیر نے کہا کہ وہ جمعہ یا پیر کے روز ترنمول کانگریس سے استعفیٰ دے دیں گے اور 22 دسمبر کو نئی پارٹی بنائیں گے۔ انہوں نے مسٹر فرہاد حکیم کے بیان پر تبصرہ کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ وہ 22 دسمبر کو بہرام پور میں نئی پارٹی کا اعلان کریں گے اور 2026 کے انتخابات ترنمول کانگریس اور بی جے پی دونوں کے خلاف لڑیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی دھوکہ باز سیکولر لیڈر ہیں، ان کے پاس آر ایس ایس کا چہرہ ہے، اور وہ مندر کی تعمیر کے لیے فنڈ اکٹھا کرتی ہیں اور ہر سال درگا پوجا کے لیے چندہ دیتی ہیں۔ دریں اثناء، کلکتہ ہائی کورٹ جمعہ کے روز بابری مسجد کی تعمیر پر ایم ایل اے ہمایوں کبیر کے تبصروں سے متعلق مفاد عامہ کی عرضی پر سماعت کرے گا۔ چیف جسٹس کی بنچ میں اس کیس کی سماعت ہوگی۔

حکومت کبھی بھی بحث سے پیچھے نہیں ہٹی ہے: نڈا

نئی دہلی، 4 دسمبر (یو این آئی) راجیہ سبھا میں قائد ایوان جے پی نڈا نے جمعرات کو کہا کہ حکومت کبھی بھی کسی بھی مسئلہ پر بحث سے پیچھے نہیں ہٹی ہے اور اس لئے انتخابی اصلاحات پر بحث کے لئے اپوزیشن کے مطالبے کو مان لیا ہے۔ اس سے قبل راجیہ سبھا کے ضابطوں کے قاعدہ 267 کے تحت بحث کے لیے دیے گئے نوٹس کو چیئرمین سی پی رادھا کرشنن کے ذریعہ تکنیکی وجوہات سے مسترد کیے جانے کے بعد اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ لوک سبھا کی طرح راجیہ سبھا میں تحریک التواء کا کوئی آپشن نہیں ہے، اس لیے اپوزیشن کے پاس صرف رول 267 نوٹس کا آپشن رہ جاتا ہے۔ مسٹر کھڑگے نے کہا،" ہمیں فوری طور پر اہم مسائل اٹھانے کا موقع نہیں ملتا ہے۔ جب بھی کوئی اہم مسئلہ سامنے آتا ہے، ہم رول 267 کے تحت نوٹس دیتے ہیں۔" انہوں نے درخواست کی کہ ان نوٹسز کو یکسر مسترد نہ کیا جائے، چیئرمین چاہیں تو قواعد سے ہٹ کر بھی بحث کی اجازت دے سکتے ہیں۔ اس پر مسٹر نڈا نے کہا کہ حکومت کبھی بھی بحث سے پیچھے نہیں ہٹی ہے۔ وہ ہر معاملے پر بحث کے لیے تیار ہے۔ گزشتہ اجلاس میں بھی حکومت نے تمام مسائل پر بحث کی ہے اور منگل کو ہی بزنس ایڈوائزری کمیٹی نے وندے ماترم اور انتخابی اصلاحات پر بحث کرنے پر اتفاق کیا۔ جیسے ہی ایوان کی کارروائی شروع ہوئی، ضروری کاغذات پیش کیے جانے کے بعد، مسٹر رادھا کرشنن نے قاعدہ 267 کے تحت پیش کیے گئے نوٹسز کو قبول نہ کیے جانے کی اطلاع دی۔

چکھلی کی معروف سیاسی شخصیت سابق کابینہ وزیر بھارت بھاؤ بوندرے عرف جل پروش کا انتقال

چکھلی ضلع بلڈھانہ: 4 دسمبر۔ ذوالقرنین احمد۔ چکھلی ضلع بلڈانہ کی معروف سیاسی شخصیت بھارت بھاؤ بوندرے کا 3 دسمبر کو طویل عمری کے سبب کے انتقال کر گئے وہ مہاراشٹر کے بڑے سیاسی شخصیت کے طور پر جانے جاتے تھے اتنا ہی نہیں انہیں جل پروش کے طور پر بھی جانا جاتا تھا۔ شرد پوار کے کٹر حامی اور ریاست کے جل پروش کے طور پر جانے جانے والے بھارت بھاؤ بوندرے کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے 84 سال کی عمر میں چکھلی میں آخری سانس لی۔ وہ 1967 سے شرد پوار کے ساتھ تھے۔ وہ شرد پوار کے وفادار ساتھی کے طور پر جانے جاتے تھے۔ چکھلی اسمبلی حلقہ سے چار بار ایم ایل اے:

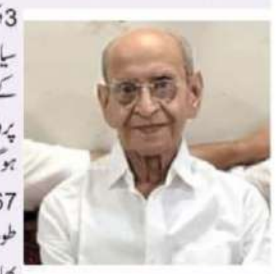

بھارت بھاؤ بوندرے پہلی بار 1972 میں چکھلی اسمبلی حلقہ سے ایم ایل اے منتخب ہوئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے لگاتار چار بار چکھلی اسمبلی کی نمائندگی کی۔ وہ ریاستی کابینہ میں وزیر آبپاشی، وزیر صنعت اور وزیر تعلیم کے عہدوں پر بھی فائز رہے۔ جب وہ وزیر آبپاشی تھے، وہ بلڈھانہ ضلع میں کھڑک پورنا پروجیکٹ، پینٹا کلی پروجیکٹ اور جیگاؤں پروجیکٹ کے سرخیل تھے۔ اس کے ساتھ انہوں نے اس وقت ریاست میں سینکڑوں پروجیکٹوں کو منظوری دی تھی اور ان میں تیزی لائی تھی۔ اس لیے انہیں ریاست میں " جل پرش" کے نام سے بھی جانا جاتا تھا۔ ان کی موت سے ضلع بلڈھانہ کے سیاسی گلیاروں میں غم کا ماحول چھا گیا ہے۔ بلڈھانہ ضلع میں کھڑک پورنا پروجیکٹ کی تعمیر میں بھارت بھاؤ کا بڑا تعاون رہا: بھارت بھاؤ بوندرے نے 1980 سے 1995 تک لگاتار 15 سال تک چکھلی اسمبلی حلقہ کی نمائندگی کی۔ اس عرصے کے دوران انہوں نے ریاست کے وزیر آبپاشی کے طور پر بھی نمایاں کام انجام دیے۔ بلڈھانہ ضلع میں کھڑک پورنا پروجیکٹ کی تعمیر میں بھرت بھاؤ کا بہت بڑا تعاون تھا۔ اس کے علاوہ ضلع میں کئی چھوٹے اور بڑے پانی کے پروجیکٹ بشمول جیگاؤں پروجیکٹ، پین ٹاکلی پروجیکٹ، کورڑی پروجیکٹ، نلگنگا پروجیکٹ بھارت بھاؤ کے دور میں مکمل ہوئے تھے۔ بھرت بھاؤ نے ہمیشہ کہا کہ اگر کسانوں کو آبپاشی کی سہولیات فراہم کی جائیں تو کسان خوشحال ہو جائیں گے۔ وہ گزشتہ کچھ عرصے سے طویل عمری کے باعث جسمانی عارضے میں مبتلا تھے۔ ڈاکٹر تائڑے کے اسپتال میں علاج کے لیے داخل کرتے ہوئے انھوں نے آخری سانس لی۔ بھارت بھاؤ کی موت سے پورے ضلع میں غم کا ماحول پھیل گیا ہے۔ ان کی آخری رسومات شام 5 بجے اینٹ بھٹی جعفر آباد روڑ پر ادا کیا گئی۔ ان کے انتقال کے بعد تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعزیت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

ایس آئی آر نے صدر راج نافذ کرنے کی امیت شاہ کی چال کو ناکام بنایا: وزیر اعلیٰ ممتا

بہرام پور، 4 دسمبر (یو این آئی) مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی نے آج کہا کہ انہوں نے ریاست میں صدر راج نافذ کر کے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے اقتدار پر قبضہ کرنے کی سازش کو ناکام بنانے کے لیے الیکشن کمیشن کو ووٹر لسٹ پر خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر)

کرنے کی اجازت دی ہے۔ محترمہ بنرجی نے کہا کہ" اگر ہم نے مغربی بنگال میں ایس آئی آر کی اجازت نہ دی ہوتی تو مرکز کے لیے صدر راج نافذ کرنے کے حالات پیدا ہو سکتے تھے اور یہ امت شاہ کی چال تھی۔" وہ بنگلہ دیش کی سرحد سے متصل ریاست کے اقلیتی اکثریتی سرحدی ضلع مرشد آباد کے بہرام پور اسٹیڈیم میں ایک ریلی سے خطاب کر رہی تھیں۔ اس نے کہا کہ" یہ مسٹر شاہ کی چال تھی، لیکن وہ مایوس ہو چکے ہیں اور کسی کو لوگوں کی جائیداد اور حقوق چھیننے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔" انہوں نے کہا کہ" مسٹر شاہ کسی بھی قیمت پر بنگال پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن بی جے پی کو یاد رکھنا چاہیے کہ بنگال میں ایس آئی آر کی وجہ سے آپ نے اپنی قبر خود کھودی ہے۔ بنگال اور بہار ایک جیسے نہیں ہیں۔ آپ جس طرح بہار میں جیتے تھے، بنگال کو نہیں جیتا جا سکتا۔ آپ چالاکی اور فریب سے بنگال نہیں جیت سکتے۔" وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آپ ہمیں ہرا نہیں سکتے، مار نہیں سکتے، ہم اپنے حقوق کا تحفظ کریں گے اور بالآخر جیتیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مغربی بنگال انتخابات کی تاریخوں کا اعلان فروری میں کیا جائے گا، اس لیے وہ اس سے تین ماہ قبل ایس آئی آر کر رہے ہیں۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ ایس آئی آر سے نہ ڈریں اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنے کاغذات تیار رکھیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ریاست میں این آر سی (نیشنل رجسٹر آف سٹیزن) کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ترنمول کے سربراہ نے لوگوں کو ایس آئی آر کے عمل سے خوفزدہ نہ ہونے کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ" اگر این آر سی کو روکنے کے لیے قربانیوں کی ضرورت پڑتی ہے، تو میں تیار ہوں، چاہے اس کے لیے میرا گلا کاٹ دیا جائے۔" انہوں نے کہا کہ ترنمول این آر سی سے متعلق سوالات کی سماعت کے دوران کیمپ لگائے گی اور لوگوں پر زور دیا کہ وہ اپنے دستاویزات تیار رکھیں اور کیمپوں میں آئیں۔

کھیت سے دسترخوان تک فوڈ سپلائی چین کی ترقی

نئی دہلی، 4 دسمبر (یو این آئی) فوڈ پروسیسنگ انڈسٹریز کے وزیر مملکت رونیت سنگھ نے آج لوک سبھا میں ایک تحریری جواب میں بتایا کہ فوڈ سپلائی چین انفراسٹرکچر میں تضاد کو دور کرنے اور فوڈ پروسیسنگ شعبے کی مجموعی ترقی کو یقینی بنانے کے لیے، فوڈ پروسیسنگ انڈسٹریز کی وزارت (ایم او ایف پی آئی) اپنی دو مرکزی سیکٹر اسکیموں یعنی پردھان منتری کسان سمپدا یوجنا (پی ایم کے ایس وائی) اور فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری کے لیے پروڈکشن سے منسلک ترغیبی اسکیم (پی ایل آئی ایس ایف پی آئی) کے ذریعے متعلقہ انفراسٹرکچر کے قیام/توسیع کی ترغیب دے رہی ہے۔ ایم او ایف پی آئی پی ایم فارملائزیشن آف مائیکرو فوڈ پروسیسنگ انٹرپرائزز (پی ایم ایف ایم ای) اسکیم کے نام سے ایک مرکزی اسپانسر شدہ اسکیم بھی چلا رہا ہے۔ ان اسکیموں کا مقصد کھیت سے لے کر خردہ دکان تک موثر سپلائی چین مینجمنٹ کے ساتھ جدید بنیادی ڈھانچہ تشکیل دینا ہے جس میں اسٹوریج، ٹرانسپورٹیشن، ویلیو ایڈیشن وغیرہ شامل ہیں، اس طرح کسانوں کو بہتر منافع فراہم کرنے، زرعی پیداوار کے زیاں کو کم کرنے، فصل کے بعد کے نقصانات میں کمی لانے، پیداواری صلاحیت کو بڑھانے اور پروسیسنگ کی سطح کو بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔ ایم او ایف پی آئی اسکیمیں مانگ پر مبنی ہیں اور اسکیموں کے تحت منظور شدہ زیادہ تر منصوبے دیہی علاقوں میں ہیں، اس طرح ان بنیادی ڈھانچے کے خلا کو پر کرنے کے لیے دیہی علاقوں میں عوامی سرمایہ کاری کو فروغ دیا جاتا ہے۔ ایم او ایف پی آئی اپنے طور پر فوڈ پروسیسنگ یونٹ قائم نہیں کرتا ہے۔ تاہم، یہ متعلقہ اسکیم کے رہنما خطوط کے مطابق اپنی اسکیموں کے ذریعے متعلقہ بنیادی ڈھانچہ قائم کرنے کے لیے اہل کاروباریوں کو گرانٹ ان ایڈ کی شکل میں مالی مدد فراہم کرتا ہے۔

دہلی کو صاف ستھرا بنانا ہماری ترجیح ہے: وزیر شہری ترقیات

نئی دہلی، 4 دسمبر (یو این آئی) دہلی کے شہری ترقیات کے وزیر آشیش سود نے کہا کہ دہلی کو صاف ستھرا، صحت مند اور ماحول کے سازگار بنانا ہماری حکومت کی ترجیح ہے۔ مسٹر آشیش سود نے آج ہری نگر اسمبلی حلقہ کے وارڈ نمبر 99 میں مختلف جگہوں کا معائنہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کے تمام وزراء اور ایم ایل اے دہلی کے ایسے علاقوں کا باقاعدگی سے دورہ کر رہے ہیں اور ان کا معائنہ کر رہے ہیں جہاں صفائی ستھرائی، کچڑے کے انتظام اور ماحولیاتی تحفظ پر سب سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے تا کہ بروقت کوڑا اٹھانے کو یقینی بنایا جائے، شہریوں کو ہونے والی تکلیف کو کم کیا جائے اور علاقے میں صفائی کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔ مسٹر آشیش سود نے کہا کہ دہلی کو صاف ستھرا، صحت مند اور ماحول کے سازگار بنانا دہلی حکومت کی ترجیح ہے۔ ہم ایسی سہولیات تیار کرنا چاہتے ہیں جو فضلات کو ٹھکانے لگانے، جمع کرنے اور ان کی چھنٹائی کرنے میں سہولت فراہم کریں۔ انہوں نے کہا کہ اب وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کی قیادت میں دہلی حکومت کی توجہ تنازعات پر نہیں بلکہ تال میل اور حل پر مرکوز ہے۔

چارہ گھوٹالہ کیس: سی بی آئی نے 110 واں گواہ پیش کیا

پٹنہ، 4 دسمبر (یو این آئی) مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) نے جمعرات کو پٹنہ کی ایک خصوصی عدالت میں بہار کے ہائی پروفائل کروڑوں روپے کے چارہ گھوٹالے سے متعلق ایک اہم معاملے میں اپنے 110 ویں گواہ کا بیان درج کرایا۔ خصوصی عدالت کے جج راکیش کمار کی عدالت میں سی بی آئی نے اپنے 110 ویں گواہ کے طور پر سی بی آئی انسپکٹر امیش کمار کو پیش کیا، جنہوں نے اس معاملے میں جزوی تفتیش کی تھی۔ جرح کے بعد گواہ کو چھوڑ دیا گیا۔ اس مقدمے کی اگلی سماعت 8 دسمبر 2025 کو ہوگی۔ اس کیس میں بھاگلپور کے بانکا سب ڈسٹرکٹ ٹریژری سے محکمۂ حیوانات کے نام پر جعلی بلوں کے ذریعے تقریباً 45 لاکھ روپے غیر قانونی طور پر نکالے گئے۔ اس مقدمے میں سابق وزیر اعلیٰ لالو پرساد سمیت کئی سابق وزراء، اراکین اسمبلی اور انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس کے افسران ملزم ہیں۔ سی بی آئی نے مقدمے کو آر سی 63اے/96 کے طور پر درج کرتے ہوئے 44 افراد کے خلاف چارج شیٹ داخل کی تھی، جن میں سے کئی ملزمان کا انتقال ہو چکا ہے۔ فی الحال لالو پرساد سمیت 18 ملزمان کے خلاف سماعت جاری ہے۔

بیجاپور تصادم میں 12 نکسلیوں کی لاشیں برآمد، شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

بیجاپور، 4 دسمبر (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے ضلع بیجاپور میں بدھ کو ہونے والے شدید نکسلی مخالف کارروائی میں سیکورٹی فورسز کو بڑی کامیابی ملی ہے۔ تصادم کے مقام سے پولیس نے کل 12 نکسلیوں کی لاشیں برآمد کی ہیں جبکہ اس مڈبھیڑ میں ضلع ڈی آر جی کے تین جوان ہیڈ کانسٹیبل مونو عرف موہن بڑڈی، کانسٹیبل دکارو گونڈے اور جوان رمیش سوڑی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اس کے علاوہ دو دیگر جوان زخمی ہوئے ہیں جن کا علاج جاری ہے۔ شہید جوانوں کو جمعرات کی صبح 11 بجے بیجاپور کے گنگالور روڈ واقع پولیس لائن شہید واٹیکا احاطے میں پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ آخری سلامی دی گئی۔

بی این این کالج کا دیہی ترقی کا عملی تربیتی کیمپ کھارباؤ میں جوش وخروش کے ساتھ اختتام پذیر

بھیونڈی (شارف انصاری):- بی۔این۔این مہاودیالیہ کی آرٹس فیکلٹی کے دیہی ترقی شعبہ کی جانب سے کھارباؤ گرام پنچایت (تہ۔بھونڈی) میں ایک روزہ عملی تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ 3 دسمبر 2025 کو منعقد اس کیمپ میں فرسٹ، سیکنڈ اور تھرڈ ایئر کے طلبہ نے پرجوش انداز میں شرکت کی۔ اس کیمپ کا بنیادی مقصد طلبہ کو دیہی زندگی، مقامی مسائل، دستیاب سہولیات، معاشی سرگرمیوں اور گاؤں کی حقیقی صورتحال کا براہ راست تجربہ فراہم کرنا تھا۔ کھارباؤ گرام پنچایت کے سرپنچ مہندر دوارکا ناتھ پاٹل کے خصوصی تعاون کی بدولت یہ پروگرام کامیابی کے ساتھ مکمل ہوا۔ اس بار کیمپ کا مرکزی موضوع 'گاؤں سروے اور ہفتہ وار بازار' تھا۔ طلبہ نے گاؤں کی بنیادی سہولیات کا تفصیلی سروے کیا اور ہفتہ وار بازار کے معاشی ڈھانچے کا مطالعہ کرتے ہوئے دیہی تجارت کی مختلف سرگرمیوں کو قریب سے سمجھا۔ گرام پنچایت کے عہدے داروں نے طلبہ سے گفتگو کرتے ہوئے دیہی ترقی کی اہمیت، گاؤں کی مجموعی ترقی میں نوجوانوں کا کردار اور مقامی خود مختار اداروں کے نظام کار کے بارے میں رہنمائی کی۔ دیہی ترقی شعبہ کے سربراہ ڈاکٹر نینا دوجے جاڈھونے کیمپ کے کامیاب انعقاد پر سرپنچ اور گرام پنچایت انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے ایسے عملی تربیتی پروگرام انتہائی ضروری ہیں، اور مستقبل میں بھی اس طرح کی مزید سرگرمیوں کا انعقاد کیا جائے گا۔

3 دسمبر 2025 کو دیونگت ویئر فیر ایسوسی ایشن اور پراہار شکتی کے مشترکہ تعاون سے، اور پنویل میونسپل کارپوریشن کی جانب سے عالمی یوم معذورین کے موقع پر مختلف سماجی وفلاحی پروگرام منعقد کیے گئے۔ اس موقع پر صحت کیمپ، کھانے کی فراہمی، آنکھوں کا معائنہ کیمپ، معذوری سرٹیفکیٹ کیمپ، دیونگت لوک یوجنا معلوماتی مرکز اور خصوصی بلائنڈ آرکسٹرا پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں حاجی شانہواز خان نے خصوصی شرکت کی۔ یہ پروگرام کلمبولی، رائے گڑھ میں منعقد ہوا اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ دیونگت ویئر فیر ایسوسی ایشن اور پراہار شکتی کے اشتراک سے، پنویل میونسپل کارپوریشن کی جانب سے عالمی یوم معذورین کے موقع پر منعقدہ بلائنڈ آرکسٹرا نے حاضرین سے بھرپور داد وصول کی۔

نیو نیشنل اردو ہائی اسکول پر لگائے گئے بے بنیاد الزامات کی تردید

بھیونڈی: حالیہ دنوں میں ممبئی اردو نیوز میں ایک خبر شائع ہوئی جس میں نیو نیشنل ہائی اسکول پر متعدد الزامات عائد کیے گئے۔ یہ الزامات اسکول کے اسٹاف ممبر خان مطلب محبت کی جانب سے سامنے آئے ہیں۔ اسکول انتظامیہ نے ان الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے تفصیلی ردعمل جاری کیا ہے تا کہ عوام، والدین اور متعلقہ محکمے واقعات کی اصل صورت حال سے آگاہ رہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کے خان مطلب نے اسکول میں حاضر رہتے ہوئے اسکول کے کے اہم دستاویز بنا اطلاع کے اپنے قبضے میں لے کر انتظامیہ کو گمنام نام سے آر ٹی آئی سے ڈرانے کی کوشش کی۔

دھمکی دے کر اسکول سے نکال دینے کا دعویٰ

خان مطلب محبت نے دعویٰ کیا کہ اسکول نے انہیں دھمکی دے کر اسکول سے نکال دیا ہے۔ اسکول انتظامیہ کے مطابق یہ دعویٰ حقائق کے خلاف ہے۔ ریکارڈ کے مطابق وہ 16 جون 2025 سے مسلسل غیر حاضر ہیں اور اس عرصے میں انہوں نے کوئی اطلاع، درخواست یا میڈیکل سرٹیفکیٹ پیش نہیں کیا۔ انتظامیہ نے واضح کیا کہ کسی بھی قانوناً منضبط ادارے کی طرح اسکول حاضری کے اصول رکھتا ہے، جن پر عمل درآمد تمام ملازمین پر یکساں طور پر لازم ہے۔

بوگس اساتذہ کی تقرری کا الزام

متعلقہ شخص نے خبر میں یہ بھی دعویٰ کیا کہ ہائی اسکول نے پانچ بوگس اساتذہ کی بھرتی کی ہے۔ اسکول انتظامیہ نے اس الزام کو بھی بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہائی اسکول سیکشن میں حال ہی میں کسی بھی استاد کی تقرری عمل میں نہیں آئی۔ انتظامیہ کے مطابق اس حوالے سے تمام سرکاری ریکارڈ دستیاب ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ کوئی غیر قانونی یا جعلی بھرتی نہیں ہوئی۔

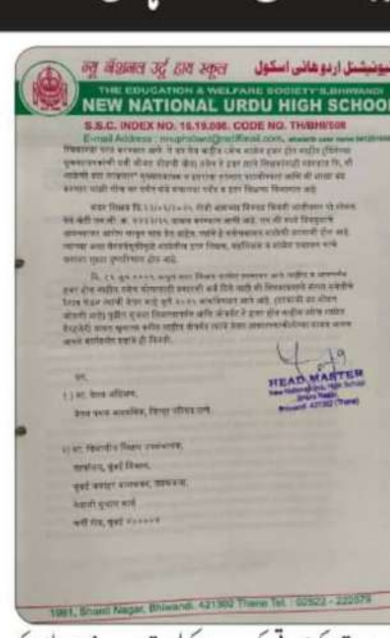

نیوہ نیشنل اردو ہائی اسکول

THE EDUCATION & WELFARE SOCIETY'S, BHIWANDI

NEW NATIONAL URDU HIGH SCHOOL

S.S.C. INDEX NO. 15.19.086. CODE NO. TH/BHI/508

HEAD MASTER

1961, Shanti Nagar, Bhiwandi. 421302 Thane Tel.: 02522 - 222079

جان بوجھ کر غیر حاضر دکھانے کا الزام

خان مطلب محبت نے کہا کہ اسکول انہیں جان بوجھ کر غیر حاضر دکھا رہا ہے۔ اسکول نے اس دعوے کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ وہ خود طویل عرصے سے بغیر اطلاع غیر حاضر ہیں۔ انتظامیہ کے مطابق ماضی میں بھی اُن کی غیر حاضری اور پھر بعد ازاں الزام تراشی کا یہی طرزِ عمل بارہا سامنے آتا رہا ہے۔ جبکہ انتظامیہ نے 16 جون 2025 سے بارہا اسکول آنے کے لئے ان کے گھر مکتوب روانہ کئے۔ مگر وہ مکتوب موصول نہیں کرتے۔

جان سے مارنے کی دھمکی کا دعویٰ

خبر میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ متعلقہ شخص کو اسکول انتظامیہ کی طرف سے جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ اسکول نے اس الزام کو انتہائی سنگین مگر مکمل طور پر بے بنیاد قرار دیا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا، نہ کوئی زبانی دھمکی دی گئی اور نہ ہی اس الزام کے حق میں کوئی ثبوت موجود ہے۔

اسکول نے مزید بتایا کہ اس کے برعکس خان مطلب محبت خود کئی جگہ یہ کہتے پائے گئے کہ وہ اسکول کو عدالت کے کٹہرے میں لے جانے کے لیے "کسی بھی حد" تک جانے کے لیے تیار ہیں۔ وہ اسکول کو تالا لگوا دیں گے۔ اسی پس منظر میں انہوں نے شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں اسکول کے خلاف ایک رپورٹ درج کرائی ہے، جسے انتظامیہ نے" جھوٹی اور گمراہ کن" قرار دیا ہے۔

مالی بحران اور ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش

خان مطلب محبت نے اپنی شکایت میں مالی مشکلات کا بھی ذکر کیا۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ ان کی اہلیہ اسی اسکول میں خدمات انجام دے رہی ہیں اور باقاعدہ سرکاری 100 فیصد تنخواہ پا رہی ہیں، لہٰذا مالی بحران کا دعویٰ زمینی حقائق سے مطابقت نہیں رکھتا۔

آر ٹی آئی درخواستوں کے ذریعے دباؤ ڈالنے کی کوشش

اسکول کا موقف ہے کہ متعلقہ شخص غیر حاضری کو چھپانے من مانی کرنے کے لیے مختلف گمنام ناموں سے متعدد آر ٹی آئی درخواستیں دائر کر رہا ہے، اور مقامی یوٹیوب نیوز چینل پر جھوٹی بیان بازی کر کے جن کا مقصد ادارے کو ہراساں کرنا اور انتظامی عمل میں خلل ڈالنا ہے۔ انتظامیہ نے اسے" منظم دباؤ کی کوشش" قرار دیا ہے۔

ماضی کا ریکارڈ اور انتظامیہ کا مؤقف

اسکول کے مطابق مذکورہ شخص کا ماضی کا ریکارڈ بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ جب بھی ان سے باز پرس کی گئی، وہ الزام تراشی پر اتر آئے۔ انتظامیہ نے کہا کہ ادارہ ایک تعلیمی ماحول رکھنے والا نظام ہے، جہاں نظم و ضبط برقرار رکھنا ناگزیر ہے۔ اسکول نے یقین دہانی کرائی کہ وہ تمام امور قانون کے مطابق اور مکمل شفافیت سے انجام دیتا ہے۔

نیو نیشنل ہائی اسکول نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ تمام الزامات نہ صرف بے بنیاد ہیں بلکہ ادارے کی شبیہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی ہیں۔ اسکول نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کے پاس تمام ضروری دستاویزات، حاضری ریکارڈ اور سرکاری کاغذات موجود ہیں جو اس کی جانب سے فراہم کردہ معلومات کی تصدیق کرتے ہیں۔ انتظامیہ نے یہ عزم بھی ظاہر کیا ہے کہ وہ تعلیم، شفافیت اور پیشہ ورانہ اصولوں پر مبنی اپنا سفر بدستور جاری رکھے گا۔

نیو نیشنل ہائی اسکول انتظامیہ

سلطانہ بانو حیدر علی لانجیکر کو یوم معذور پر بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کی جانب سے اعزاز

بھیونڈی (شارف انصاری):- گذشتہ دنوں عالمی

یوم معذور کے موقع پر بھیونڈی نظامپور میونسپل کارپوریشن میں شعبہ سماجی فلاح (سماج کلیان) کی جانب سے شہر میں معذور افراد کے ذریعے نمایاں کارکردگی انجام دینے پر چیندہ شخصیات کو اعزاز اے نوازا گیا۔ اس موقع پر پرہار کرانتی کاری سنستھا کی خاتون صدر محترمہ سلطانہ بانو حیدر علی لانجیکر کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے سماج کلیان کے محترم شیلیش ڈونڈے (معاون کمشنر) کے ہاتھوں اعزاز اے نوازا گیا۔ اس موقع پر شہر کی موقر شخصیات کی موجودگی نے تقریب کو رونق بخشی۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
تعمیر سیاست TAMIR - E - SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

بابری مسجد تاریخ کی ایک مظلوم ترین مسجد!!

سرفراز احمد ملی القاسمی، حیدرآباد
8801929100

بابری مسجد کی شہادت ایک ایسا اندوہناک واقعہ ہے جسے ہندوستانی مسلمان کبھی فراموش نہیں کرسکیں گے، اسکی شہادت کو ربع صدی سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا ہے، اس طویل اور صبر آزما عرصے میں مسلمان انتظار کررہے تھے کہ انہدام کے فوری بعد تعمیر جدید کا جو وعدہ مسلمانان ہند سے کیا گیا تھا وہ پورا ہوگا لیکن ایسا نہیں ہوا، جب یہ معاملہ عدالت میں گیا تب بھی مسلمانوں نے ملک کی عدلیہ پر مکمل یقین کا اظہار کیا، لیکن افسوس کہ ملک کی عدالت عظمیٰ تک نے مسلمانوں کو مایوس کردیا، شہادت بابری مسجد یقیناً مسلمانوں کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے، اور ایک ایسا زخم ہے جسکو بھولنا آسان نہیں ہے، اسلام کی ساڑھے چودہ سو سالہ تاریخ میں ایسے کئی واقعات ہیں جس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں جہاں بھی اسلام دشمن طاقتیں اقتدار پر قابض اور غالب ہوئیں وہ مساجد کو برباد کرنے اور مسلمانوں کا رشتہ مساجد سے ختم کرنے کی کوشش کی، جسکا سلسلہ آج تک جاری ہے، مسجد درحقیقت خدا کا وہ گھر ہے جو عبادت الٰہی کے بناء دیگر زمینوں سے انفرادی حکم رکھتی ہے، فقہاء کی تصریحات کے مطابق تحت الثریٰ سے لیکر اوپر آسمان تک مسجد، مسجد ہی کا حکم رکھتی ہے، امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک مسجد ویران اور منہدم ہوجانے کے بعد بھی تا قیام قیامت، مسجد ہی باقی رہتی ہے، اسلئے اس زمین کو مسجد کے سوا کسی اور کام میں لینا شرعا درست نہیں، مسجد کے معنی لغت میں سجدہ گاہ کے ہیں اور اصطلاح شریعت میں مسلمانوں کی عبادت گاہ پر اسکا اطلاق کیا جاتا ہے، بابری مسجد جسکو میر باقی نے 1528ء میں تعمیر کیا تھا، اسکا مقدمہ ہندوستان کی تاریخ کا طویل ترین مقدمہ ہے جس نے انصاف کے لئے تقریبا 70 سال کا وقت لے لیا لیکن اسکے باوجود اس مسجد کو انصاف نہ مل سکا، ملک کے معروف اور ممتاز عالم دین، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب رقم طراز ہیں کہ یہ کہنا شاید غلط نہ ہو کہ بابری مسجد ایسی مظلوم مسجد ہے جسے چار بار شہید کیا گیا، پہلی بار یکم فروری 1986ء میں، جب فیض آباد سیشن کورٹ نے مسجد کا تالا کھولنے کا حکم دیا، دوسری بار 6 دسمبر 1992ء میں، جب بابری مسجد کا ڈھانچہ دوپہر کی روشنی میں ظلماً منہدم کردیا گیا، تیسری بار 30 ستمبر 2010ء میں، جب الہ آباد ہائی کورٹ کا فیصلہ آیا اور فیصلہ کی بنیاد قانون کے بجائے آستھا کو بنایا گیا، چوتھی بار 9 نومبر 2019ء کو، سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ، یہ یقیناً ہمارے ملک کے انتظامی اور عدالتی نظام کے دامن پر ایک داغ ہے (بینارہ نور 22 نومبر) اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اسکی بنیادیں عدل وانصاف پر رکھی گئی ہیں، اسکی تعلیمات میں عدل وانصاف کا عنصر نمایاں نظر آئے گا، اور یہی بات فطرت کے عین مطابق ہے، یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اسلام میں عدل وانصاف کا معیار اہل اسلام کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ بلا لحاظ رنگ ونسل، قوم وملت سب کے لئے اسکے عادلانہ احکامات اور منصفانہ تعلیمات ہیں، اسی اسلام کی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ ہندوستان کا مسلمان، ملک کی عدلیہ کا حد درجہ احترام کرتا ہے، شریعت کی رو سے منہدمہ مسجد کے مقام پر مسجد کے علاوہ کسی چیز کی تعمیر جائز نہیں، مسجد کو غیر قانونی طور پر توڑنا، اور قانونی شکل میں اس پر مندر تعمیر کرنے کا فیصلہ شرعا ناممکن و محال ہے، اسکی کسی صورت میں کوئی گنجائش نہیں ہوسکتی، اسکے باوجود ہندوستان کے اکابر علماء نے تمام مکاتب فکر کی اتفاقی آراء سے واضح طور پر اعلان کیا کہ ہم ہندوستانی ہیں، ہندوستان کے آئین اور دستور پر ہمارا ایقان ہے، سپریم کورٹ کا موافق یا مخالف ہر فیصلہ قبول ہے، کیونکہ عدالت کا کام حقدار کو حق عطا کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، اختلافات ونزاعات کی صورت میں حقیقت تک پہونچنا اور حق دار کو اسکا حق عطا کرنا ہے، یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ شریعت میں مندر کو توڑنا اور اسکی زمین کو غصب کرکے اس پر کوئی مسجد بنانا حرام ہے، اور اگر کوئی مندر توڑ کر مسجد تعمیر کردے تو ایسی مسجد میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، بلکہ بعض فقہاء کے نزدیک نماز ہی درست نہیں ہوتی، شریعت کے اس واضح حکم کے بعد مسلمانوں کو ہندوستان کی عدلیہ پر یقین تھا کہ وہ حقائق ودلائل اور آثار وشواہد کی بنیاد پر اپنا تاریخی فیصلہ نافذ کرے گی، لیکن افسوس کہ 1949ء سے تا حال حکومت کے علانیہ اقدامات اور عدالتی فیصلہ جات سے یہی ظاہر ہوا کہ غیر مسلم ادعاجات کو قانونی طور پر مضبوط کرنے کی کوشش کی گئی، الہ آباد ہائی کورٹ میں حق ملکیت پر فیصلہ کے بجائے مصالحتی تجویز سے اسی وقت یہ ثابت ہوگیا تھا اور واضح اشارہ مل گیا تھا کہ سپریم کورٹ میں بھی فیصلہ مسلمانوں کے حق میں نہیں ہوگا، بال آخر وہی ہوا، سپریم کورٹ نے بھی حقائق وشواہد اور ثبوت ودلائل کو کنارے کردیا اور عقیدہ وآستھا کی بنیاد پر فیصلہ سنادیا، اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس فیصلے پر غیر مسلم عدلیہ کے ماہرین بھی انگشت بدنداں ہیں، اور وہ خود حیرت واستعجاب کے عالم میں ہیں کہ کس طرح معروضات و تخیلات کو قانون کی بنیاد بنادیا گیا، صرف مسلمانوں کو ہی اس فیصلے پر تکلیف نہیں ہے، بلکہ غیر مسلم ججس، وکلاء اور ماہرین قانون بھی بے چینی کا شکار ہیں اور انھیں ہندوستان کے مستقبل کی فکر لاحق ہوگئی ہے، فقیہ العصر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب لکھتے ہیں کہ بابری مسجد کی اراضی سینکڑوں سال سے مسلمانوں کے زیر قبضہ تھی، تو اب اس پر ہندو فریق کا دعویٰ کیسے قبول ہوسکتا ہے؟ جبکہ دستور ہند کے آرٹیکل 142 کے مطابق کسی جائداد پر 12 سال بعد قبضہ مخالفانہ کا استحقاق ہوجاتا ہے، اگر غاصبانہ قبضہ ہو تو اس سے قبل ہی دعوی کرنا چاہئے، سرکاری عہدے داران بھی اس مقدمہ کی دستاویزی تفصیلات کے مطابق ہمیشہ یہ تسلیم کرتے رہے کہ اس میں زور زبردستی سے مورتی رکھی گئی ہے، چنانچہ 22 / 23 دسمبر 1949ء کی درمیانی شب مسجد میں مورتی رکھنے کے واقعے کے متعلق ایک ہندو کانسٹیبل ماتو پرشاد نے تھانے میں رپورٹ درج کرائی جسکے آخری کلمات یہ ہیں ※ رام داس، رام شکل داس، سدرشن داس اور پچاس ساٹھ نامعلوم آدمی بلوا کرکے مسجد میں مداخلت کرتے ہوئے مورت رکھ کر مسجد کو ناپاک کیا، ملازمان مامورہ ڈیوٹی اور بہت سے آدمیوں نے اسے دیکھا اس سے چک مقدمہ تیار کی گئی جو صحیح ہے ※ (بینارہ نور 22 نومبر) مولانا مزید لکھتے ہیں کہ بابری مسجد تنازعہ کا اصل پس منظر یہ ہے کہ سب سے پہلے مندر گرا کر مسجد کی تعمیر کا شوشہ ایک انگریز سیاح جوزف ٹیفن ٹیلر نے چھوڑا، جسکی کتاب 1788ء میں شائع ہوئی، انھوں نے لکھا ہے کہ ※ بادشاہ اورنگ زیب نے رام کوٹ کہے جانے والے قلعہ کو مسمار کرکے اسکی جگہ ایک اسلامی معبد (مسجد) بنایا جس میں تین گنبد ہیں، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بابر نے ایسا کیا، سیاہ پتھر کے 14 ستون جو 5-5 فٹ کے ہیں اس قلعے کے اندر لگے ہوئے تھے، ان میں سے 12 اب مسجد کے تحتی حصہ میں لگے ہوئے ہیں، جو دالان کا دروازہ ہے، دو ستون کسی صوفی کے مزار میں لگے ہوئے ہیں، کہا جاتا ہے کہ یہ ستون یا اسکا ملبہ ہندوؤں کے راجہ ہنومان لنکا سے لیکر آئے تھے، بائیں طرف ایک چوکور چبوترہ ہے جو زمین سے پانچ پانچ انچ اونچا اور پانچ پانچ انچ لمبا اور چار انچ موٹا ہے جو مٹی سے بنایا اور چونے سے پوتا گیا ہے، ہندو اسے بیدی کہتے ہیں یعنی جنم بھومی، اسے جنم بھومی کہنے کا سبب یہ کہا جاتا ہے کہ یہیں پر وہ مکان تھا جس میں بیشن (بشن یعنی وشنو) نے رام کی شکل اختیار کی تھی دیکھئے بابری مسجد شہادت سے قبل اور شہادت کے بعد، بحوالہ (منصف بینارہ نور 22 نومبر) اوپر کی تحریر سے یہ تو واضح ہوگیا کہ بابری مسجد ایک زمانے سے نشانے پر تھی، اور وہ دشمنوں کو کھٹک رہی تھی، ایک لمبی پلاننگ اور سازش کے تحت اس مسجد پر غاصبانہ قبضہ کرنے کی مہم شروع کی گئی، جسکو بال آخر ہمارے ملک کی سپریم کورٹ نے آخری انجام تک پہونچادیا، اور اب بابری مسجد تاریخ کی ایک انتہائی مظلوم مسجد بن گئی، اس مسجد کو ملک کا مسلمان اور آنے والی نسلیں ضرور یاد رکھیں گی، بابری مسجد ہمارے دلوں میں تھی اور رہے گی، عدالت اگر اس پر سو بار بھی فیصلہ سنادے تب بھی وہ جگہ مسجد رہے گی انشاء اللہ یہ ہمارا ایمان ہے، جب جب 6 دسمبر آتا رہے گا ملک کے مسلمان یوم سیاہ، مناتے رہیں گے اور شہادت بابری مسجد کی یاد تازہ کرتے رہیں گے، 6 دسمبر کے موقع پر مسلمانوں کو کثرت سے دعاء واستغفار کا اہتمام کثرت سے کرنا چاہئے، زندہ قومیں وہ کہلاتی ہیں جو مصائب ومشکلات اور رنج وغم کے موقع پر اسکا اظہار بھی کریں اور اس حادثے سے سبق لیں، عبرت حاصل کریں، اور پوری قوت کے ساتھ مستقبل کے لئے ایک مضبوط اور منصوبہ بند لائحہ عمل تیار کریں، مسجدوں سے ہمارا رشتہ کیسے مضبوط ہو؟ ہمیں اسکی بھی فکر کرنی چاہیے، ملت اسلامیہ انشاء اللہ قیامت تک رہے گی اور ہمیں ہی غلبہ حاصل ہوگا، اور تاریخ نے بڑے بڑے ظلم کو دیکھا ہے ہر ایک ظلم کی شام ضرور ہوگی، لیکن بقول شخصے یہ بھی کہ صبح ایک زندہ حقیقت ہے یقیناً ہوگی۔

تحفظِ مساجد: چند معروضات وگزارشات

عبدالرشید طلحہ نعمانی

بابری مسجد کی شہادت، ہندوستان کی تاریخ کا نہایت الم ناک سانحہ تھا، جسے ملک کا کوئی مسلمان کبھی فراموش نہیں کرسکتا؛ مگر افسوس کہ طویل ترین عدالتی کارروائی اور مختلف مراحل کی گفت وشنید کے بعد بھی مضبوط دلائل وشواہد کے ہوتے ہوئے سپریم کورٹ کے آئینی بنچ کے ذریعہ جو فیصلہ سامنے آیا وہ خلاف توقع ہونے کے ساتھ ساتھ شہادت سے بڑا سانحہ اور ملک کی عدلیہ کے وقار پر سوالیہ نشان ثابت ہوا۔ پچھلے دو ڈھائی ماہ سے بابری مسجد کا عنوان سرخیوں میں ہے، دینی جماعتوں سے لے کر سیاسی حلقوں تک اسی کی صدائے بازگشت ہے، ہر کوئی اس سلسلہ میں فکر مند نظر آرہا ہے۔ مقررین وخطباء کے خطبات کا یہی موضوع ہے، قلم کاروں اور کالم نگاروں کی تحریرات کا یہی عنوان ہے، ارباب بصیرت کی ہر چھوٹی بڑی مجلس میں یہی بحث ونقاش ہے کہ آگے کیا ہوگا؟ مسجد کی بازیابی کے لیے اور کیا کیا جاسکتا ہے؟ قائدین ملت کا اگلا قدم کیا ہوسکتا ہے؟ وغیرہ بہ حیثیت مسلمان مذکورہ بالا مسئلے سے ہماری دل چسپی دینی غیرت اور ایمانی حرارت کا واضح ثبوت ہے؛ لیکن اس فیصلے کے بعد ہماری ساری فکریں، مجلس بازی اور زبانی جمع خرچ کے حوالے ہوجائے، یہ کسی طور مناسب نہیں۔ نیز اگر ہم اس حوالے سے مکمل طور پر مایوسی وقنوطی کا شکار ہوجائیں تو اس کا بھی صاف مطلب یہ ہے کہ دشمن اپنی سازش میں سو نہیں ایک سو ایک فیصد کامیاب ہے۔ حالات کے مد وجزر سے یقیناً پریشانی ہوتی ہے؛ لیکن یہ اتار چڑھاؤ تاریخ کا اہم حصہ ہے اور حامیانِ حق کی سرخروئی وکامیابی کا تصور مسائل و مشکلات اور مصائب و آلام کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے حالات سے گھبرانے اور مایوس ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں؛ بل کہ منظم حکمت عملی اختیار کرنے اور زمینی سطح پر محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ موقع کی مناسبت سے ضروری محسوس ہوا کہ تحفظ مساجد کے سلسلہ میں چند معروضات قارئین کی خدمت میں پیش کیے جائیں؛ تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ فقط مسجد بنادینا یا تعمیر وتزئین میں حصہ لے لینا حصول مقصد کے لیے کافی نہیں ہے؛ بل کہ اسے آباد رکھنے کی کوشش کرنا بھی لازم وضروری ہے۔ قرآن مجید میں حق تعالی شانہ فرماتے ہیں: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔ (التوبہ) یعنی مسجدیں آباد کرنا، ان کی تعمیر کرنا، ضروریات کا بندوبست کرنا، آبادکاری کی فکر کرنا، ان کی دیکھ بھال رکھنا، یہ سب ایمان کی علامتیں ہیں اور ایسے شخص کے لیے اللہ کی طرف سے ایمان کی گواہی ہے۔ 1: اس وقت مسلمانوں کی دین بیزاری اور غفلت شعاری کا یہ عالم ہے کہ پروردگار عالم سے تعلق کو استوار رکھنے، اس کی بارگاہ عالی میں جبین نیاز خم کرنے جیسی اہم ترین عبادت نماز بھی کاروبار، تجارت اور مختلف دنیوی مشاغل کی نذر ہوگئی، حالانکہ قرآن وحدیث میں اس کی غیر معمولی تاکید وارد ہوئی ہے، سرکار دو عالم ﷺ نے تو جان بوجھ کر نماز کے ترک کو کفر کے مرادف قرار دیا ہے۔ قوم مسلم کے لیے یہ بات کسی المیے سے کم نہیں کہ انہی کی کسل مندی ولاپرواہی کی وجہ سے آج محتاط اندازے کے مطابق ساٹھ تا ستر فیصد مساجد غیر آباد اور پندرہ تا بیس فیصد مساجد مقفل بند ہیں۔ بعض قریوں اور دیہاتوں کی حالت زار یہ ہے کہ ایک ہی شخص موذن ہے، وہی امام ہے اور وہی مصلی ومقتدی۔ آج کتنے ایسے مسلمان ہیں جو ہفتہ میں ایک مرتبہ صرف جمعہ کی سعادت حاصل کرنے مسجد جاتے ہیں اور پورا ہفتہ مطمئن بیٹھے رہتے ہیں۔ کتنے ایسے چہرے ہیں جو عیدوں اور جنازوں کے موقع پر نظر آتے ہیں اور پھر طویل مدت کے لیے غائب ہوجاتے ہیں۔ ایک طرف مساجد کی یہ قابل فکر صورت حال ہے اور دوسری طرف اہل خیر متمول حضرات کا یہ اصرار ہے کہ ہم صرف تعمیر مسجد کو کارِ خیر سمجھتے ہیں، ہمارے نزدیک سب سے بڑی نیکی مسجد بنانا ہے، خواہ وہ کسی اور مسجد کے پہلو میں بنائی جائے یا دور کسی ویرانے میں۔ نوٹ: واقعی ضرورت کے پیش نظر اُس جگہ مسجد بنانا کارِ ثواب ہے جہاں کوئی اور مسجد نہ ہو یا مسجد تو ہو؛ مگر آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہو۔ اشکال صرف اس بات پر ہے کہ بلا تحقیق کہیں بھی مسجد بنادی جائے اور اس کی آبادکاری کا خاطر خواہ انتظام نہ کیا جائے۔ یقیناً یہ چیز عنداللہ مواخذے سے خالی نہیں۔ موجودہ حالات میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ مستقل ایک تحریک بنا کر ویران مساجد کی بازآبادکاری کا سلسلہ شروع کیا جائے، مقامی مسلمانوں کو ترغیب وفہمائش کے ذریعہ اس جانب متوجہ کیا جائے، بالخصوص شہر کے کناروں پر واقع غیر آباد مسجدوں کی خبر گیری کی جائے، مقفل مسجدوں کی ضروری کارروائی کے بعد کشادگی عمل میں لائی جائے۔ اس سلسلہ میں زعماء قوم اور مسلم لیڈران آگے آئیں اور شہرت و ناموری کے بجائے نجاتِ اخروی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے اثر ورسوخ کا استعمال کریں۔ ان شاء اللہ اس کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے اور دشمنان اسلام کو اپنی سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ 2: تحفظ مساجد کے سلسلہ میں ایک اہم کام تو یہ ہوا۔ دوسرا ضروری کام یہ ہے کہ وہ مسجدیں جو پنج وقتہ نمازوں کے لیے پہلے سے آباد ہیں انہیں دن بھر دینی وملی سرگرمیوں (مکتب اطفال وبالغان، حلقہ درس قرآن و حدیث، امداد بیوگان ویتامی وغیرہ) سے معمور رکھنے کی پوری کوشش کی جائے؛ اس لیے کہ مسجد مسلمانوں کیلئے ایک محفوظ پناہ گاہ اور مضبوط حصار ہے۔ حدیث میں آتا ہے، جب آندھی چلتی تو حضور اکرم ﷺ فوراً مسجد تشریف لے جاتے تھے اور جب تک آندھی بند نہ ہوتی مسجد سے باہر تشریف نہ لاتے۔ مسجد میں آنے والے شخص سے اللہ تعالی اسی طرح خوش ہوتے ہیں جیسے ایک گم شدہ شخص واپس اپنے گھر لوٹ آئے۔ مسجد جانے والے اللہ کی ضمان وامان میں آجاتے ہیں۔ نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے: جو شخص مسجد کی طرف جائے گا اس کا ذمہ دار اللہ تعالی ہے اگر اسے موت آئے گی تو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کردیں گے ورنہ وہ اجر وثواب اور عبادت کے فوائد لے کر لوٹ آئے گا۔ (ابو داؤد) ایک اور روایت میں ہے کہ جو لوگ کثرت سے مسجد میں جمع رہتے ہیں وہ مسجد کے کھونٹے ہیں، فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں اگر وہ بیمار ہوجائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ کسی کام کو جائیں تو فرشتے ان کی اعانت کرتے ہیں۔ (مستدرک حاکم) تعلیم وتربیت اور اصلاح معاشرہ میں مساجد کے روشن کردار کو اجاگر کرتے ہوئے مولانا نثار احمد حصیر القاسمی لکھتے ہیں: پہلے باضابطہ مدارس نہیں تھے، یہی مسجدیں درسگاہوں کے طور پر بھی استعمال ہوتی تھیں اور اب بھی ہورہی ہیں۔ علماء مختلف مساجد کے اندر جگہ کا انتخاب کرتے اور حلقہ درس لگایا کرتے تھے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ایک زمانہ میں بغداد، قاہرہ، قیروان، قرطبہ، دمشق، موصل اور دوسرے اسلامی ملکوں کے مختلف شہروں کی مسجدیں تعلیم وتعلم اور علم ومعرفت کے گہوارے بنتے گئے، جہاں 24 گھنٹے تعلیم وتعلم اور بحث وتحقیق کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ پوری اسلامی تاریخ پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ علم ومعرفت اور تہذیب وثقافت کو پھیلانے اور عام کرنے میں مساجد ہی کا اہم کردار رہا ہے اور جب تک مساجد کو مرکزیت حاصل رہی اسلام کے پھیلاؤ میں اضافہ ہوا اور جب تک مسلمان مساجد سے جڑے رہے ان کا بول بالا اور دبدبہ رہا ہے۔ مساجد جس طرح علم ومعرفت اور بحث وتحقیق کے مراکز رہے ہیں، اسی طرح یہاں حلم وبردبار، نرمی ورواداری اور اُخوت وبھائی چارگی سکھائی جاتی اور شدت پسندی وسختی سے محفوظ رہنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد نبویؐ کے صحن کے ایک گوشہ میں پیشاب کردیا۔ (جاری۔۔۔)

6 دسمبر یہی وقت ہے آگے بڑھو خدا کے لیے!

شہاب مرزا، 9595024421

اس دنیا میں ایسے واقعات آنکھوں کے سامنے آتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر دل کانپ اٹھتا ہے کچھ واقعات پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں ایسا ہی ایک واقعہ 6 ستمبر 1992 کو بابری مسجد کی شہادت ہندوستان کے مسلمانوں کے سینوں میں خنجر کی طرح پیوست کردیا گیا اور اب جو فیصلہ عدالت عظمیٰ نے صادر کیا یہ دوسرا خنجر مسلمانوں کے سینے میں اس طرح دھکیل دیا گیا جیسے مسلمانوں کی دل آزاری نہیں ہوتی مسلمان پتھر کے بنے ہوئے ہیں اس متنازعہ معاملے میں ملک کی عدالت عظمیٰ نے 9 نومبر کو اپنا فیصلہ سنایا فیصلہ سنائے جانے کے بعد یہ پہلا 6 دسمبر ہے جسے ہم یوم سیاہ کے طور پر مناتے ہیں بابری مسجد کو شہید ہوئے 27 سال کا عرصہ گزرا حکومتیں بدلی، فرقہ پرستوں کے تیور بدلے، لیکن کچھ نہیں بدلا تو مسلمانوں کا موقف کہ عدالت کا جو بھی فیصلہ ہوگا وہ ہمیں منظور ہوگا سپریم کورٹ نے اپنا فیصلہ سنا دیا کہ یہ فیصلہ عقیدے کی بنیاد پر نہیں دیا گیا ہے مسلمانوں نے بھی پہلے ہی دن سے ملک کی عدلیہ پر غیر متزلزل یقین کا اظہار کیا تھا اس سے بھی مسلمانوں کو امید تھی کہ فیصلہ ثبوتوں کی روشنی میں سنایا جائے گا لیکن ملک کی عدالت عظمیٰ نے جو فیصلہ سنایا وہ ملک کی اکثریت کو تو خوش کر سکتا ہے لیکن اسے مبنی بر انصاف نہیں کہا جاسکتا جب بابری مسجد کی حقیقت کو تسلیم کیا گیا تو ثبوتوں کی روشنی میں ملکیت کا دعویٰ کرنے والوں کو بھی تسلیم کیا جانا چاہئے تھا لیکن افسوس ایسا نہیں ہوسکا عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے بعد مسلم پرسنل لا بورڈ نے پانچ ایکڑ زمین کی خیرات ٹھکرادی اور ریویو پٹیشن دائر کرنے کا اعلان کیا اور کہا کہ یہ عجیب وغریب فیصلہ ہے کیونکہ عدالت اپنی ہی تحقیقات کی بنیاد پر منصفانہ فیصلہ دینے میں ناکام رہی جمعیت علماء ہند (ارشد مدنی) نے کہا کی عدالت عظمیٰ کے حالیہ فیصلے سے مسلمانوں کے ماتھے پر لگا داغ دھل گیا کہ مسلمانوں نے بابری مسجد کی تعمیر رام مندر توڑ کر کی تھی محکمہ آثار قدیمہ کی رپورٹ نے کردیا کہ مسجد کی تعمیر مندر توڑ کر نہیں کی الہ آباد ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے بھی تسلیم کیا کہ 1949 میں بابری مسجد مورتیاں رکھنے کا عمل غیر قانونی تھا اس دن تک وہاں نماز کا سلسلہ جاری تھا اور پھر 6 دسمبر 1992 کو شر پسندوں کے ذریعے مسجد کو شہید کیا جانا بھی غیر قانونی عمل تھا سپریم کورٹ نے اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ مسلمانوں کے ثبوت 1857 کے بس 1949 تک بابری مسجد میں نماز پڑھنے کا ہے تقریبا یہ 90 سال ہوتے ہیں تو اگر 90 سال تک ہم نے اگر کسی مسجد میں نماز پڑھی ہے تو اس مسجد کی زمین کو ہمیں نہ دیگر مندر کو دینے کا کیا مطلب ہے یہ چیز ہماری سمجھ سے پرے ہیں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم ماہر قانون نے بھی اس فیصلے سے اتفاق نہیں کیا سپریم کورٹ سے 2012 میں سبکدوش ہوئے جسٹس گنگولی نے کہا کہ اگر بابری مسجد شہید نہیں ہوتی اور ہندو سپریم کورٹ سے رجوع ہوتے اور کہتے کے رام کا جنم استھان مسجد کے اندر ہے تو کیا عدالت مسجد کو شہید کرنے کا حکم دیتی؟ عدالت ایسا نہیں کرتی تو پھر عدالت نے ایسا فیصلہ کیوں دیا؟ ان جیسے سوالات عدالت کے سامنے دوبارہ پیش کرنے کے لئے نظر ثانی کی درخواست عدالت میں داخل کرنا ضروری ہے پانچ رکنی آئینی بینچ نے اپنے فیصلے میں مورتی کو فریق نہیں قبول کیا اسکے باوجود فیصلہ ہندوؤں کے حق میں دے دیا گیا جو نا قابل فہم ہے عدالت عظمیٰ کے فیصلے نے سبھی کو ذہنی کرب میں مبتلا کردیا ہے مسلم پرسنل لاء بورڈ اس کیس میں پوری دیانتداری سے کام کررہا ہے اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد بابری مسجد کے تعلق سے مسلمانوں کا موقف کیا ہونا چاہیے؟ مسلم پرسنل لا بورڈ ہمارا سب سے معتمد پلیٹ فارم ہے اسلامی قوانین وتعلیمات کی حفاظت کا اول دن سے اس نے تہیہ کیا ہے ہمیں بس انکے فیصلے کا احترام کرنا ہے مگر عام مسلمانوں کا بابری مسجد کے تعلق سے کیا موقف ہے اب تک جو ہوا اس سے آگے بڑھ کر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اس پر غور کرنا ضروری ہے کیونکہ 6 دسمبر کا تاریک دن ہم تا قیامت نہیں بھول سکتے جو بھولنا چاہتے وہ بے حس ہے بابری مسجد کا معاملہ ملک کی سالمیت سے جڑا ہے عدالت عظمیٰ کے فیصلے سے ہمیں ناامید نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اصل فیصلے کرنے کے اختیارات رب کائنات کے ہیں اور کسی قوم میں مایوسی کا دارانہ خطرناک عمل ہے یہ عمل قوت فکر و عمل کو فنا کردیتا ہے اس لیے مسلمانوں کو مایوسی سے بچنا ہوگا اور آنے والی نسلوں کو بتانا بھی وقت کی ضرورت ہے کہ تا قیامت بابری مسجد سے غافل نہیں ہونا یہ ہماری ملکیت تھی ہے اور رہے گی۔ افسوس کہ ہم نے بابری مسجد کے مجرموں کی فہرست بنالی لیکن ان کے گناہ لکھنا بھول گئے بابری مسجد کی شہادت سے ہم بھی غافل نہ ہو بلکہ ہماری آنے والی نسلوں کو بھی غافل نہ ہونے بہر کیف میری نظر میں مسلمان ایک تنظیمی ڈھانچے اور حکمت عملی کے بحران سے دو چار ہے ہر سال چھ دسمبر کو ہم بابری مسجد شہادت کا احتجاج کرتے ہیں اصل میں ہم مسلکی ملی اور سیاسی طور پر منتشر ہوکر گئے ہیں سب اپنے اپنے طور پر ملا جلا بناتے ہیں اور اپنے گھر نزدیک کردیتے ہیں موجودہ حالات میں ہونا یہ چاہیے کہ ملت کے نام پر اتحاد کرنا اور متحد ہونا ضروری ہے اور منزل تک پہنچنا ہوگا ہمارے پاس کوئی حکمت عملی یا پلان نہیں ہے وقت کی ضرورت ہے جس طرح مسلم پرسنل لا کے موقف پر سبھی مسلمانوں نے لبیک کہا ویسے ہی ایک پلیٹ فارم سے ہم بابری مسجد کی شہادت کے لیے لبیک کہے اور چھ دسمبر کو منظم طریقے سے احتجاج کریں الگ الگ تنظیموں اور گروپوں میں بٹنے سے ہمارے تعداد کم ہوتی ہے اس لئے منظم لائحہ عمل کی ضرورت ہے مسلمانان ہند اپنی صد سالہ تاریخ کے سب سے آزمائش کن دور سے گزر رہے ہے اس لیے اب ہم اپنی زندہ اور بیدار ہونے کا احساس دلانا ہوگا اور ہمارے جائز مسائل کی یکسوئی حق کے حصول کیلئے سڑکوں پر تعداد بتانی ہوگی تاکہ دنیا کو پیغام جائے کہ ہم اپنے مسائل کو لیکر متحد ہے۔ اسی کے ساتھ ہی ہمیں بحیثیت قوم اپنا اجتماعی محاسبہ کرنا ہوگا ذاتی مسلکی نظریاتی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ایک امت بنکر سوچنا ہوگا اللہ کے گھر کو آباد کرنا ہوگا اپنے گناہوں سے توبہ کرنی ہوگی اور خالق کائنات سے تمام امیدیں وابستہ کرنی ہوگی مایوسی اور بے بسی کے بجائے مناسب حکمت عملی کے ذریعے ہی انصاف کی حصول کو یقینی بنایا جاسکتا ہے عدالت عظمیٰ نے عدل کی تاریخ میں کالا حرفوں سے جو کچھ تحریر کیا ہے اسے ہر وقت رہتے دھویا نہیں گیا تو نفرت کی خلیج ملک کی سالمیت کیلئے خطرہ بن جائیگی

یہی وقت ہے آگے بڑھو خدا کے لیے
کھڑے رہو گے کہاں تک تماش بینوں میں

یہ تو نے ہند کی حرمت کے آئینے کو توڑا ہے::: خبر بھی ہے تجھے مسجد کا گنبد توڑنے والے

تحریر: سید فاروق احمد 9823913213

محترم قارئین کرام: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔۔۔

یہ تو نے ہند کی حرمت کے آئینے کو توڑا ہے
خبر بھی ہے تجھے مسجد کا گنبد توڑنے والے
ہمارے دل کو توڑا ہے امارت کو نہیں توڑا
خباثت کی بھی حد ہوتی ہے حد توڑنے والے

6 دسمبر ہر سال آتا ہے اور ہماری بے حسی اور تعصب سے بھرے ماحول میں ہمیں بابری مسجد کی شہادت کے المناک واقعہ کے ساتھ ہندوستان میں بڑھتی ہوئی فرقہ پرستی اور فاشزم اور حکومت کی مشنری میں محدود پیمانے پر سہی لیکن ہر سطح (وزراء سے لے کر ایک پولیس کانسٹیبل تک) پر پائے جانے والے تعصب اور مسلم دشمنی سے صرف مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ پوری قوم اور ملک کو لاحق خطرات سے آگاہ کرتا ہے گو کہ بابری مسجد کی شہادت کے کلیدی مجرم نرسمہا راؤ جیسا فرقہ پرست، مسلم دشمن اور نااہل شخص نہ وزیراعظم بنا ہے اور نہ ہی بن سکے گا۔ سیکولرازم کا دم بھرنے والی تمام جماعتوں کانگریس اور سنگھ پریوار دونوں ہی بابری مسجد کی شہادت کے جرم میں برابر کی شریک ہیں۔ مجھے آپ سے یہ تمام باتیں کرکے گڑے مردے اکھاڑنا، یا زخموں کو ہرا کرنا نہیں ہے بلکہ ماضی سے سبق لینے کیلئے بابری مسجد جیسے سانحہ کا ذکر اور اپنے آپ کی اصلاح کرنا ہے۔ بابری مسجد کو کس نے اور کب ڈھایا یہ تو آپ کو اچھی طرح پتہ ہے لیکن کیا آپ نے کبھی یہ سوچنے کی کوشش کی کہ آخر بابری مسجد کو کیوں ڈھایا گیا، پاکستان کی لال مسجد پر کیوں حملہ کیا گیا، حیدرآباد کی مکہ مسجد پر بم حملے کروائے گئے۔۔۔؟؟ آخر کیا وجہ ہے اس کے پیچھے۔۔۔ میرا ناقص علم جہاں تک کہتا ہے مجھے ایسا لگتا ہے کہ اسرائیل مسجد اقصیٰ کو ڈھانے سے قبل پوری دنیا کے چندہ اور خاص مساجد کو شہید یا نقصان پہنچا کر یہ جاننے کی کوشش میں لگا ہوا ہے کہ جب وہ مسجد اقصیٰ پر حملہ کریں گے تو اس کا ردعمل Reaction کیا ظاہر ہوتا ہے۔
دراصل مسلم ممالک اسرائیل کی سرپرستی کرنے والے امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کو تاوان ادا کرتے رہے مگر اسرائیل سے متعلق ان کی پالیسیوں میں تبدیلی لانے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ اسرائیل کے خلاف سخت موقف اختیار کرنے والے ممالک میں انتشار پیدا کردیا گیا اور جنہوں نے امریکہ اور اسرائیل کے خلاف پوری جرأت کے ساتھ اپنے موقف کا اظہار کیا تھا ان قائدین کو کسی نہ کسی بہانے سے یا تو صفِ ہستی سے مٹا دیا گیا یا پھر ملک چھوڑنے پر مجبور کردیا گیا۔ اسرائیل کے خلاف آواز اٹھانے والے صحافیوں، انسانی حقوق کے علمبرداروں کو نشانہ بنایا گیا اور ان کا جینا حرام کردیا گیا۔ اس طرح سے حق کی آواز کو دبانے کی کوششیں جاری ہے۔ عالم اسلام اسرائیل کو قبلہ اول کی بے حرمتی، تقدس کی پامالی اُسے شہید کرنے کی کسی بھی کوشش کے خلاف خبردار کرتا رہا اور اسرائیل عالم اسلام کے کٹ پتلی سربراہوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنی مشن کی تکمیل میں لگا ہوا ہے جو خبریں مختلف ذرائع اور وسائل سے افشاء ہورہی ہیں اس کے مطابق مسجد اقصیٰ کی بنیادوں کو

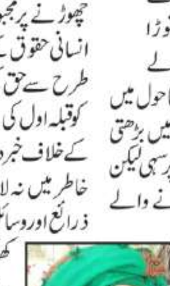

کھوکھلا کیا جاچکا ہے اُس میں ایسے کیمیاء مادے کو استعمال کیا جارہا ہے جس سے یہ بوسیدہ اور شکستہ ہونے لگی ہیں اب ایک مصنوعی زلزلہ کے ذریعہ قبلہ اول کو شہید کرنے کی سازش پر بس عمل کیا جانا باقی ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ امریکہ اور اسرائیل ان دنوں ہارپ ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے مصنوعی زلزلے، مصنوعی سونامی، مصنوعی خشک سالی کے کامیاب تجربے کرچکے ہیں۔ جاپان میں مصنوعی سونامی اور زلزلوں کے ذریعہ نیوکلیئر ریاکٹرس کو ناکارہ کردیا گیا۔ مسجد اقصیٰ کی شہادت پر عالم اسلام کا ردعمل کیا ہوگا یہ جاننے کے لئے موساد نے اسلام دشمن طاقتوں اور تنظیموں کے اشتراک اور تعاون سے بابری مسجد کو شہید کیا جسے کہا جاتا ہے کہ یہ دراصل قبلہ اول کی شہادت کا ریہرسل ہے۔ اسرائیل امریکہ اور ہندوستان میں موجود ان کی الہ کار اسلام دشمن تنظیمیں حکومتوں، سرکاری اداروں، انٹلی جنس، پولیس میں ان کے ہم خیال افراد نے بابری مسجد کی شہادت کے ساتھ مسلمانوں کے ردِعمل کو روکنے اور ان کی طاقت کو منتشر کرنے کا غیر معمولی مظاہرہ کیا۔ بابری مسجد کی شہادت پر ہر مسلمان غم وغصہ سے اپنے آپے سے باہر ہوچکا تھا اگر وہ اپنے غصہ کا اظہار کرتا تو شاید ہندوستان کی تاریخ مکمل طور پر بدل جاتی مگر منصوبہ بند طریقہ سے شہادت کے فوری بعد میڈیا کو استعمال کرتے ہوئے سب سے پہلے مسلمانوں کو مسلم قیادت سے بدظن کیا گیا۔ مسلمانوں کے سرکردہ قائدین کو ملت کے سوداگر قرار دیتے ہوئے عام مسلمانوں کی نظروں سے گرادیا گیا جس کی وجہ سے کروڑوں مسلمان جو اللہ کے گھر کی شہادت کا منہ توڑ جواب دے سکتے تھے وہ بکھر گئے، ان کا جوش اور ولولہ، مایوسی اور بے بسی میں بدل گیا۔ بابری مسجد شاید شہید نہیں ہوتی اگر چند بدبخت اپنے سیاسی مقاصد کے لئے اس کا استحصال نہ کرتے۔ ۲۲ برس ہوگئے اس سانحہ کو ہر بار ۶ ردسمبر کو ہم میں سے کچھ غیرت منداور ایمان کے آخری درجے میں اپنے غم کو بڑے ہی اہتمام کے ساتھ کالے کپڑے پہن کر اور کالے فتیہ لگا کر بابری مسجد کا غم مناتے ہیں کچھ تنظیمیں اور پارٹیاں جلسے اور جلوس کو لے کر دھرنے دیتی ہیں اور میمورنڈم کے ذریعہ اپنی بات کو حکومت ہند تک پہنچاتے ہیں۔ اور آج ہم اس شہادت کی ۲۲ ویں برسی منائیں گے مگر کچھ حاصل نہیں ہوگا حکومت پر جوں تک نہیں رینگے گی۔ فرقہ پرستی اور تعصب پسندی ہندوستان ہی نہیں پوری دنیا میں اپنے عروج پر ہے۔ ہم اتنے سارے ہو کر بھی پچھلے ۲۰ رسالوں سے ایک مسجد کو دوبارہ اس کے مقام پر کھڑا نہیں کرسکے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ہم ہمارے جائز اور حق والے مسائل کو حل نہیں کروا پارہے ہیں کیو ں ہمارا حق ہمیں نہیں ملتا ہے آخر کیوں پوری دنیا میں ہمیں گیہوں میں موجود کیڑوں کی طرح مسل کر رکھ دیا جارہا ہے۔

۔۔ افسوس ہے ایسی زندگی پر۔۔۔۔۔افسوس۔۔۔ صد افسوس۔۔۔۔ آیئے پیارے قارئین کرام مکمل ہی نہ سہی مگر کچھ غور کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ایسا کیوں ہورہا ہے؟ آپ ذرا غور کریں کہ آج کے مسلمانوں کی اکثریت وہ ہیں جو رمضان کے مہینے میں پورے کے پورے اسلام میں داخل ہوجاتے ہیں۔ وہ روزے رکھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں اور اعتکاف میں بھی بیٹھتے ہیں۔ زکوۃ بھی رمضان کے مہینے میں دیتے ہیں۔ صاحب ثروت لوگ رمضان میں عمرہ بھی کرتے ہیں۔ مگر جو نہی عید کا چاند نظر آتا ہے مسجدیں ویران ہوجاتی ہیں اور یہ مسلمان دنیاوی خرافات میں مگن ہوجاتے ہیں۔ آج کے مسلمان بہت سہل پسند ہوچکے ہیں۔ انہوں نے گناہ معاف کروانے اور جنت میں داخل ہونے کے ایسے آسان راستے تلاش کرلیے ہیں کہ اب انہیں مشقت کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ مسلمان دھوکہ دیتے ہیں، زنا کرتے ہیں، زمینوں پر قبضہ کرتے ہیں، صرف جمعہ یا عید کی نماز پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں خدا غفور الرحیم ہے وہ انہیں بخش دے گا۔ کوئی مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھ کر سمجھتا ہے کہ گناہوں سے پاک ہوگیا، کوئی خانہ کعبہ کے پرنالہ کے نیچے سے گزر کر سمجھتا ہے اس کے گناہ دھل گئے، کہ اس کو خدا نے معاف کردیا، کوئی خواجہ غریب نواز کے دربار میں حاضری دے کر سمجھتا ہے اس کی ساری خطائیں بخش دی گئیں۔ اسلام کا اصول تو یہ ہے کہ اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے جو دوبارہ گناہ نہیں کرے گا۔ مگر مسلمانوں کی اکثریت اس اصول سے آنکھیں چرائے پھرتی ہے اور سمجھتی ہے کہ خدا کیساتھ مکر کیا جاسکتا ہے۔ ایسے مسلمانوں کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ خدا قرآن میں فرماتا ہے کہ جو اس کیساتھ مکر کرتا ہے وہ اس کیساتھ مکر کرتا ہے۔ یعنی جتنا چاہے چکر چلالو خدا کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ وہی بخشا جائے گا جو دل سے توبہ کرے گا اور آئندہ گناہ نہیں کرے گا۔

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہٰ الا اللہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

اس نفسا نفسی کے دور میں "اسلام" آج اپنوں کے بیچ اجنبی بن گیا ہے۔ جس دین کو ساری دنیا کے لوگوں تک پہنچانے کی ذمہ داری ہمیں دی گئی تھی، آج ہم ہی اُس دین سے اجنبی بن گئے ہیں۔ ہر مسلمان پر دین کا اتنا علم سیکھنا لازمی ہے کہ وہ جان سکے کے اُس کے لئے کیا حرام ہے اور کیا حلال۔ صحیح راستہ کیا ہے اور غلط راستہ کیا؟ رب العزت کا خوف دل میں ہوتو ہر بندہ سدھر سکتا ہے، راہِ راست پر آسکتا ہے، ہم نماز سے دور ہوتے جارہے ہیں، مسجدیں ویران ہیں، سینما ہال آباد، درس وتبلیغ میں لوگ ناپید مگر موسیقی کے پروگراموں میں ہجوم۔ ایسی اور بہت ساری وجوہات ہیں جو ہمیں دین سے دور کررہے ہیں۔
آنجہانی بال ٹھاکرے نے مرنے سے چند سال پہلے اپنے روزنامہ سامنا کے سرورق پر ایک چوکھٹے میں دہلی کی جامع مسجد کی تصویر شائع کی جس میں بہت سارے نمازی سجدہ ریز تھے جس کے نیچے لکھا تھا "اگر ہندوستان کا مسلمان اس طرح مسجد کو روزانہ پانچ وقت آکر حاضری دے گا اور نماز پڑھے گا تو وہ دن دور نہیں جب پورے ہندوستان پر ہی نہیں دنیا پر ان کا قبضہ ہوگا۔" ایک مردود اسلام دشمن نے اس طرح کے جملے کہہ کر ہمارا سر شرم سے جھکا دیا ہے مگر ہم بے غیرت اور بے شرم مسلمانوں کو ذرا سی بھی شرم اور جھجک نہیں کہ وہ کیا کہنا چاہتا تھا اور ہم کیا کررہے ہیں۔ روزانہ ویران مسجدیں، سسکتے وضوخانے، خالی خالی صفیں، اللہ سے پوچھ رہی ہیں! رمضان ختم ہوگیا ہے؟ یا مسلمان۔۔۔۔۔۔؟
کبھی ذرا فجر میں ہمارے شہر کی کچھ مسجدوں کا حال دیکھیں ایسا لگتا ہے امام صاحب، موذن صاحب کے علاوہ کچھ ضعیف حضرات نے فجر کی نماز پڑھنے کا ٹھیکا لے رکھا ہے۔ اور دوسری نمازوں کا حال بھی کچھ اچھا نہیں ہے شرما شرمی میں ایک دوسرے کو دیکھ کر دنیا والوں کی نظر میں عزت کی خاطر کچھ کچھ نمازوں میں حاضر ہوجاتے ہیں۔ بابری مسجد شہید ہونے کے پس منظر میں ایودھیا کے کچھ حضرات کا کہنا تھا کہ مسجد کئی سالوں سے خالی پڑی ہوئی تھی کوئی نماز کے لئے نہیں آتا تھا بس ایک حضرت تھے جو روزآنہ اپنی پنج وقتہ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔ وہ تمام حضرات کا کہنا تھا کہ اگر ہندوستان کی دوسری مسجدوں کو نمازوں سے آباد نہیں کیا گیا تو وہ دن دور نہیں کہ غیر دوسری مسجدوں کا بھی یہی حال کریں گے۔" میرے ایک عزیز پنجاب کو سیر سپاٹے کی غرض سے گئے تھے انہوں نے وہاں دیکھا کہ کچھ مسجدیں نہیں بلکہ بہت ساری مسجدیں ایسی ویران پڑی ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے ان مسجدوں میں گائے بیل اور گھوڑے باندھے جاتے ہیں۔ جنھیں اصطبل بنادیا گیا ہے۔۔۔۔۔ خیر۔۔۔۔ بولا چالا معاف کرا۔۔۔۔ رے بھئی۔۔۔ کیا کریں یار غصہ آہی جاتا ہے ہمارا یہ حال ہے کہ ہم دوسروں پر بہت جلد انگلیاں اٹھا دیتے ہیں مگر اپنے آپ پر اور اپنی غلطیوں پر کبھی نظر ثانی نہیں کرتے۔ مگر جب بات سمجھ میں آتی ہے تو پتا لگتا ہے کہ یہ سب ہمارا ہی کرا۔۔ کرایا ہے۔ ارے اللہ کے بندوں اپنی اہمیت کو سمجھو۔ ایمان والا جب تک زمین پر ہے دنیا قائم ہے ورنہ نظام درہم برہم کرنے میں اللہ کو کچھ دیر نہیں لگے گی۔۔۔۔۔ منالو اپنے مالک کو۔۔۔۔۔ اللہ ہمارے قصوروں کو معاف فرمائے۔ ہماری لغزشوں کو درگذر فرمائے۔ نمازوں کی پابندی کرنے اور اللہ کو راضی کرنے والے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بابری مسجد کو پھر سے اسی مقام پر آباد کرے۔ پھر ملیں گے انشا اللہ۔۔۔ زندگی باقی تو بات باقی۔۔۔۔ فی امان اللہ۔۔۔۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔۔۔

تھے تو وہ آبا ہی تمہارے مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے منتظر فردا ہو

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

بابری مسجد تعمیر سے شہادت تک

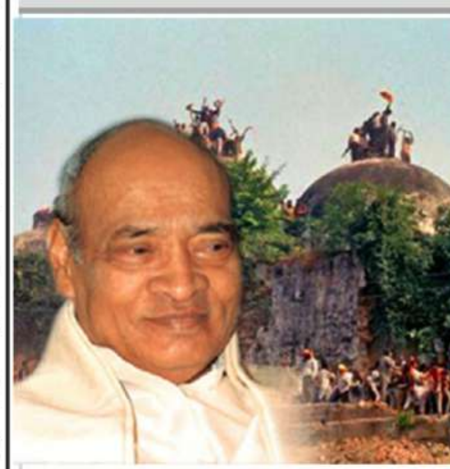

مسجد کی شہادت سے قبل نرسمہا راؤ سارے ملک کو دھوکہ دیتے رہے کہ مسئلہ حل کرلیا جائے گا، سپریم کورٹ میں مسجد کی برقراری اور نقصان نہ پہنچانے کا حلف نامہ نرسمہا راؤ نے اپنے دوست کلیان سنگھ سے داخل کروایا اور جس وقت مسجد شہید کی جارہی تھی نرسمہا راؤ سوتے رہے کارسیوکوں کو من مانی کرنے کی کھلی چھوٹ حاصل تھی پولیس اور نیم فوجی دستوں کو مداخلت سے روک دیا گیا اور مسجد شہید کردی گئی۔ اسکی جگہ عارضی مندر کی تعمیر تک نرسمہا راؤ کی مجرمانہ بے عملی برقرار رہی اس لئے بابری مسجد کی شہادت کا کلیدی مجرم نرسمہا راؤ کو کہا جاتا ہے۔

رشید انصاری:

6 دسمبر ہر سال آتا ہے اور ہمیں بابری مسجد کی شہادت کے المناک واقعہ کے ساتھ ہندوستان میں بڑھتی ہوئی فرقہ پرستی اور فاشزم اور حکومت کی مشنری میں محدود پیمانے پر سہی لیکن ہر سطح (وزراء سے لے کر ایک پولیس کانسٹبل تک) پر پائے جانے والے تعصب اور مسلم دشمنی سے صرف مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ پوری قوم اور ملک کو لاحق خطرات سے آگاہ کرتا ہے گو کہ بابری مسجد کی شہادت کے کلیدی مجرم نرسمہا راؤ جیسا فرقہ پرست، مسلم دشمن اور نااہل شخص نہ وزیراعظم بنا ہے اور نہ ہی بن سکے گا۔ سیکولرازم کا دم بھرنے والی تمام جماعتوں کانگریس اور سنگھ پریوار دونوں ہی بابری مسجد کی شہادت کے جرم میں برابر کی شریک ہیں۔ یہ گڑے مردے اکھاڑنا، یا زخموں کو ہرا کرنا نہیں ہے بلکہ ماضی سے سبق لینے کیلئے بابری مسجد کے ماضی کا ذکر انگریزوں، کانگریس اور سنگھ پریوار کے حوالے سے اختصار کے ساتھ پیش ہے۔

شہنشاہ بابر کے ایک سپہ سالار میر باقی نے 1528ء میں ایودھیا (ضلع فیض آباد) میں بابری مسجد تعمیر کروائی تھی۔ 1528ء سے لے کر 1850ء کے بعد تک بھی یہ بات کسی نے نہیں کہی تھی کہ بابری مسجد کسی مندر (خاص طور پر رام چندر جی کے مقام پیدائش) رام جنم بھومی کی جگہ بنے مندر کو توڑ کر بنائی گئی تھی ویسے رام چندر جی کا مقام پیدائش ایودھیا ہونا نیز رام چندر جی کی حقیقی تاریخی حیثیت ہی مشتبہ باتیں ہیں حد تو یہ کہ بابری مسجد کی جگہ پر رام چندر جی کے مقام پیدائش کا ہونا، الہ آباد ہائی کورٹ نے دلیل وثبوت کی بنیاد پر نہیں بلکہ عقیدے کی بنیاد پر تسلیم کر کے نہ صرف خود کو مذاق کا موضوع بنالیا بلکہ ملک کی عدالت عظمیٰ نے بھی عدالت عالیہ الہ آباد کے اس فیصلے کو عجیب وغریب قرار دے کر عدالتی فیصلہ پر اعتراض کرنے کا جواز پیدا کردیا ہے۔

بابری مسجد رام جنم بھومی مسئلہ انگریزوں نے ہی پیدا کیا تھا۔ اس کے ساتھ ان ہی بیکر صاحب نے کئی ایسے فتنہ انگیز نکات پیش کئے جنہوں نے ایک غیر متنازع بات کو متنازع بنانے میں اہم حصہ لیا ہے۔ ہالینڈ سے تعلق رکھنے والے ہنس بیکر نے ہی 1008ء میں جنم بھومی مندر کی تعمیر کی بات لکھی تھی۔ انگریزوں کی ریشہ دوانیوں میں یہ امر بھی شامل ہے کہ 1855ء کی پہلی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد ایودھیا میں انگریزوں کی افواج اور انگریزوں کے نمک خوار ہندو زمینداروں اور تعلقہ داروں نے مل کر ہنومان گڑھی کی مسجد شہید کی اور مسجدیں بھی توڑیں جب مولوی امیر علی امیٹھوی نے مساجد کو واگذار کرنے کیلئے کارروائی کی تو تاریخ حدیقۃ شہدا اور قیصر التواریخ کے مورخین کا خیال ہے کہ انگریزوں کے توپ خانے کی زد میں آکر مجاہدین شہید ہوئے اور بعد ازیں انگریزوں نے مولوی امیر علی کو سزائے موت دے کر شہید کردیا۔ اس کے بعد مقدمہ بازی تو ہوتی رہی لیکن کوئی خاص مسئلہ پیدا نہ ہوسکا (افکار ملی ماہنامہ۔ بابری مسجد نمبر 2003) اس کے بعد انگریزوں نے اپنی سروے رپورٹس، انتظامیہ کے شائع کردہ گزیٹرس وغیرہ میں بابری مسجد کے بارے میں لکھنا شروع کیا کہ یہاں پہلے مندر تھا چنانچہ اس سلسلے میں مانٹگمری مارٹن اور پی کارنیگی کی رپورٹس نے قیاسات کی بنیاد پر مندر کی جگہ مسجد کے مفروضے پیش کئے۔

1870ء میں فیض آباد تحصیل کا بندوبست ہونے لگا تو قائم مقام ڈپٹی کمشنر پی کارنیگی نے تین مندروں (بشمول رام جنم بھومی استھان) کی جگہ مسجدوں کی تعمیر کا فتنہ چھیڑا تھا وہ بھی مقامی طور پر سے یقین کئے جانے کی بنیاد پر (نہ کہ کسی تاریخی شواہد یا ثبوت) کارنیگی کی رپورٹ وہ پہلی رپورٹ جس میں مسجد مندر مسئلہ کھڑا کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس کے بعد برطانوی حکومت کے دور میں جن جن دستاویزات میں اسی رپورٹ کو بنیاد بنا کر اور نمک مرچ لگا کر پیش کیا گیا۔

1871ء میں ملک میں آثار قدیمہ کا محکمہ قائم کیا گیا۔ آثار قدیمہ کے تعلق سے اہم کام الیگزینڈر کننگھم نے انجام دیا۔ اس نے بھی مسلمانوں پر مندر مسمار کرنے کی باتیں لکھیں۔ انگریزوں کی کوشش یہی تھی کہ ایک بڑا قضیہ کھڑا کردیا جائے وہ اس میں کامیاب رہے (بابری مسجد۔ سید صباح الدین)۔ انگریزوں نے اس قضیہ کو بڑھانے کی تدابیر کیں اور یہ تاثر قائم کیا کہ مندر کو مسمار کر کے بابری مسجد بنائی گئی تھی۔ بابری مسجد کے مقابل ایک خالی جگہ جو جنم استھان کہلاتا تھا [illegible] سے خالی پڑا تھا تاہم ہندو [illegible] 1963ء [illegible] راتوں رات ایک چبوترہ [illegible] بابری مسجد کے متولی [illegible] 1983 اور 1984ء میں [illegible] 1985ء میں مہنت رگھو [illegible] عدالت میں [illegible] جج (ایف۔ اے۔ چیمبر) [illegible]

مؤرخوں کی پیروی میں لکھا کہ یہ بات افسوسناک ہے کہ ایک مسجد ایسی زمین پر بنائی گئی جو ہندوؤں کے نزدیک خاص تقدس رکھتی ہے لیکن کیوں کہ واقعہ 356 سال قبل پیش آیا تھا لہٰذا اب اس کا تدارک ممکن نہیں ہے۔ جملہ فریقین موجودہ حالت کو برقرار رکھیں (بابری مسجد اے ٹیل ان ٹولڈ A tale untold صفحہ 50 محمد جمیل

اختر) یہ تو تھیں انگریزوں کی ریشہ دوانیاں اور جو بات قضیہ نہ تھی اسے قضیہ بنانے کی کوشش کے احوال۔ عام طور پر مانا جاتا ہے کہ آزادی کے بعد 22 اور 23 دسمبر کی درمیانی شب کو اچانک شرپسندوں نے بابری مسجد کا تالا توڑ کر مسجد میں گھس کر منبر کے پاس مورتیاں رکھ دیں لیکن ساری بات یوں نہیں ہے اس سلسلے میں کانگریس کا رول شروع سے آخر تک قابل مذمت رہا واضح ہو کہ بابری مسجد میں مورتیاں جب رکھی گئیں تب سے 1986ء میں بابری مسجد میں پوجا کی اجازت دیئے جانے اور 1992ء میں مرکز میں کانگریس کا راج تھا بلکہ اتر پردیش میں بھی زیادہ تر کانگریس کا راج رہا۔ سنگھ پریوار تو 1984ء میں مندر مسجد معاملے میں سامنے آئی تھی۔ ملک جب آزاد ہوا، گاندھی جی کے قتل سے پہلے اور بعد ایودھیا اور فیض آباد وغیرہ میں کیا حالات تھے اس کا اندازہ گاندھی جی کے چیلے اور رکن پردیش کانگریس کمیٹی اور سکریٹری کانگریس کمیٹی فیض آباد کے ان خطوط سے ہوتا ہے جو کہ انہوں نے اس وقت کے یوپی کے وزیر داخلہ لال بہادر شاستری (آنجہانی وزیراعظم ہند) کو لکھے تھے۔ 13 نومبر 1949 کو چبوترہ وسیع کرنے کیلئے بابری مسجد کے آس پاس جو قبریں تھیں ان کو کھود ڈالا گیا تھا گویا بابری مسجد میں بتوں کی تنصیب سے پہلے ہی اجودھیا میں کشیدگی تھی۔ ضلع مجسٹریٹ نے اس کو مناسب نہیں سمجھا۔

مسجد پر ناجائز قبضہ برخواست کرنے کی جگہ ڈپٹی کمشنر کرشن کمار نائر نے مسجد اور متصل قبرستان کو قرق کرلیا اور مسجد میں تالا ڈال دیا گیا۔ 1984ء دہلی میں ہندوؤں (وشوا ہندو پریشد) نے مسجد کا تالا کھلوانے کا مطالبہ کیا اس طرح سنگھ پریوار مندر "وہیں بنے گا" (جہاں بابری مسجد تھی) کے نعرے کے ساتھ میدان میں آگئی اس کا بی جے پی کو فوری فائدہ یہ ہوا کہ جہاں 1984ء کے انتخابات میں اسے صرف دو نشستیں پارلیمان میں حاصل ہوئی تھیں لیکن اگلے انتخابات میں یہ تعداد 90 سے زائد ہوگئی تھی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کانگریس کے بے حد اہم اور سینئر قائد پنڈت نہرو کے ساتھی اور پنڈت نہرو اور لال بہادری شاستری کی موت کے بعد نگران وزیراعظم بننے والے شری گلزاری لال نندہ 1982ء میں وشوا ہندو پریشد میں شامل ہوگئے تھے اور 1983ء میں شری رام جنم اتسو کمیٹی بنائی تھی۔

کانگریسی حکومتوں نے بابری مسجد کی ملکیت کے مقدمہ یا 1992ء میں بابری مسجد کی شہادت کے بعد شہادت کے مجرموں کے خلاف مقدمہ کی عاجلانہ یکسوئی کیلئے کچھ نہیں کیا لگتا یہی ہے کہ حکومتوں کی پالیسی کی بنیاد ٹال مٹول پر رہی حد تو یہ ہے کہ لبراہن کمیشن کو بھی دل کھول کر مہلت دی گئی غرض کہ قانونی لحاظ سے معاملہ کی یکسوئی کی سنجیدہ کوشش کا ہمیشہ فقدان رہا۔

یکم فروری 1986ء ڈسٹرکٹ جج فیض آباد نے بابری مسجد کا تالا کھول کر ہندوؤں کو عام پوجا پاٹ کی اجازت دی عدالت نے یہ فیصلہ دیتے وقت قواعد وضوابط کو اس حد تک بالائے طاق رکھا کہ فریق مخالف مسلمانوں کو اپنی رائے تک دینے کا موقع نہیں دیا گیا کمال تو یہ ہے کہ یہ حکم ایک ایسے فرد کی درخواست پر دیا گیا تھا جس کا کسی مقدمہ سے کوئی تعلق نہ تھا جبکہ ملکیت کے مقدمہ کے ایک اہم فریق محمد ہاشم کے عذر ودلائل کو ڈسٹرکٹ جج کے ایم پانڈے نے نہ صرف ایک دن قبل یوایس پانڈے کی درخواست کا فیصلہ کرتے ہوئے اصل مقدمہ 1950ء کے اس عدالتی حکم جس کے تحت بابری مسجد کو مقفل کردیا گیا تھا نظر انداز کر کے بابری مسجد کو عملاً مندر میں تبدیل کردیا اور متنازع فیہ عمارت (جس کی ملکیت کا مقدمہ زیر سماعت تھا) کا مکمل اختیار فریق مخالف یعنی ہندوؤں کو دے دیا۔

30 / اکتوبر 1990ء کو یوپی میں ملائم سنگھ وزیر اعلیٰ تھے ہزاروں کارسیوکوں نے بابری مسجد کو منہدم کرنے کی کوشش کی ملائم سنگھ کے حکم پر ان کو روکنے کیلئے گولی چلائی گئی۔ مسجد کو بچالیا گیا چند کارسیوک مارے گئے لیکن مسجد کو بچالیا گیا۔ نرسمہا راؤ کی بدنیتی کا حال ملاحظہ ہو وہ وزیراعظم رہتے تو ستمبر 1991ء میں ایک بل پیش کیا گیا جس کے تحت مختلف مذاہب کی [illegible] 15 اگست 1947ء [illegible]

بالآخر 6 دسمبر کو بابری مسجد کو شہید کردیا گیا!!

مسجد کی شہادت سے قبل نرسمہا راؤ سارے ملک کو دھوکہ دیتے رہے کہ مسئلہ حل کرلیا جائے گا، سپریم کورٹ میں مسجد کی برقراری اور نقصان نہ پہنچانے کا حلف نامہ نرسمہا راؤ نے اپنے دوست کلیان سنگھ سے داخل کروایا اور جس وقت مسجد شہید کی جارہی تھی نرسمہا راؤ سوتے رہے کارسیوکوں کو من مانی کرنے کی کھلی چھوٹ حاصل تھی پولیس اور نیم فوجی دستوں کو مداخلت سے روک دیا گیا اور مسجد شہید کردی گئی۔ اسکی جگہ عارضی مندر کی تعمیر تک نرسمہا راؤ کی مجرمانہ بے عملی برقرار رہی اس لئے بابری مسجد کی شہادت کا کلیدی مجرم نرسمہا راؤ کو کہا جاتا ہے۔

ایک بار پھر رام مندر کا راگ

6 دسمبر بابری مسجد کے یوم شہادت پر خاص

اشوک سنگھل بابری مسجد کے مقام پر رام مندر نہ بنواسکے مگر دلی میں بی جے پی کی حکومت بنوانے میں کامیاب ہوگئے۔ اسی ایجنڈے کے سبب بی جے پی کو طاقت حاصل ہوئی۔ آج وہ مرکز میں بھاری اکثریت کے ساتھ حکمراں ہے اور اس کے 'ہندو ہردے سمراٹ' کی تصویر رکھنے والے نریندر مودی وزیر اعظم ہیں مگر اب وہ اپنے اس پرانے وعدے سے پہلوتہی کر رہی ہے کیونکہ رام مندر اس کیلئے بھگوان رام سے عقیدت کے سبب ایشو نہیں بنا تھا، بلکہ ووٹ پانے کا حربہ تھا اور ووٹ حاصل کرنے کے بعد وہ اسے بھول گئی۔

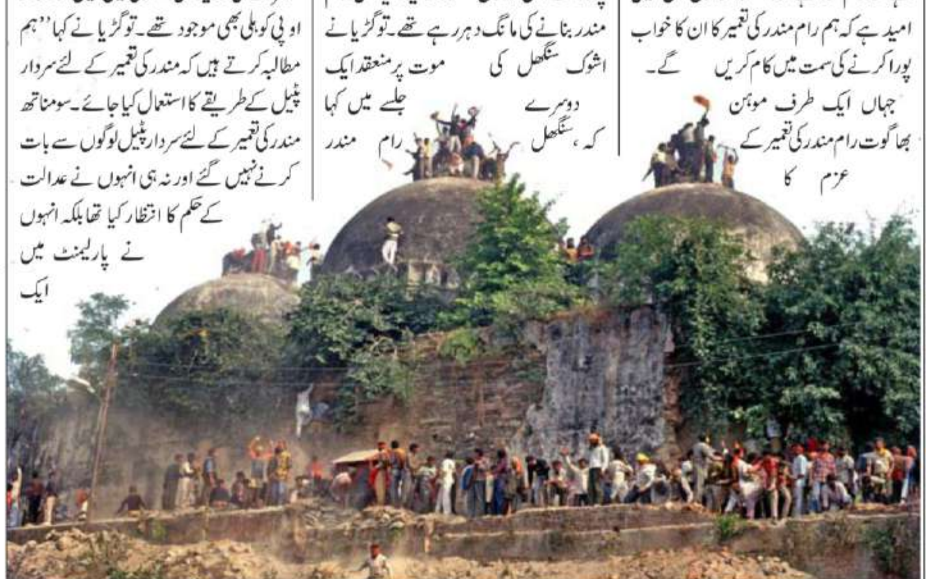

غوث سیوانی، نئی دہلی

بابری مسجد کے مقام پر عالیشان رام مندر کی تعمیر، سنگھ پریوار کے ایجنڈے کا حصہ ہے۔ اسی ایشو کو بنیاد بنا کر پورے ملک میں فرقہ وارانہ منافرت پھیلائی گئی اور صدیوں سے میل جول کے ساتھ رہنے والی قوموں کو ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار کیا گیا۔ اسی ایشو نے بی جے پی کو ملک کے اقتدار تک پہنچایا مگر اقتدار میں آنے کے بعد بھی وہ بابری مسجد کے مقام پر رام مندر بنانے میں خود کو بے بس محسوس کر رہی ہے۔ اس بارے میں سنگھ کی جماعتوں کی طرف سے وقت وقت پر بیانات آتے رہتے ہیں مگر ایسا نہیں لگتا کہ یہ تنظیمیں اس معاملے میں مخلص ہیں۔ حال ہی میں رام مندر تحریک کے متحرک وفعال رہنما اور وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے سینئر لیڈر رہے اشوک سنگھل کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے منعقد ایک پروگرام میں آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے کہا کہ اس بارے میں ہندو نظریاتی رہنما کے خواب کو پورا کرنے کے لئے 'سنجیدہ کوشش' کرنی چاہئے۔ (گویا اب تک کی تمام کوششیں غیر سنجیدہ تھیں) انہوں نے یہ بھی کہا کہ رام مندر کی تعمیر کا عزم پورا کیا جائے گا۔ (لیکن وقت نہیں بتایا جائے گا) سنگھل کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے بھاگوت نے اس ماہ کے آغاز میں ان سے ہوئی آخری ملاقات کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ دو چیزیں پوری کرنا چاہتے تھے۔ ایک رام جنم بھومی پر رام مندر کی تعمیر اور دوسرے دنیا بھر میں ویدوں کو پھیلانے کا کام۔ ان مقاصد کی سمت میں خلوص کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ملاقات کے دوران اشوک سنگھل نے اپنے دو ارادوں کا اظہار کیا تھا۔ اگر ہمیں اشوک سنگھل کے دونوں عہدوں کا احساس ہے تو ہمیں آج ارادہ کرنا ہوگا کہ ہم ان کے عہد کو اپنا عہد بنائیں گے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں رام مندر کی تعمیر مکمل کرنے کے لئے سنجیدہ کوشش کرنی ہوگی۔ ان کے لئے یہی سچی خراج تحسین ہوگی۔ ہمیں اشوک سنگھل کے دکھائے راستے پر آگے بڑھنا ہے اور کام کرنا ہے اور آئندہ سالوں میں ہمیں امید ہے کہ ہم رام مندر کی تعمیر کا ان کا خواب پورا کرنے کی سمت میں کام کریں گے۔

جہاں ایک طرف موہن بھاگوت رام مندر کی تعمیر کے عزم کا اظہار کر رہے تھے وہیں دوسری طرف وشو ہندو پریشد کے جنرل سکریٹری پروین توگڑیا پارلیمنٹ میں قانون منظور کرا ایودھیا میں رام مندر بنانے کی مانگ دہرا رہے تھے۔ توگڑیا نے اشوک سنگھل کی موت پر منعقد ایک دوسرے جلسے میں کہا کہ، سنگھل رام مندر تحریک کے حامی تھے۔ ان کو اصلی خراج تحسین رام مندر کی تعمیر کرنا ہے۔ اس پروگرام میں گجرات کی وزیر اعلی آنندی بین پٹیل اور گورنر او پی کوہلی بھی موجود تھے۔ توگڑیا نے کہا "ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ مندر کی تعمیر کے لئے سردار پٹیل کے طریقے کا استعمال کیا جائے۔ سومناتھ مندر کی تعمیر کے لئے سردار پٹیل لوگوں سے بات کرنے نہیں گئے اور نہ ہی انہوں نے عدالت کے حکم کا انتظار کیا تھا بلکہ انہوں نے پارلیمنٹ میں ایک قرارداد پیش کی تھی۔ اسی طرح موجودہ پارلیمنٹ میں رام مندر کی تعمیر کیلئے ایک قانون لایا جانا چاہئے۔"

اشوک سنگھل بابری مسجد کے مقام پر عالیشان رام مندر نہ بنوا سکے مگر دلی میں بی جے پی کی حکومت بنوانے میں کامیاب ہوگئے۔ وہ وشو ہندو پریشد کے لیڈر تھے مگر بی جے پی کو ان کی مدد سے ملک میں پھیلنے کا موقع ملا اور اس کی حکومت قائم ہوئی۔ یہ سنگھل ہی تھے جنھوں نے رام مندر تحریک کے دوران زبردست اشتعال انگیزی کی اور نتیجہ کے طور پر نہ صرف بابری مسجد کی شہادت ہوئی بلکہ ملک بھر میں فرقہ وارانہ فسادات بھی ہوئے اور ہزاروں افراد کی جانیں گئیں۔ وہ نریندر مودی کے اقتدار میں آنے سے بہت خوش تھے اور کہتے تھے کہ آٹھ سو سال بعد ہندوستان میں ہندوؤں کی حکومت قائم ہوئی ہے۔ اشوک سنگھل رام جنم بھومی تحریک کے وقت کافی اشتعال انگیز تقریر اور نعرے کے لئے بھی جانے جاتے تھے۔ وہ زندگی بھر ہندوؤں اور مسلمانوں کے بیچ دوریاں پیدا کرنے میں لگے رہے۔ اشوک سنگھل، ہندوتو کا وہ فائر برانڈ نام ہے جس نے رام جنم بھومی تحریک کو جنم دیا۔ اس کے بعد اسی ایجنڈے کے سبب بی جے پی کو طاقت حاصل ہوئی اور وہ ملک کے اقتدار تک پہنچی۔ حالانکہ اقتدار میں آنے کے بعد ہندو ووٹروں سے کیا گیا اپنا وعدہ اسے یاد نہیں رہا۔ آج وہ مرکز میں بھاری اکثریت کے ساتھ حکمراں ہے اور اس کے 'ہندو ہردے سمراٹ' کی تصویر رکھنے والے نریندر مودی وزیر اعظم ہیں مگر اب وہ اپنے اس پرانے وعدے سے پہلوتہی کر رہی ہے کیونکہ رام مندر اس کیلئے بھگوان رام سے عقیدت کے سبب ایشو نہیں بنا تھا، بلکہ ووٹ پانے کا حربہ تھا اور ووٹ حاصل کرنے کے بعد وہ اسے بھول گئی۔ ہمیں یقین ہے کہ بابری مسجد کے مقام پر رام مندر کی تعمیر بی جے پی کبھی نہیں کرا پائے گی اور جس طرح سے وہ اس ایشو کو ووٹ کے لئے استعمال کرتی رہی ہے کرتی رہے گی۔

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی رضی اللہ عنہ نہ رہی

ڈاکٹر فاضل حسین پرویز، حیدرآباد۔
موبائل: 9395381226

تلنگانہ کے ایک گاؤں میں اکثریتی طبقہ کی روٹی روزی بینڈ باجے پر ہی تھی۔ جب فرقہ پرستی کی وبا پھیلنے لگی تو بینڈ باجے والے بھی اس سے متاثر ہوئے اور ایک مرتبہ انہوں نے مسجد کے سامنے کافی دیر تک بینڈ بجایا۔ گاؤں کے مسلمانوں نے صبر و تحمل سے کام لیا۔ خاموشی اختیار کی۔ تاہم اس کے بعد اپنی شادی بیاہ کی تقاریب میں بینڈ باجہ ترک کردیا۔ ظاہر ہے کہ روٹی روزی کا سوال تھا۔ اکثریتی طبقہ کے لوگوں نے معافی مانگی حتیٰ کہ مسلمانوں کے پیر تک پکڑ لئے۔

ابھی چند دن پہلے کی بات ہے!

ایک ادارہ کی افتتاحی تقریب میں شرکت کا موقع ملا۔ شہ نشین پر چند نامور مسلم سیاسی قائدین، ماہرین تعلیم اور سماجی کارکنان تشریف فرما تھے۔ تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا' ایک غیر مسلم سرکاری عہدیدار نے تقریر شروع کی ہی تھی کہ قریب کی مسجد میں اذان کی آواز بلند ہوئی۔ کسی نے توجہ نہیں دی' ایک لحیم شحیم نوجوان اٹھ کھڑا ہوا اور شہ نشین کے قریب آکر تقریر روکنے کے لئے کہا۔ غیر مسلم مقرر کو کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ اس نے شہ نشین پر موجود حضرات کی طرف دیکھا۔ ایک صاحب نے اشارہ سے سمجھایا کہ اذان ہو رہی ہے۔ کچھ دیر تقریر روک دی جائے۔ غیر مسلم مقرر احتراماً "اٹینشن" ہوگیا۔ پھر چونک کر شہ نشین پر بیٹھے حضرات کی طرف دیکھنے لگا' اس کی آنکھوں میں حیرانی کے سائے لہرانے لگے۔ کیونکہ جس نے اشارہ سے اذان کے دوران خاموشی اختیار کرنے کا مشورہ دیا تھا' اب وہی مسلم سیاستدان کے ساتھ قہقہے لگا رہا تھا۔ اس مقرر نے ایک نظر اس نوجوان پر ڈالی جس نے کھڑے ہو کر تقریر روکنے دینے کیلئے کہا تھا مگر اسے مایوسی ہوئی کیونکہ وہ نوجوان اپنی نشست پر بیٹھا اپنے موبائل پر یا تو کوئی گیم کھیل رہا تھا یا کوئی ویڈیو کلپنگ دیکھنے میں مشغول تھا۔

اذان کی آواز سنائی دیتی رہی۔ لوگ جن میں بیشتر مسلمان ہی تھے خوش گپیوں میں مشغول تھے۔ اور وہ بے چارہ غیر مسلم مقرر شاید یہی سوچتا کھڑا رہ گیا کہ "اذان" شاید مسلمان کے لئے گپ شپ کا "بریک" ہے اور اس کا احترام شاید غیر مسلم کے لئے لازم ہے۔ اذان ختم ہوئی۔ شہ نشین پر بیٹھے نالائق مسلم سیاستدان' ماہرین تعلیم نے بھی گپ شپ ختم کی۔ اور پھر غیر مسلم عہدیدار نے تقریر مکمل کی۔ جب تک تقریب جاری تھی وہ بے چارہ اپنے خیالات میں گم صم بیٹھا رہا۔ یقیناً اس کے ذہن میں کئی سوال ابھر رہے ہوں گے کہ یہ کیسی قوم ہے جو اپنے مذہبی رسومات کے احترام کے لئے دوسری اقوام کو تو مجبور کرتی ہے مگر خود اس کا احترام نہیں کرتی۔

اذان کے احترام کے نام پر ملک میں کئی بار فسادات ہو چکے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ غیر مسلم بھائیوں کی اکثریت ہمارے مذہبی جذبات کا احترام کرتی ہے' چند شیطان کے پجاری مذہبی دل آزاری کرتے ہیں۔ پندرہ بیس برس پہلے تک مسلم شادیوں میں بارات کے ساتھ بینڈ باجے کا رواج عام تھا۔ اگر بارات ہندو کی بھی ہوتی تو مسجد کے قریب بینڈ نوازی روک دی جاتی۔ اور کئی بار مسجد کے قریب بینڈ نوازی کی وجہ سے فسادات بھی ہوئے۔ تلنگانہ کے ایک گاؤں میں اکثریتی طبقہ کی روٹی روزی بینڈ باجے پر ہی تھی۔ جب فرقہ پرستی کی وبا پھیلنے لگی تو بینڈ باجے والے بھی اس سے متاثر ہوئے اور ایک مرتبہ انہوں نے مسجد کے سامنے کافی دیر تک بینڈ بجایا۔ گاؤں کے مسلمانوں نے صبر وتحمل سے کام لیا۔ خاموشی اختیار کی۔ تاہم اس کے بعد اپنی شادی بیاہ کی تقاریب میں بینڈ باجہ ترک کردیا۔ ظاہر ہے کہ روٹی روزی کا سوال تھا۔ اکثریتی طبقہ کے لوگوں نے معافی مانگی حتیٰ کہ مسلمانوں کے پیر تک پکڑ لئے۔

حیدرآباد کے ہندو بھائیوں کی اکثریت مساجد اور اذان کی آواز کا احترام کرتی ہے۔ ہندو تہواروں کے موقع پر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ گانے بجانے کی آواز بلند ہوتی ہے۔ بیشتر مقامات پر اذان کے ساتھ یا تو آواز کم کردی جاتی ہے یا پھر کچھ دیر کیلئے روک دی جاتی ہے۔

"لاؤڈ اسپیکر پر اذان پر پابندی کے لئے کئی بار آوازیں اٹھائی گئیں۔ مسلمانوں نے متحد ہوکر اس کی مخالفت کی۔ کیوں کہ اسے وہ اپنے مذہبی حقوق پر کاری ضرب سمجھتے ہیں۔ امریکہ اور بیشتر یوروپین ممالک میں اذان اور خطبات لاؤڈ اسپیکر پر نہیں دیئے جاتے بلکہ مسلم گھروں میں اسپیکرس نصب ہیں اور ریڈیائی سسٹم کے ذریعہ مساجد سے مسلم گھروں میں اذان اور جمعہ کے خطبات نشر ہوتے ہیں۔ اذان کے مسئلہ پر ہم نے سکندرآباد کی مسجد کے امام اور مندر کے پجاری کے درمیان کے تنازعہ اور عدالت کے ذریعہ اس کی یکسوئی کا ایک واقعہ اپنے بڑوں سے سنا تھا۔ آپ نے بھی سنا ہوگا۔

سکندرآباد ریلوے اسٹیشن کے قریب مسجد اور مندر ایک دوسرے سے متصل ہیں۔ اذان اور نماز کے اوقات کے دوران مندر میں گھنٹی بجانے اور اشلوک پڑھنے کا سلسلہ شروع کیا گیا' جس سے مسلمانوں کی عبادت کا خشوع وخضوع متاثر ہونے لگا۔ معاملہ عدالت میں پیش ہوا۔ جج صاحب (غالباً جسٹس تارکنڈے) نے تمام واقعات کی سماعت کے بعد پجاری اور امام صاحب کو طلب کیا۔ سوال کیا کہ مسئلہ کیا ہے۔ امام صاحب نے بتایا کہ اذان کے ساتھ ہی مندر سے بھجن لاؤڈ اسپیکر پر شروع کیا جاتا ہے' نماز کے اوقات میں بھی یہ جاری رکھتے ہیں' جس کی وجہ سے نہ تو اذان سنائی دے رہی ہے اور نہ ہی نماز سکون سے ادا کی جاسکتی ہے۔ پجاری نے کہا کہ مسجد سے اذان کی آواز سے مندر میں پوجا میں خلل پڑ رہا ہے۔ جج صاحب نے پجاری سے کہا کہ وہ بھجن سنائے۔ پجاری نے فوری بھجن شروع کردیا۔ اس کے بعد جج نے امام صاحب سے کہا کہ وہ اذان کہے۔ امام صاحب نے کہا۔ جناب عالی اذان کے اوقات مقرر ہیں۔ ہر وقت اذان نہیں دی جاسکتی۔ جج نے تاریخ ساز فیصلہ سنایا۔ چوں کہ اذان صرف مقررہ اوقات ہی میں دی جاتی ہے اور بھجن کبھی بھی پڑھا جاسکتا ہے اسلئے اذان اور نماز کے اوقات میں مندر کے لاؤڈ اسپیکر سے بھجن روک دیا جائے۔

یہ ہمارے عدلیہ کی غیر جانبداری، رواداری اور سیکولر کردار کی بہترین مثال ہے جس کی ہم ستائش کرتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہم اذان کا احترام کرتے ہیں۔ اذان صبح سے رات تک پانچ بار مسجد کے میناروں سے مؤذن یہ اعلان کرتا ہے۔ اور ہمیں یاد دلاتا ہے۔ **اللہ اکبر اللہ اکبر** (اللہ سب سے بڑا ہے)، **اشھد ان لا الہ الا اللہ** (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی بندگی کا حقدار نہیں)، **اشھد ان محمدا رسول اللہ** (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں)، **حی علی الصلوٰۃ** (آؤ نماز کے لئے)، **حی علی الفلاح** (آؤ بھلائی کی طرف)، **اللہ اکبر اللہ اکبر** (اللہ سب سے بڑا ہے)، **لا الہ الا اللہ** (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)۔ مؤذن کی آواز ہمارے ایمان کو تازہ کرتی ہے۔ یہ احساس دلاتی ہے کہ سوائے رب العزت کے کوئی بڑا نہیں۔ سب اس کے بندے ہیں۔ اس کی عبادت کرو۔ کیوں کہ اس میں دنیا اور آخرت کی سرخروئی ہے۔ اذان' نماز کی ادائیگی کے لئے وقت کا تعین بھی ہے اور یاددہانی بھی۔

مولانا مودودی نے تفہیم الاحادیث (جلد سوم) میں اذان کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ مدینہ طیبہ میں جب نماز باجماعت کا باقاعدہ نظام قائم کیا گیا تو اول اول اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ہدایت اس بارے میں نہیں آئی تھی کہ نماز کے لئے لوگوں کو کس طرح جمع کیا جائے۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے مشورہ کیا۔ بعض لوگوں نے رائے دی کہ آگ جلائی جائے تاکہ اس کا دھواں بلند ہوتے دیکھ کر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ نماز کھڑی ہو رہی ہے۔ بعض دوسرے لوگوں نے ناقوس بجانے کی رائے دی۔ لیکن کچھ لوگوں نے کہا کہ پہلا یہودی کا اور دوسرا طریقہ نصاریٰ کا ہے۔ اس دوران حضرت عبداللہ بن زبیر انصاری نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص ناقوس لئے جا رہا ہے انہوں نے اس سے کہا اے بندہ خدا یہ ناقوس بیچتا ہے؟ اس نے پوچھا اس کا کیا کروگے؟ آپؓ نے کہا کہ نماز کے لئے لوگوں کو بلائیں گے۔ اس نے کہا میں اس سے اچھا طریقہ تمہیں بتلاتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اذان کے الفاظ انہیں بتائے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنا خواب حضور اکرم ﷺ کو بتایا آپ نے فرمایا یہ سچا خواب ہے۔ اٹھو اور بلال کو ایک ایک لفظ بتاتے جاؤ، یہ بلند آواز سے پکارتے جائیں گے۔ جب اذان کی آواز بلند ہوئی تو حضرت عمرؓ دوڑتے ہوئے آئے اور عرض کیا کہ خدا کی قسم آج میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا **فللہ الحمد**۔ نماز کیلئے اذان کا طریقہ مشورے سے نہیں بلکہ الہام سے ہوا۔ مولانا مودودی کے مطابق مشکوٰۃ اور دوسری کتب حدیث میں جو روایات آئی ہیں ان کی روشنی میں جس روز ان صحابیوں کو خواب میں اذان کی ہدایت ملی ہے اسی روز خود نبی ﷺ کے پاس بھی بذریعہ وحی یہ حکم آگیا تھا۔

بہرحال اذان سن کر شیطان مردود دور بھاگ جاتا ہے اور پھر تکبیر ختم ہوتے ہی واپس آکر وسوسے ڈالنے لگتا ہے۔ اذان۔ مسلمانوں کی وحدت کی پہچان ہے۔ اِدھر مسجد کے مینار سے صدا بلند ہوئی۔ اُدھر مسلمان جوق در جوق مسجد کی طرف بڑھنے لگے۔ یہ کل تک کی بات ہے۔ آج حالات بدل گئے ہیں۔ مسلم اکثریتی آبادی والے محلوں میں بھی جہاں ہر چند قدم پر مساجد ہیں اذان کی آواز گونجتی ہے۔ احتراماً کسی نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر ٹوپی پہننے کی رسم ادا کی۔ خواتین نے سر پر دوپٹہ سیدھا کرلیا۔ بس ختم۔ پہلے مائیں اذان کے ساتھ بچوں کو مسجد کیلئے بھیج دیا کرتی تھیں۔ اب وہ روایت بھی ختم ہونے لگی۔ پہلے اذان کی آواز کے ساتھ ریڈیو بند کردیئے جاتے تھے۔ اب ریڈیو کا دور پہلے جیسا نہیں رہا۔ ٹی وی کی آواز کم کردی جاتی ہے۔ سر پر پلو ضرور ڈال لیتی ہیں اذان کی آواز ختم ہونے کا بے چینی سے انتظار کرتی ہیں۔ اذان ختم ہوئی، ٹی وی کا والیوم بڑھ گیا۔ اب اگر بچوں کو نماز کے لئے مسجد بھیجیں تو خود انہیں بھی نماز کے لئے اٹھنا ہوگا۔ اور اگر وہ اٹھ جائیں تو ساس بہو کا اتنا دلچسپ سیریل چھوٹ نہیں جائے گا! ایسا حال ہر گھر کا نہیں ہے۔ اب بھی ہزاروں مسلم گھرانوں میں ٹی وی نہیں ہے، اگر ہے تو اذان نماز کے اوقات میں بند کردیا جاتا ہے۔

اذان کا احترام یہ نہیں ہے کہ ریڈیو، ٹی وی بند کردیا جائے یا آواز ختم کردی جائے۔ اصل احترام تو یہ ہے کہ جو پیغام جو دعوت دی جارہی ہے اس پر لبیک کہا جائے۔ اگر ہم ایسا کریں تو کس کی کیا مجال جو ہماری طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے۔ اکثر تقاریب کے دوران اذان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ یقیناً کارروائی روک دینی چاہئے۔ ہم احترام کریں گے تو دنیا بھی کرے گی' اگر ہم خود تقدس کو پامال کریں گے تو دنیا کو کیا پڑی ہے کہ وہ ہمارا لحاظ کرے۔ اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ تقریب کے دوران اذان کی آواز کے ساتھ بعض حضرات نماز کے لئے یا اس بہانے جلسہ گاہ سے باہر نکلنے لگتے ہیں جس سے وقتی طور پر نظام درہم برہم ہوجاتا ہے' ایسے موقعوں پر یہ اعلان کیا جاسکتا ہے کہ تقریب کے فوری بعد باجماعت نماز کا انتظام ہے۔ اکثر ہم نماز قضا کرنے کے بہانے تلاش کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو یہ کہہ کر دھوکہ دیتے ہیں کہ اذان کی آواز ہی سنائی نہیں دی۔ نماز کے اوقات میں سبھی کو معلوم ہیں۔ اذان کی آواز سنائی نہ بھی دے تو ہمارے دماغ میں الارم ہونا چاہئے۔ خوف خدا سب سے بڑا الارم ہے۔ ویسے کلائی پر گھڑی، دیوار پر گھڑی نماز کے اوقات بتاتی ہیں۔ موبائل فون میں گھڑی بھی ہے الارم بھی۔ بلکہ بعض حضرات نے تو اذان رنگ ٹون رکھی ہے۔

بہرحال اذان کا احترام کیجئے۔ سر پر ہاتھ رکھ کر، پلو ڈال کر نہیں۔ نماز ادا کر کے مسجدوں کو آباد کر کے۔ ایسے وقت جب ہم بابری مسجد کی شہادت کی ۲۳ ویں برسی کا اہتمام کر رہے ہیں یہ عزم کرلیں کہ ہر ایک اذان کے ساتھ ہمارے قدم مسجد کی طرف اٹھنے لگیں گے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو مسجدوں کی شہادت پر ہمارا احتجاج، ہمارا غم صرف دکھاوا اور ڈھکوسلا ہے۔